چہل اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدان



ڈاکٹر م۔ م۔ مسعودی

چمنِ اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدان

ڈاکٹر م۔ م۔ مسعودی

چہلِ اسرار

غزلیاتِ شاہِ ہمدانؒ

تحقیق و تدوین

اور

ترجمہ

کشمیری ـــ اردو ـــ انگریزی

از

ڈاکٹر م۔ م۔ مسعودی

اشاعت اوّل :- ۱۹۹۶ء
تعداد :- پانچ سو پچاس
مطبع :- انیس آفسیٹ پرنٹرز ۔ دریا گنج ۔ نئی دہلی ۔ ۲
ناشر :- حنان پبلشرز، نسیم باغ ۔ سرینگر ۔

مصنّف کی دیگر مطبوعات

۱۔ کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ
۲۔ رینچن سے رنجیت تک
۳۔ فکر و نظر ۔
۴۔ ریشہ ہائے فارسی دو سرا سر جہان
۵۔ جدید فارسی نثری ادب
۶۔ دیوان واصل (زیر طبع)
۷۔ فارسی کشمیری فرہنگ (زیر طبع)
۸۔ رنجیت سے راو تک (زیر طبع)

Chehil Asrar

GHAZALIYAT-E-SHAH-E-HAMADAN

Edited & Translated
By
Dr. M.M. MASOODI

Chehal Asrar

Dr. M. M. Masoodi

Ace Books

Srinagar, Kashmir

Chehil Asrar

Edited & Translated

by

Dr. M.M. Masoodi

First Edition-1996

Published by Hannan Publishers,
Naseem Bagh, Hazratbal, Srinagar.
through Ace Book Service,
Asar Colony, Nageen, Hazratbal,
SRINAGAR-190 006 (Kashmir)

اِنتساب

مرحومہ ہمشیرہ عفی اللہ عنہا

کی یاد میں

جو

بے لوث محبتوں اور خلوص کا ایک

انمول خزانہ تھا جس سے میں

اچانک محروم ہو گیا۔

محمد منور مسعودی

اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا
اس دشت سے بہتر ہے نہ دلی، نہ بخارا

جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے، وہ صحرا بھی ہمارا

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر
کہتے ہیں کہ شیشہ کو بنا سکتے ہیں خارا

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص
کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

اللہ کو پامردیِ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

تقدیرِ امم کیا ہے؟ کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا!

(اقبالؒ)

مندرجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

"چہل اسرار" ملتِ اسلامیہ کشمیر کے عظیم محسن حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے بے بہا تحائف میں سے ایک ہے۔ ان کے دوسرے گرانقدر تحائف مثلاً 'ذخیرۃ الملوک'، 'منہاج العارفین' اور 'اورادِ فتحیہ' کی طرح ان کا یہ تحفہ بھی انکے عرفان اور روحانی تجربے کی کوکھ سے جنم لیتا ہے اور قلب و نظر کو زندگی سے مالا مال کر دیتا ہے۔ ایسی مبارک تصنیف سے کسی طرح کی نسبت حاصل ہو جانا ایک بہت بڑی سعادت مندی ہے جس کا مجھ جیسا بے عمل اور تہی دامن آدمی کسی طور سے اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا۔ یہ میرے بھائی ڈاکٹر منور مسعودی کا میرے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ انہوں نے پیشِ نظر تالیف پر مجھ سے کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ فی الاصل ایک مخلص اور درد مند داعیِ اسلام تھے۔ یہ انکی داعیانہ شفقت تھی جس کی بناء پر وہ ہمدان سے ترکِ وطن کر کے کشمیر تشریف

لائے اور یہاں اسلام کی روشنی عام کی۔ اگرچہ دینِ حق کا تعارف یہاں محدود پیمانے پر اُن کے آنے سے پہلے ہی ہو چکا تھا تاہم اسے یہاں کی اکثریت کا مذہب بنانے میں اُن کا رول سب سے اہم ہے۔ کشمیر میں اسلام کی اشاعت اور اس کے استحکام کے سلسلے میں اُنکی عظیم خدمات کے باعث انہیں یہاں بانیٔ مسلمانی اور شاہِ ہمدانؒ کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کی ہمہ جہت شخصیت کے بے شک اور بھی کئی تابناک پہلو ہیں لیکن وہ سب کے سب اُنکی داعیانہ حیثیت کے تابع ہیں۔ چنانچہ نظم و نثر میں اُنکی کلکِ گوہر بار سے جو کچھ صادر ہوا ہے وہ بھی اُنکی داعیانہ شخصیت کا ایک پرتو ہے اور اسکی مناسب تفہیم اور تعیُن قدر کے لئے اس بات کا ذہن نشین رہنا بہت ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر اُنکی شاعری تبلیغی یا دینی شاعری ہے اور اسے اسی حیثیت سے پرکھا جانا چاہیئے۔

مذہبی اور دینی شاعری کو ایک طرح سے دو بڑی اقسام پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک قسم کی شاعری وہ ہے جس میں دین کے اصول و عقائد یا اسکے متعلق مختلف مسائل کو یک گونہ شیرین اور سہل الحفظ بنانے کے لئے شعر کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ شاعری ایسی ہی ہے جیسی وہ شاعری جو عربی گرائمر کے خشک مضامین کو دلچسپ بنانے کی خاطر بتکلف تیار کی گئی ہے جیسے کہ حروفِ جر کے متعلق یہ شعر

باؤ و تاؤ و کاف و لام و واو و منذ و مُذخلا
رُبَّ حَاشَا مِن عَدَا فِی عَن عَلیٰ حتیٰ الیٰ

یا حروف جوازم المضارع کے بارے میں یہ شعر

اِن و لَمْ لَمَّا و لامِ امر و لاءِ نہی نیز
پنج حرف جازمِ فعل اندو ہر یک بے دغا

یا پھر زوائدات کے متعلق یہ شعر

سَأَلْتُ الْحُرُوفَ الزَّوَائِدَاتِ عَنْ اِسْمِهَا
فَقَالَتْ وَلَمْ يَبْخَلْ اَمَانٌ وَتَسْهِيلُ

اسی نہج پر ہمارے بہت سے فقہاء نے مسائلِ فقہ کو فہم اور یادداشت کے لئے آسان بنانے کی خاطر نظم کی صورت میں ڈھال لیا ہے۔ اسی طرح قرآنی مطالب و مفاہیم اور احادیث سے ماخوذ مضامین کو نظم کرنے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں۔ اس قسم کی شاعری سے ادب کا کوئی بھی حساس اور دراک طالب علم جمالیاتی تسکین کی توقع نہیں رکھتا اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے موزون ہونے کا ایک مخصوص مقصد ہے جس سے آگے اسکی نظر نہیں جاتی جیسا کہ بآسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ اس قسم کی شاعری کے وجود میں آنے کے عمل میں لاشعور سے زیادہ شعور کی اور جذبۂ واحساس سے زیادہ تعقل اور کسب و مہارت کی کارفرمائی ہوتی ہے۔

دوسری قسم کی مذہبی شاعری وہ ہے جو دینی حقائق کی تعلیم وتدریس کے لیے نہیں لکھی جاتی بلکہ گہرے مذہبی تجربے اور جامع و پُراسرار صوفیانہ بصیرت کے منبع سے صادر ہوتی ہے۔ اس قسم کا صوفیانہ تجربہ انسانی وجود کی گہرائیوں میں محسوس ہوتا ہے اور اپنی شدت اور تاثیر کے اعتبار سے ایک ذاتی واردات کی حیثیت رکھتا ہے اور جو چیز ذاتی واردات بن جاتی ہے وہ اگر شعر کی صورت میں جلوہ گر ہو تو مستند تخلیق سامنے آتی ہے۔ صوفیانہ تجربے کے متعلق مشکل یہ ہے کہ یہ بالعموم ناقابل ترسیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ سرحدِ ادراک سے حد درجہ ماوراء ہوتا ہے۔ شاعری اور صوفیانہ تجربے میں اہم ترین قدرِ مشترک یہ ہے کہ دونوں میں مافوق العقل عنصر شامل ہوتا ہے مگر درجہ

اور نوع دونوں کے اہم فرق کے ساتھ۔ صوفیانہ تجربہ سراسر ماوراء عقل ہوتا ہے اسلئے اکثر اسکی ترسیل ممکن نہیں ہوتی جبکہ شاعرانہ تجربے میں قوتِ تعقّل و تفکّر اور ماوراء عقل عناصر باہم دگر ایک نامیاتی وحدت کی صورت میں موجود ہوتے ہیں اسلئے اسکی ترسیل نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ شاعری کی نسبت ترسیل کا لفظ اس سیاق و سباق میں غیر موزوں ہے اسلئے کہ شاعر الفاظ ہی کی صورت میں تجربے کو اپنی گرفت میں لاتا ہے اور شاعری جب حقیقی معنوں میں مستند ہو تو یہ الفاظ ناقابلِ تبدّل ہوتے ہیں۔ ایک ایسی شخصیت جو صوفیانہ بصیرت اور شاعرانہ صلاحیت سے بیک وقت بہرہ ور ہو اس راہ کی مشکلات کا گہرا شعور رکھتی ہے۔ رومی ایک ایسے ہی کٹھن مرحلے سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ :

اے خدا بنمائے جاں را آں مقام
کاندراں بے حرف می روید کلام

دراصل زبان ان تجربات انسانی کی ترسیل کے لئے وضع ہوئی ہے جو محسوس و موجود اشیاء و مظاہر کے ساتھ انسان کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن تجربات کا تعلق موجود و محسوس سے پرے غیبی امور کے ساتھ ہو یا جو انسانی روح ۔۔ جو اپنی ماہیت میں غیب ہی کا ایک حصہ ہے ۔۔ کے کوائف سے متعلق ہوں اسکی مکمل ترسیل سے انسانی زبان قاصر ہے۔ صوفیانہ بصیرت کی حامل ایسی شخصیات جو شاعرانہ صلاحیت سے متصف ہوتی ہیں انسانی زبان کو شکست و ریخت اور تعمیرِ نو کے ذریعے اپنے تجربے کا آئینہ دار بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس قسم کی مستند مذہبی شاعری کے نمونے رومیؒ ۔ حکیم ابوسعید ابوالخیر، ڈن (صاحبِ منظومات مقدسہ) جارج ہربرٹ، ایمیلی ڈکنسن،

کرسٹینا روزیٹی، ٹی. ایس. ایلیٹ (چار چوسازیے FOUR QUARTETS والا ایلیٹ) اور اپنے گھر کے آس پاس، للہ عارفہ کے کلام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ اس قسم کی شاعری غیر متزلزل ایمان کے بطن سے پیدا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخصیتِ انسانی کی گہرائیوں میں پائے جانے والے ایک ایسے کرب سے برآمد ہوتی ہے جو لاینحل ذاتی گتھیوں، شک کی بے قراری، ہستی کی ناپائیداری کے گہرے اور دکھ بھرے شعور، خیر و شر کی قوتوں اور رجحانات میں انسان کے اندر اور باہر کی رزم آرائی کے المناک مشاہدہ اور ایک پُراسرار کائنات میں تحیّر و درماندگی کے احساس سے پیدا ہوتا ہے۔ تخلیقی زاویۂ نگاہ سے یہی مذہبی شاعری سب سے زیادہ پُر اثر اور جاندار ہوتی ہے۔

شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری مذکورہ بالا دو قسم کی مذہبی شاعریوں کے بیچ کی چیز ہے۔ یہ نہ تو نری تعلیم و تلقین ہے اور نہ ہی کسی گہرے کرب اور کشمکش کی آئینہ دار ہے۔ اس کے برعکس اس کے اندر چند اذعانات اور معتقدات پر گہرا اعتماد اور ذاتِ حق کے تئیں خود سپردگی کا اطمینان جھلکتا نظر آتا ہے۔ اس قسم کے اعتماد و اطمینان سے جو شاعری وجود میں آتی ہے اس کی اپنی رعنائیاں اور بلندیاں ہوتی ہیں۔ اس کی عظیم ترین بلندیوں میں وہ مقامات شامل ہیں کہ جہاں بات تو سیدھی سادھی ہوتی ہے مگر شاعری ہوتی ہے۔ سادہ، معرّی اور بے لباس حقیقت اپنی ایک مخصوص جاذبیت رکھتی ہے جو کسی صناعی اور مشاطگی کی محتاج نہیں ہوتی۔ ٹیگور کی گیتانجلی جب

THOU HAST MADE ME ENDLESS, SUCH IS THY PLEASURE.

کا ساز چھیڑ کر اپنی روانی اور برجستگی کے ساتھ بہنے لگتی ہے تو سماں بندھ جاتا ہے۔

دانتے کا

IN THY WILL IS OUR PEACE.

اسی اطمینان کا اظہار ہے۔ ڈن کا

THOU HAST MADE ME AND SHALL
THY WORK DECAY?

جارج ہربرٹ کا

AH MY DEAR GOD! THOUGH I AM CLEAN FORGOT
LET ME NOT LOVE THEE, IF
I LOVE THEE NOT.

فرانسس ٹامپسن کا

NOTHING BEGINS AND NOTHING ENDS
THAT IS NOT PAID WITH MOAN
FOR WE ARE BORN IN OTHER'S PAIN
AND PERISH IN OUR OWN.

اور کرسٹینا روزیٹی کا

THE BIRTHDAY OF MY LIFE
IS COME, MY LOVE IS COME TO ME.

اسی قبیل کی شاعری کے نمونے ہیں۔ اس قسم کی شاعرانہ بلندیاں استاد کا وہی درجہ

رکھتی ہیں جو اوپر مذکور دوسری قسم کی مذہبی شاعری کو حاصل ہے۔ اس قسم کی شاعری کے نمونے اگرچہ شاہ ہمدان کے یہاں بہت کم ہیں لیکن کہیں کہیں ضرور نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں :

دید علائیؔ عیاں بر ورق کائنات
جملۂ ذرات کون پیشِ رخش در سجود

عاشقاں عکسِ رخت در ہمہ اشیا بینند
سِر سودائے تو در سینہ ہویدا بینند

اگر تو بر سر کویش دمی گذر یابی
کنوز غیب دو عالم بیک نظر یابی
چراغ مجلسِ روحانیانِ عالم قدس
ز نور تست گر از نور جاں خبر یابی
ندائے ہاتفِ غیبی ز لا مکاں ہر دم
بہ سمعِ دل شنوی گر از خود خبر یابی

تو کوے دوست ہمی جوئی و نمیدانی
کہ گر نظر بہ حقیقت کنی تو آں کوئی

پہلے دو اشعار کو پڑھتے ہی سعدی کا عظیم شعر یاد آتا ہے :

برگِ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور آخری تین شعر رومیؒ اور اقبالؒ کی بھی یاد دلاتے ہیں اور اُس صوفیانہ فلسفے کی بھی کہ جس کی نمایندگی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا مشہور مقولہ کرتا ہے۔ تاہم یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شاہ ہمدانؒ کی شاعری کی اصل لے خودی کی نہیں بلکہ نیستی اور خود فراموشی کی ہے۔ قطرے کا سمندر کے اندر گم ہونا ہی اُس کا منتہائے مقصود ہے۔:

چو قطرہ غرقِ دریا شد بکلّی
ہمہ دریاست آنجا کیف و کم نیست

عشقِ جاناں آتش و جانِ علائیؔ خس بود
خس چو در آتش فنا شد دیگر آنرا خس مخواں

تن چو زندانت و جانت سد راہِ جانِ جاں
جانِ جاں گر بایدت بابندو بازنداں مساز

مسعودی صاحب نے چہل اسرار کا جو مخصوص نسخہ مرتب کیا ہے اس کے ساتھ کشمیری زبان میں ایک نوع کا منظوم ترجمہ بھی شامل ہے۔ اس پر مرتب نے اپنے اردو نثری ترجمے کا بھی اضافہ کیا ہے۔ جہاں تک کشمیری ترجمہ کا تعلق ہے یہ، جیساکہ خود مسعودی صاحب نے اشارہ کیا ہے، خامیوں سے پُر ہے اور اسکی اہمیت محض تاریخی

ہے۔ یہ کسی ولی اللہ صاحب کا ترجمہ ہے۔ اسلوب سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ یہ ولی اللہ متو کا ترجمہ نہیں بلکہ کسی اور ولی اللہ صاحب کا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ چہل اسرار کا ایک خوبصورت کشمیری ترجمہ چند سال پہلے پروفیسر غلام محمد شاد نے 'کشف الانوار' کے نام سے کیا ہے۔ اس کے پیش گفتار میں وہ لکھتے ہیں:

"کشمیری زبان میں ان غزلوں کا اولین ترجمہ حضرت ولی اللہ نے کیا ہے جس سے شائقین کما حقہ' مستفید نہیں ہو سکے اس میں زبان و بیان کی شدید خامیاں ہیں اور یہ درحقیقت ایک چیستان بن کر رہ گیا ہے اور اسے کسی بھی لحاظ سے منظوم ترجمہ نہیں کہہ سکتے ہیں یہ نثرِ پراگندہ ہے۔

شاد صاحب کا اپنا منظوم ترجمہ بلاشبہ ایک قابلِ قدر تخلیقی کارنامہ ہے۔ مسعودی صاحب نے اچھا کیا ہے کہ اردو ترجمے میں شعر کے بجائے نثری ترجمانی سے کام لیا ہے۔ اس ترجمے کے حسن و قبح کا فیصلہ تو قارئین کرام خود فرمائیں گے میں صرف ایک بات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ جو شاعری حقیقی معنوں میں شاعری ہو اُس کا ترجمہ اِنتہائی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ایک بڑا تخلیقی فن کار جب اس قسم کی شاعری کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے تو ایک نئی تخلیق وجود میں آتی ہے۔ دوسرے درجے کی شاعری کا جہاں تک تعلق ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ ممکن ہے کہ اس کے مفہوم و مدلول کا ترجمہ کیا جائے اور ایسی ترجمانی کے لئے نظم سے زیادہ نثر ہی موزون رہتی ہے۔ لہٰذا مسعودی صاحب نے چہل اسرار کے اردو ترجمے کے لئے نثر کا جو انتخاب کیا ہے وہ صحیح اور مناسب ہے۔ ترجمہ میں کہیں

کہیں حد سے زیادہ اختصار کی وجہ سے جو گرہیں رہ جاتی ہیں انہیں مترجم نے جا بجا اضافوں کے ذریعے کھولنے کی کوشش کی ہے۔

بحیثیتِ مجموعی چہل اسرار کا یہ نسخہ فارسی زبان و ادب کے محققین، مطالعاتِ وسطِ ایشیا کے طالب علموں اور شائقین شاہ ہمدان کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

اس پیش لفظ کے لکھے جانے کے بعد ڈاکٹر مسعودی کو یہ مناسب اور بروقت خیال آیا کہ چہل اسرار کے کشمیری اور اردو ترجمے کے ساتھ ساتھ اگر اس کا انگریزی ترجمہ بھی شامل کیا جائے تو کتاب کی وقعت اور قدر و قیمت میں بہت اضافہ ہوگا اسلئے کہ اس سے نہ صرف یہ کہ قارئین کا حلقہ بڑھ جائے گا بلکہ شاہ ہمدان کی تخلیقی حیثیت انگریزی دان طبقے میں بھی متعارف ہوگی۔ یہ بلاشبہ ایک حسنِ آغاز ہے اور عین ممکن ہے کہ شاہ ہمدان کی دوسری تصنیفات کے انگریزی ترجمے کے لئے تحریک کا باعث ثابت ہو۔ اس ترجمے کو میرے شاگرد رشید اور کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے ایک ہونہار استاد، ڈاکٹر جی۔ آر۔ میر نے بہت دیدہ ریزی کے ساتھ دیکھا ہے اور یہ کافی سند ہے اس بات کی کہ ترجمہ خوب ہے۔ امید ہے کہ ادب شناس حلقے میں چہل اسرار کے اس مخصوص ایڈیشن کی وہی پذیرائی ہوگی جس کا یہ مستحق ہے۔

پروفیسر غلام رسول ملک
صدر شعبہ انگریزی
دانش گاہ کشمیر۔ سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدمہ

شل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لاتخف

کشمیر میں اسلام کی آمد اسلامی تاریخ کا انتہائی خوش کن باب ہے۔ کیونکہ کشمیر وہ واحد خطہ ہے جہاں مسلمان فاتح کی شکل میں نہیں بلکہ مبلغین کی حیثیت سے آئے اور جہاں اسلام تبلیغی جذبہ کے تحت رائج ہوا یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ کشمیر میں اسلام عربوں کے ذریعے نہیں بلکہ جنوبی اور وسط ایشیائی مسلمان صوفیا کے ہاتھوں پروان چڑھا ہے تاریخ کے صفحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آمد سے قبل کشمیری سماج طبقاتی نظام اور اسکے وحشتناک نتائج کا شکار ہو چکا تھا چند با اقتدار اشخاص کو چھوڑ کر تقریباً سماج کے سبھی طبقے زندگی گزارنے کے بنیادی وسائل سے محروم تھے۔ اسلامی نظام زندگی اور اسلامی نظام معیشت ان کے لئے ایک زبردست پناہ گاہ تھی۔ جہاں وہ کھل کر آزادی کی فضا میں سانس لے سکتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی کشمیری عوام کا ایک کثیر طبقہ اسلامی نظام کے زیر سایہ آگیا:

اگرچہ اسلام کی آمد نے کشمیری معاشرہ کی قلب ماہیت کردی تھی۔ لیکن چودھویں صدی عیسوی کی نصف دہائی تک پرانی حکومت قائم رہی اس وقت تک امور سلطنت کے اہم عہدے برہمنوں ہی کے ہاتھوں میں تھے اور ہندو عہد حکومت کے زوال کے بعد بھی سنسکرت بہت دنوں تک سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج رہی۔ اسکی ایک بین مثال حضرت بہاؤالدینؒ کے مقبرہ پر نصب سنسکرت کا کتبہ ہے یہ وہ زمانہ ہے جب کشمیر پر سلطان محمد شاہ کی حکومت تھی۔ (۱۴۸۴ء) اسٹائین نے اپنے مقدمہ راج ترنگنی میں ایسے اور بہت سے دیگر کتبوں کی نشاندہی کی ہے۔ جو سرینگر اور اسکے اطراف کے مقبروں پر ملتے ہیں (ان کتبوں کی صحیح تاریخ کا علم نہیں ہے)

سلطان صدرالدین (رتن جو، رنج پوئی، رتن چن، لہاچن گیا، لیورینچن، رینچو شاہ) یا رینچن شاہ کشمیر کا پہلا مسلمان بادشاہ ہے۔ صدرالدین رینچن شاہ نژاداً لداخی تھا رینچن شاہ چودھویں صدی کے اوائل میں ایک مرد عارف و خداشناس حضرت بلبل شاہؒ کی تبلیغ دین سے متاثر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسلام کی طرف اسکی رغبت و تمائل کا سبب بلبل شاہؒ کی شخصیت کے علاوہ خود شہمیر کی صحبت بھی تھی جو اسکے دربار کا ایک اہم درباری تھا کہا جاتا ہے کہ بلبل شاہ راجہ سہ دیو کے عہد میں پہلی بار کشمیر وارد ہوئے تھے ان کے اصل نام کے بارے میں اختلاف ہے کچھ تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے ان کا اصل نام سیّد عبدالرحمان تھا کچھ سیّد شرف الدین بتاتے ہیں اور بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کا اصلی نام سیّد شرف الدین عبدالرحمان ترکستانی تھا لیکن یہ بات مسلّم ہے کہ وہ ایک ترکستانی سیّد اور شیخ شہاب الدین سہروردی کے شاگرد تھے۔

رینچن شاہ کے اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں مختلف قسم کی داستانیں تذکروں میں ملتی ہیں۔ رینچن خود مذہب کا پیرو تھا لیکن دوسرے مذاہب بالخصوص ہندو دھرم

اور اسلام کے مطالعہ سے اسے رغبت تھی اور ان دونوں مذاہب کے فلسفے کو جاننے کے لئے ان مذاہب کے علمائے سے استفادہ کیا کرتا۔ ایک بار اس نے کشمیر کے ہندو اور مسلمان عالموں کو دعوت دی کہ دونوں مذاہب کے علما اس کے پاس آکر اپنے مذاہب کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔ جو لوگ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے رینچن شاہ کے پاس گئے ان میں حضرت بلبل شاہ بھی تھے۔ جن کے طرز گفتار اور دینی دلائل و براہین سے وہ سخت متاثر ہوا اور آخر میں بلبل شاہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہو گیا اور سلطان صدرالدین کا لقب اختیار کر کے دین اسلام کو فروغ دینے کی طرف راغب ہوا۔ رینچن شاہ کی بیعت اسلام کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ تاریخ حسن میں یہ واقعہ یوں آیا ہے۔

"وقتیکہ رینچن کہ بمذہب بدھ بود جہانبانی استقلال یافت و بکثرت اختلاف مذاہب و ملل مذاہب اصلی را خلل دیدہ خواست کہ در ملک ماتحت خود یک ملت مروج سازد۔ چونکہ دخول مذہب شیوہ متعذر بود و در مذاہب دیگر ماند پس با دل خود بمید کہ فردا کسیکہ اول صبح می بینم بمذہب او گرایم۔ بامدادان جناب سید شرف الدین ملقب بہ بلبل شاہ ؒ دید کہ بر ساحل آرزوی دریا بہت نماز می خواند۔ وغازو نیاز او پسندیدہ با اہل و عیال خود بمذہب او گردید ..... بملک صدرالدین ملقب ساخت۔"

رینچن شاہ کے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد ہی اسکے بہنوئی اور حکومت کے دوسرے بڑے حکام نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بلبل شاہ کا مقبرہ آج بھی سرینگر میں محلہ بلبل لنگر میں موجود ہے۔ ۷۲۷ھ مطابق ۱۳۲۷ء میں بلبل شاہ ؒ نے وفات پائی۔ بلبل شاہ کی تاریخ وفات اس شعر سے نکلتی ہے:-

تاریخ وصل حضرت شاہ
بلبل قدس گلشنت خاص اللہ

بلبل شاہ ؒ کے بعد جن سادات کی جماعت نے سرزمین کشمیر کو مشرف بہ اسلام کیا ان میں سید جلال الدین معروف بہ مخدوم جہانیاں جہانگیر سید تاج الدین اور سید حسین سمنانی ہیں لیکن مقامی تذکروں میں تفصیل سے ان مبلغوں کی تبلیغی فعالیتوں کا ذکر موجود نہیں ہے۔

کشمیر میں دین اسلام کو وسعت دینے اور ایک مشن کی حیثیت میں اسے پروان چڑھانے کا کام حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی ؒ کے ہاتھوں انجام پایا۔ جنہیں کشمیر کے لوگ احتراماً شاہ ہمدان کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ معروف بہ شاہ ہمدانؒ کشمیر کی تاریخ میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ کیونکہ آپؒ نے روحانی کمالات اور اخلاقِ حسنہ سے بہت قلیل عرصے میں سرزمین کشمیر میں توحید اور نورِ اسلام کی شمع روشن کر کے لاکھوں لوگوں کی راہِ حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔ مبلغ ہونے کے علاوہ آپؒ بیک وقت مصلح قوم، ادیب شاعر صوفی، محدث اور اعلیٰ پایہ کے عالم تھے۔

شاہ ہمدانؒ کا اصل نام میر سید علیؒ تھا۔ آپؒ شہر ہمدان جو اس وقت ملک عراق کی حدود میں شامل تھا، میں پیدا ہوئے۔ اسی لئے آپ ہمدانی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والدِ بزرگوار کا نام سید شہاب الدینؒ تھا۔ جو وقت کے ممتاز رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ کے بلند مقام پر فائز تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ جناب سید علاء الدین ہمدانیؒ کی سگی ہمشیرہ تھیں۔ وہ بھی زہد و تقویٰ میں کمال کے درجے پر پہنچی تھیں۔ شاہِ ہمدانؒ کا

سلسلہ نسب بقول فاضل محقق جناب ڈاکٹر شمس الدین احمد "تیرہویں پشت تک حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے" "کشمیر انڈر سلطانز" کے مصنف کے بقول "سید علی بیہقی سادات میں سے تھے" "شاہ ہمدانؒ" کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے بقول فاضلِ محقق جناب ڈاکٹر فاروق بخاری "آپؒ ۱۲، رجب ۷۱۳ھ مطابق ۲۱، اکتوبر ۱۳۱۴ء میں پیدا ہوئے" لیکن بیشتر محققین نے آپکیؒ تاریخ پیدائش ۱۲، ماہِ رجب ۷۱۴ھ مقرر کی ہے۔ کلمۂ "رحمۃ اللہ" سے ۷۱۴ھ کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ شاہِ ہمدانؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں جناب علاء الدین سمنانیؒ سے حاصل کی۔ آپؒ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ آپؒ نے بائیس "۲۲" سال تک حضرت شیخ شرف الدین مزدقانیؒ کے حضور میں روحانی تربیت پائی اور بعد میں اپنے مرشد کے حکم سے تین بار سات سال تک دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کیا جن میں عرب و عجم، ہندوستان، ماوراء النہر، ترکستان اور دوسرے اسلامی ممالک شامل ہیں۔ اس سفر میں آپ نے چودہ سو سے زاید علماء اور مشائخ سے روحانی اور دینی استفادہ کیا۔ آپؒ نے علومِ باطنی اور ظاہری میں اتنا کمال حاصل کیا کہ آپؒ کو "شاہِ ہمدان" "امیرِ کبیر" "علی ثانی" جیسے القاب سے یاد کیا جانے لگا۔ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ تین دفعہ کشمیر آئے۔ آخری بار جب آپ کشمیر سے حرمین شریفین جانے کا ارادہ کرکے پکھلی کے راستے سے جا رہے تھے، تو یوسف زئی کے علاقے میں پہنچ کر ۵ دن تک بیمار رہے اور ذی الحجہ کی چھٹی شب ۷۸۶ھ کو "یا اللہ، یا رفیق یا حبیب" کا ورد کرتے ہوئے دارِ فانی سے راہیِ ملکِ بقا ہوئے۔ آپؒ کے جسدِ مبارک کو آپ کے خلیفۂ خاص شیخ قوام الدین بدخشیؒ نے چھ ماہ کا پیدل سفر طے کرکے ختلان پہنچایا جہاں آپ ۷۸۷ھ میں مکینِ خاک ہوئے۔

• کشمیر میں شاہِ ہمدانؒ کی آمد

شاہ ہمدانؒ نے کشمیر میں اپنی تشریف آوری سے قبل کشمیر کے حالات معلوم کرنے کی عزض سے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عارف سیّد حسین سمنانیؒ کو ساداتِ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ کشمیر روانہ کیا۔ اس کے بعد ۷۷۴ھ میں سلطان شہاب الدین کے زمانے میں پہلی بار واردِ کشمیر ہوئے "مقدم شریف" سے آپکے ورود مبارک کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ اس دفعہ آپؒ نے یہاں چار ماہ کے قیام کے دوران کشمیر کے حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ دوسری بار آپؒ ۷۸۰ھ میں سلطان قطب الدین کے زمانے میں پوری تیاری کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ اس بار انہوں نے بلند پایہ علماء و فضلاء مبلغین، ماہرینِ صنعت و حرفت اور سرکردہ فنکاروں کی ایک جماعت اپنے ساتھ لائی۔ جن کی تعداد مختلف تاریخوں اور تذکروں میں متفرق نظر آتی ہے لیکن عام طور پر اُن کی تعداد سات سو بتائی جاتی ہے۔ شاہ ہمدانؒ نے اپنے ان رفقاء کو ریاست کے دور دراز علاقوں میں تبلیغِ دین کے لیے روانہ کیا۔ جگہ جگہ خانقاہیں اور درسگاہیں تعمیر کروائیں۔ کالی شوری مندر کے پجاری سے زبردست روحانی معرکہ کے بعد لوگ جوق در جوق حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے۔ صنعت و حرفت کے ماہرین نے یہاں کے لوگوں کو گوناگوں علوم و فنون اور صنعت و حرفت کا فن دیا۔ سلطان قطب الدین کی شخصیت پر شاہ ہمدانؒ نے خاصا اثر ڈالا۔ اُس کے عقد میں دو جڑواں بہنیں تھیں۔ شاہ ہمدانؒ کی شریعت میں باریکیاں سمجھانے پر سلطان قطب الدین نے ایک بہن کو طلاق دے دی۔ سلطان قطب الدین نے امیر کبیرؒ کی ایما پر قطب الدین پورہ میں "دارالقرآن" نام کا ایک علمی مرکز قائم کیا جس میں دینی تعلیم کے علاوہ دوسرے علوم و فنون کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ شاہ ہمدانؒ ۷۸۵ھ میں تیسری دفعہ واردِ کشمیر ہوئے۔ یہاں کے دینی اور علمی کاموں کا جائزہ لیکر

آپ ۷۸۶ھ میں پکھلی کے راستے واپس چلے گئے۔ لیکن راستے میں ہی علیل ہوئے اور خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ علامہ اقبالؔ نے آپؒ کے ان دینی، علمی اور فنی کارناموں کو یوں سراہا ہے ؎

سیّد سادات سالارِ عجم — دستِ او معمارِ تقدیرِ اُمم
خطہ را آن شاہِ دریا آستین — داد علم و صنعت و تہذیب و دین
آفرید آن مردِ ایرانِ صغیر — با ہنرہای غریب و دلپذیر

• شاہِ ہمدانؒ بحیثیتِ شاعر اور ادیب

اوپر اشارہ ہو چکا ہے کہ شاہ ہمدانؒ نہ صرف مبلغ تھے بلکہ آپؒ بلند پایہ عارف ادیب اور شاعر بھی تھے۔ فاضل محقق جناب ڈاکٹر شمس الدین احمد نے لکھا ہے :

"حضرت میر سیّد علی ہمدانیؒ .... ایک بلند مرتبہ عارف، صوفی زاہد، عابد، ادیب اور شاعر تھے۔ جن سے ایک سَو سے زائد رسالے منسوب ہیں۔ ان تصانیف میں "ذخیرۃ الملوک"، "منہاج العارفین"، "اورادِ فتحیہ"، "مکتوبات"، "رسالۂ مناجات"، "شرحِ فصوص الحکم"، "سیر الطالبین"، "آداب المریدین" اور "بہلِ اسرار" معروف ہیں۔ بیشتر تصانیف فارسی میں ہیں اور متصوفانہ اور معرفت کے مطالب سے پُر ہیں۔ رسالۂ مناجات خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے اسلوب میں لکھا ہے اور "ذخیرۃ الملوک" پُر تکلف و پُر تصنع فارسی سے عاری، روان اور قریب الفہم فارسی میں لکھا ہے۔"

فاضل محقق جناب ڈاکٹر سیّد محمد فاروق بخاری نے لکھا ہے :

"اُن کی تصانیف ڈیڑھ سَو سے تجاوز کرتی ہیں۔ اگرچہ آج اُن میں

سے بہت سی نایاب ہیں۔ تاہم چھوٹے رسالے کافی تعداد میں موجود ہیں۔

برگزیدہ محقق جناب پروفیسر عبدالقادر سروری نے شاہ ہمدانؒ کے ان عربی رسالوں کی نشاندہی یوں کی ہے۔

"رسالۂ معرفتِ زہد، رسالۂ اورادیہ، چہل حدیث، رسالۂ ذکریہ، رسالۂ قدسیہ، رسالۂ خواطریہ، رسالہ احادیث"

شاہ ہمدانؒ کی تصانیف کا موضوع تفسیر، حدیث، تصوف، فلسفہ وغیرہ ہے۔ ان میں علمی تموج ہے مگر لب و لہجہ نہایت پُرسکون اور ناصحانہ ہے۔ ان کی اکثر تحریروں سے امام غزالیؒ اور دوسرے اکابرِ صوفیہ کا رنگ جھلکتا ہے۔ آپ امامِ غزالیؒ اور شیخ نجم الدین کبرویؒ کا حوالہ جگہ جگہ دیتے ہیں۔ آپ کی اکثر کتابوں کی طرزِ نگارش نہایت سادہ، سلیس اور بہتے پانی کی طرح رواں ہے۔

رسالۂ مناجات حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی مشہور مناجات کی تقلید میں لکھا گیا ہے۔ اورادِ فتحیہ انہوں نے عام مسلمانوں اور کشمیری مسلمانوں کے لیے خاص طور پر بطور تحفہ عنایت کیا ہے۔ یہ اتنا انمول تحفہ ہے کہ یہ آج بھی کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو زبانی یاد ہے اور اکثر مساجد اور خانقاہوں میں باجماعت اور نمازِ فجر کے بعد بالجہر پڑھا جاتا ہے۔ یہ عربی نثر و نظم کا ایک انوکھا آمیختہ ہے۔ اس میں عالمانہ وقار بھی ہے اور دردمند دل کے جذبات کا سیلِ رواں بھی۔ اللہ کی ذات و صفات، صفات خواہ جلالی ہوں یا جمالی، کی تکرار و تلقین، بندے کی عجز و درماندگی، مفلسوں کی بےبسی، اولیاء کا تحیّر و حقیقتِ حسن اور مقامِ خلق، مرتبہ عبدیت اور مقامِ عبودیت، آنحضرتؐ اور اصحابِ کبارؓ پر درود و سلام اس رسالے کے خصوصی مضامین ہیں۔ شرحِ فصوص الحکم

میں فلسفہ وحدت الوجود بڑی آن بان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ہر ایک نقش (نگینہ) ایک ایک پیغمبر محمدؐ کے لئے مختص ہوا ہے۔

• چہل اسرار کی پُر اسرار تخلیق

کشمیر کے تمام صوفی حلقوں میں یہ بات مشہور ہے کہ شاہ ہمدانؒ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک دن خانقاہِ معلیٰ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے چالیس مرید یکے بعد دیگرے، آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (شاہ ہمدانؒ) کو اپنے ہاں شام کے کھانے کی دعوت دی اور آپؒ نے سبھی کو مثبت جواب دیا۔ آپکے خلیفۂ خاص جناب شیخ قوام الدین بدخشیؒ سبھی کی دعوت قبول کرتے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئے لیکن اس بارے میں کچھ پوچھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ نمازِ مغرب کے بعد شاہ ہمدانؒ خانقاہِ معلیٰ میں ہی واقع اپنے حجرۂ خاص میں داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ کچھ وقت گزارنے کے بعد باہر آئے اور باجماعت نمازِ عشا ادا فرمائی۔ اگلے روز جب خانقاہِ معلیٰ میں عقیدت مندوں اور مریدوں کا اجتماع ہوا تو گذشتہ روز کے سبھی چالیس داعی یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ شاہِ ہمدانؒ نے کل شام کا کھانا انُ کے ہاں تناول فرمایا اور ہر کوئی اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں ایک ایک غزل پیش کر رہا تھا جو کہ انُ کو کھانا کھانے کے موقعہ پر تحفۃً دی گئی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ شاہِ ہمدانؒ اس شام کو ظاہری طور پر خانقاہِ معلیٰ سے باہر نکلے ہی نہ تھے اس طرح چالیس غزلوں کا یہ مجموعہ تیار ہوا جو "چہل اسرار" کے نام سے مشہور ہے۔ اس روایت کو معتقد حضرات اب تک سینے سے لگائے چلے آرہے ہیں اور اس کی حقیقت کچھ بھی ہو، یہ ضرور ہے کہ شاہ ہمدانؒ عالم باعمل اور زبردست موحد ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ اس لئے ہم ان کے کلام کی شعری اور معنوی

حیثیت یں ان کے میلانِ طبع کو ان کے کلام کے ترجمے کے ذریعے اجاگر کرنے کی سعی کریں گے۔ واللہ اعلم واحکم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

• چہل اسرار کی شاعرانہ خصوصیات

چہل اسرار محبوب حقیقی کی عظمت اور جاہ و جلال سے مالا مال ہے۔ اس کی ہر غزل میں عشق و محبت کے جذبات بہتے پانی کی طرح رواں ہیں۔ شاعر ہمہ وقت اپنے محبوب کے بکھرے ہوئے نور، اس کے ظہور اور اس کی خوشبو سے سرشار اور مست دکھائی دیتا ہے۔ اندازِ بیان سادہ، سلیس اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ ہر غزل کا ہر شعر دریا کو کوزے میں بند کرنے کے بمصداق ہے۔ نادر تشبیہات، اچھوتے استعارات اور دلکش تراکیب ان کی ہر غزل کی نمایاں خصوصیت ہے۔ چہل اسرار فلسفہ "ہمہ از اوست" کی دلالت کرتا ہے اور یہ بات ایک موحّد کی ہی زبانی سننے کو مل سکتی ہے ساتھ ہی ساتھ قرآن و احادیث اور علمِ تصوّف کے رموز سے بھرپور واقفیت رکھنے والے حضرات چہل اسرار کی شاعرانہ پرُکاری سے محظوظ ہو سکتے ہیں کیونکہ اس میں قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ علمِ تصوف کی اصطلاحات برجستگی اور مہارت کے ساتھ بروئے کار لائی گئی ہیں۔ بعض غزلوں میں ایک ہی لفظ کو یا دو متضاد لفظوں کو بار بار استعمال کر کے انہیں معنی کی مختلف جہتوں میں برتا گیا ہے۔ ایسی غزلیں غزلِ مسلسل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علامہ اقبال کی شاعری کی نمایاں علامتوں میں سے "شاہین" کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لگتا ہے کہ علامہ اقبالؒ نے یہ علامت چہل اسرار سے مستعار لی ہے کیونکہ دونوں شاعروں نے شاہین کو ایک ہی ڈھنگ سے شاعری میں بروئے کار لایا ہے ۔

برتن و جان چند لرزی چون نیرزی ارزنی
صوہ با ارزن گذار و بر درش شہباز شو
گر ہمای قاف قربی بالِ ہمت بر کشا
در فضای لامکان با قدسیاں انباز شو
چون علاؔئی صیدِ عنقای جلالش گشت ازان
بر ضمیرش داغِ اشکالِ معمّا میکشد

- فلسفہ ہمہ از اوست کی مثالیں ؎

چو قطرہ غرقِ دریا شد بگی
ہمہ دریاست آنجا کیف و کم نیست
از تجلّای جمالش ہمہ ذرّاتِ جہان
مستِ عشقند بہادی کہ ازان کوی وزید
عشقِ جانان آتش و جانِ علاؔئی خس بود
خس خود در آتش فنا شد دیگر آز خس مخوان

- قرآن و احادیث اور علمِ تصوف کی اصطلاحات کے استعمال کی مثالیں ؎

قدسیاں کوس اطیعوا اللہ بر جان کوبند
از دل و نفس سمعنا و اطعنا شنوند
ہر سحر آہ جہان سوز بر آرند ز جان
ربِّ سلّم ہمہ از گنبدِ خضرا شنوند
از مدینِ وفا چو بہ شہر صفا رسند
بر مجزہ قبول کرم ربنا زنند

از آبِ دیده غسل کنند و بطور دل

از سرِ عشق نالہ فاغفر لنا زنند

● ایک ہی لفظ یا دو متضاد لفظوں کو بار بار استعمال کرکے انہیں مختلف جہتوں، سمتوں اور معنی سے روشناس کیا ہے ؂

از کنارِ خویش می یابم دمادم بوی یار

زان ہمی گیرم بہر دم خویشتن را در کنار

چون کنارم را میانی نیست پیدا ہر زمان

در میانِ خونِ دل جانم غمش کرد کنار

چون کنارم را میانی نیست زان در حیرتم

کانچنان نازک میانی نیست دائم در کنار

نی میانش را کناری نی کنارم را میان

از میانِ آتشِ عشق نمی یابم کنار

بر کنار است آنکہ سودای میانش در سر است

از میانِ خود بیرون شد گرچہ بود اندر کنار

نیست کس را از میانش جز کنار اندر دو کون

از میانِ این چنین دولت کسی جوید کنار

از کنارش گر علی بوی میانش یافتی

در خیالِ آن میان از خویش گشتی بر کنار

● غزل مسلسل یا تمثیلی غزل کا نمونہ۔

در محیطی فگندہ ام زورق کہ دو عالم درو ست مستغرق

نی ززورق توان شناخت محیط ۔۔۔ نی محیط از وجود آن زورق
آب شد زورق و ز سیل آسود ۔۔۔ اینست معنی مشکل و مغلق
بہ تفاوت مبین کہ اصل وجود ۔۔۔ نشود مختلف بہ ہیچ نسق
کفر و اسلام و بدعت و سنت ۔۔۔ اختلافت در میان فریق
حق پرستی و ما و من گفتن ۔۔۔ راہ گم کردہ زہی احمق
ای علی لفظ ما و من حمقست ۔۔۔ چون زما بگذری بماند حق

● چہل اسرار کی تدوین و ترجمہ

چہل اسرار کی تدوین کے سلسلے میں راقم کو اس کے تین مختلف قلمی نسخے جموں کشمیر کے محکمہ اشاعت و تحقیق کے شعبہ مخطوطات واقع کشمیر یونیورسٹی سے دستیاب ہوئے ہیں جو وہاں ایکسیشن نمبر ۲۱۲۳، ۲۷۲۳ اور ۲۹۲۹ کے تحت موجود ہیں۔ ایکسیشن نمبر ۲۱۲۳ کی کتابت بہت عمدہ، کاغذ صاف اور کرم خوردگی سے محفوظ ہے۔ لیکن اس میں صرف سترہ غزلیں درج ہوئی ہیں۔ اگرچہ اس نسخے کی پہلی، پانچویں اور چھٹی غزل ہمارے ترتیب و تدوین کردہ چہل اسرار میں بھی اسی ترتیب کے تحت درج ہوئی ہے لیکن دوسری غزل، غزل نمبر ۴، تیسری غزل، غزل نمبر ۹، چوتھی غزل، غزل نمبر ۲۰، ساتویں غزل، غزل نمبر ۱۰، آٹھویں غزل، غزل نمبر ۲، نویں غزل، غزل نمبر ۳، دسویں غزل، غزل نمبر ۷، گیارہویں غزل، غزل نمبر ۸، بارہویں غزل، غزل نمبر ۱۱، تیرہویں غزل غزل نمبر ۳۶، چودہویں غزل، غزل نمبر ۱۳، پندرہویں غزل، غزل نمبر ۱۲، سولہویں غزل، غزل نمبر ۱۴ اور سترہویں غزل، غزل نمبر ۱۵ کی ترتیب میں درج ہے۔ اس قلمی نسخے کا کاتب اور سال نقل دونوں نامعلوم ہیں۔ باقی دو نسخوں (جنکا ذکر آگے آئیگا) کے ساتھ تقابلی مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کتابت نہایت احتیاط سے کی گئی ہے

اور خطا طی کی خامیاں بہت کم ہیں۔ چونکہ باقی دو قلمی نسخوں کی تاریخ کتابت اور سالِ نقل بھی معلوم نہیں ہے۔ اس لئے یہ قلمی نسخہ ان سترہ۱۷ غزلوں کی تدوین و ترتیب کے سلسلے میں بنیادی نسخہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ جہاں کہیں باقی دو۲ قلمی نسخوں کا متن ہو بہو لیکن زیرِ بحث نسخے سے مختلف تھا وہاں باقی دو نسخوں کا متن ہی درست قرار پایا ہے۔ اسی طرح اگر زیرِ بحث نسخے اور باقی دو قلمی نسخوں میں سے ایک کا متن ہو بہو لیکن تیسرے قلمی نسخے سے مختلف تھا وہاں بھی کثرتِ وقائع کو ہی ترجیح دے کر ان کی عبارت شاملِ متن کر لی گئی ہے۔

قلمی نسخہ نمبر ۲۹۲۹ کی نہ تو کتابت صاف ہے اور نہ ہی اس کے نقلِ متن میں احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ نتیجے کے طور پر اس میں کافی خامیاں اور کوتاہیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کبھی کبھی شعروں کے شعر کتابت سے رہ گئے ہیں۔ بعض اشعار دو۲ دو۲ بار نقل ہوئے ہیں۔ کبھی کبھی شعر کا ایک مصرعہ دوسرے شعر کے مصرعہ کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس قلمی نسخے کی کتابت میں ہر غزل کے اوپر نمبر شمار از لحاظ ترتیب غلط درج ہوا ہے اور اس اندراج کی ترتیب میں کاتب سے اشتباہات بھی سرزد ہوئے ہیں اور سرراہ کسی ایک شمار کے گھٹ جانے سے یہ غزلیں (۴۱) اکتالیس کے بجائے گھٹ کر ۴۰ رہ گئی ہیں۔ ہمارے خیال میں کاتب کے ذہن پر چہل اسرار سے وابستہ عقیدہ کی تقلید کے سبب ایسا ہوا ہے پر اتنا کرم ہوا ہے کہ غزل نہیں اڑا پائی ہے بلکہ صرف شمار کی حد تک اس نے اپنے عقیدے کی تشفی کی ہے۔ بہرحال اس قلمی نسخے کی ایک سے چھ۶ تک، نو۹ سے دس۱۰ تک اور چودہ۱۴ سے اٹھارہ۱۸ تک کی غزلیں مذکورہ ترتیب کے تحت ہی ہمارے مرتب کردہ چہل اسرار میں بھی درج ہوئی ہیں۔ لیکن ساتویں غزل، غزل آٹھ کی جگہ، آٹھویں غزل، غزل سات کی جگہ، گیارہویں غزل غزل بارہ کی جگہ، بارہویں غزل، غزل تیرہ کی جگہ، تیرہویں غزل غزل اکیس۲۱ کی جگہ،

اٹھارویں غزل (جس کی ابتدا میں کاتب نے سہواً ۱۸ کا نمبر شمار درج کیا ہے جبکہ اصل میں اس کا نمبر شمار ۱۹ آتا ہے) غزل انیس کی جگہ 'انیسویں غزل' غزل بیس کی جگہ 'بیسویں غزل' غزل بائیس کی جگہ 'اکیسویں غزل' غزل چوبیس کی جگہ بائیسویں غزل' غزل تیئس کی جگہ تیسویں غزل' غزل اُنتیس کی جگہ 'چوبیسویں غزل' غزل پچیس کی جگہ 'پچیسویں غزل' غزل اٹھائیس کی جگہ 'چھبیسویں غزل' غزل گیارہ کی جگہ 'ستائیسویں غزل' غزل چھبیس کی جگہ 'اٹھائیسویں غزل' غزل ستائیس کی جگہ 'انتیسویں غزل' غزل تیس کی جگہ 'تیسویں غزل' غزل بتیس کی جگہ 'اکتیسویں غزل' غزل پینتیس کی جگہ 'بتیسویں غزل' غزل چونتیس کی جگہ تنتیسویں غزل' غزل پنتیس کی جگہ' چونتیسویں غزل' غزل اکتیس کی جگہ 'پنتیسویں غزل' غزل چھتیس کی جگہ' چھتیسویں غزل' غزل سینتیس کی جگہ 'سنتیسویں غزل' غزل اڑتیس کی جگہ 'اڑتیس ویں غزل' غزل انتالیس کی جگہ' انتالیسویں غزل' غزل چالیس کی جگہ' اور چالیسویں غزل' غزل اکتالیس کی جگہ درج ہوئی ہے۔

نسخہ ۲۲ ، ۲ کا کاتب اور سالِ نقل دونوں نامعلوم ہیں۔ اس کی کتابت اگرچہ زیادہ صاف ستھری نہیں ہے لیکن نقلِ متن کے سلسلے میں کاتب نے احتیاط سے کام لیا ہے۔ البتہ کاغذ پھٹا پرانا بوسیدہ اور کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں عبارت کا پڑھنا محال ہو جاتا ہے۔ ان جگہوں پر چار و ناچار نسخہ ۲۹۲۹ کی عبارت پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اس قلمی نسخے میں اہم غزلیں درج ہیں۔ دوسرے دو قلمی نسخوں کے مقابلے میں اس نسخہ میں درج غزلوں کے اشعار کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جبل اسرار کا منظوم کشمیری ترجمہ بھی درج ہے۔ جسکے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ آیا ترجمہ کار خود کاتب ہے یا اور کوئی شخص کیونکہ مترجم نے ابتدا سے آخر تک اپنے بارے میں کہیں بھی اشارہ نہیں کیا ہے۔ البتہ غزل ۲۹ اور ۳۱ کے مقطعوں

سے اس بات کی دلالت ہوتی ہے کہ مترجم شاہ ہمدانؒ کے ترجمے سے متعلق یقینی معلومات کا حامل رہا ہوگا۔ یہ منظوم کشمیری ترجمہ ہر دو شعروں کے بعد اور کبھی کبھار ایک شعر کے بعد ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ترجمہ کسی مقررہ اور باقاعدہ رسم خط میں نہیں لکھا گیا ہے اس لیے قدم قدم پر اسکے پڑھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض الفاظ ایسے استعمال کیے گئے ہیں جو اب متروک ہو چکے ہیں۔ جیسے "آفتاب" یا "سورج" کے بدلے "رو" استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں ماہرین لسانیات کا خیال ہے کہ یہ کشمیر کی ابتدائی آبادی جیسے ناگ یا پشاچ قوموں کا لفظ ہے جو اب متروک ہو چکا ہے۔ راقم کو تحقیق کے دوران ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ تحقیق و اشاعت کے کتب خانے سے ۴۴۲ اندراج کے تحت اسی منظوم کشمیری ترجمے کی ایک اور کاپی ہاتھ آئی جو ۱۳۶۵ھ میں "امین کشمیر بک ڈیپو گاگھن زینہ کدل سری نگر" نے شائع کیا ہے۔ اس کے سرورق پر لکھی ہوئی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ولی اللہ متو صاحب کا ہے۔ ولی اللہ متو کشمیر کے مشہور مثنوی نگار شاعر محمود گامی کا ہم عصر تھا۔ یہ دونوں شاعر افغان اور سکھ ادوار کی پیداوار ہیں۔ راقم نے اس خیال سے کہ یہ کشمیری ادب کے منظوم تراجم کے سرمائے کی تحقیق کے سلسلے میں ایک اچھا اور نادر اضافہ ہو سکتا ہے' اسکو ہم نے موجودہ کشمیری رسم خط میں لکھا۔ لیکن راقم کو اس بات کا کوئی دعوی نہیں ہے کہ وہ اسکے پڑھنے میں پوری طرح کامیاب ہوا ہے کیونکہ بہت سے اشعار وزن سے گر جاتے ہیں۔ بعض جگہوں کے الفاظ راقم سے پڑھے ہی نہیں جا سکے۔ مجبوراً ایسی جگہوں پر نقطہ ریزی سے کام لیا گیا ہے۔ اس قسم کے شعروں، مصرعوں اور الفاظ کی نشاندہی سوالیہ نشان کے ذریعے بھی کی گئی ہے۔ بہر حال چہل اسرار کا زیر بحث قلمی نسخہ اپنی قدامت و کتابت اور دوسری خوبیوں کی بنا پر بنیادی نسخہ کی حیثیت میں سامنے

آیا ہے۔ لیکن بعض اوقات شاعرانہ نزاکتوں، لطافتوں اور دوسری باریکیوں کی وجہ سے، مثلاً شعر کے پہلے مصرعہ میں ضمیرِ حاضر کا صیغہ اور مصرعہ ثانی میں ضمیرِ غائب کا صیغہ استعمال کیا گیا تھا تو وہاں قلمی نسخہ ۲۹۲۹ کی عبارت شاملِ متن کرنا پڑی۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ایک ہی ضمیر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

ان سب باتوں کے پیشِ نظر اشعار کی تدوین کے ضمن میں اسطرح کے لوازمات کی تفہیم ضروری ہے تاکہ الفاظ و محاورات، استعارات و اصطلاحات اور تشبیہات و تمثیلات کی صحیح صحیح نشاندہی کی جاسکے۔ اس لیے راقم نے تدوین کے ساتھ ساتھ اسکا اردو نثر میں ترجمہ بھی کیا ہے اگرچہ بعض اشعار کا یہ ترجمہ منظوم کشمیری ترجمہ سے ملتا ہے لیکن بہت سے اشعار کا ترجمہ منظوم کشمیری ترجمہ سے مختلف ہے۔ یہ فرق شاید شعر فہمی کے امتزاج کے سبب رونما ہوا ہے شعر فہمی میں مرادات اور تعبیرات کا رخ انسان کے ذاتی افہام پر منحصر ہے۔ اس لیے ایسا ہو گذرا ہے۔ دوسری وجہ نظم و نثر کا واضح فرق ہے۔ تیسری اور بڑی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ قلمی نسخوں کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد جو متن سامنے آیا ہے اسی کو سامنے رکھ کر اردو نثر میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس غالباً منظوم کشمیری ترجمہ ایک ہی نسخے کے متن کو مدِ نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اردو نثر میں ترجمہ کرتے ہوئے اضافی الفاظ توسین میں اس طرح رکھے گئے ہیں کہ اگر پڑھنے کے دوران انہیں یکسر چھوڑ بھی دیا جائے، جملہ معنیٰ کی ابلاغ و تکمیل کی کفالت کرتا ہے۔ لیکن اگر اضافی الفاظ بھی جملے کے ساتھ پڑھے جائیں تو معنیٰ اچھی طرح واضح ہو جاتے ہیں اس کی تدوین اور ترجمے میں ہم کسقدر کامیاب ہوئے ہیں اسکا فیصلہ قارئین کرام کریں گے۔ جن کی فاضلانہ آراء کا شدت سے انتظار رہے گا۔

• **اظہارِ تشکر** : زیرِ نظر کام کی تحقیق و تدوین اور ترجمہ و تکمیل میں

میرے شاگردِ رشید عبداللہ قاری نے غیر معمولی دلچسپی اور لگن دکھائی، میرے ساتھ نسخوں کی بازدید میں بڑی کاوش سے کام لیا اور اس کا منظوم کشمیری ترجمہ شامل چہل اسرار رکھنے میں نہ صرف بعقدر ہے بلکہ قدیم ترجمہ کو موجودہ کشمیری SCRIPT کی شکل دینے میں میری بھرپور مدد کی۔ گو کہ معروف شخصیت اور ادیب پروفیسر غلام محمد شاد صاحب کے ترجمہ "کشف الانوار" کے بعد اسکی ضرورت نہیں رہ جاتی تاہم تاریخی نقطہ نگاہ سے اس ترجمہ کو فارسی متن کے ہمراہ رکھنا پڑا۔

میری کشمیری زبان میں شناسائی و تحریر اور تعلیق کو عبداللہ قاری کے تعاون سے تقویت ملی ہے، موصوف میرے قابلِ فخر شاگرد ہیں اور میری دعا ہے کہ وہ، وہ تمام علمی بہاریں دیکھیں جن کے کہ وہ متمنی اور مستحق ہیں۔

اردو اور کشمیری ترجموں کے ساتھ ساتھ غزلیاتِ شاہِ ہمدان کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت اور افادیت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اور حسین اضافہ بھی بحسن و خوبی عمل میں آگیا۔ انگریزی ترجمہ کی صحت زبان کے حفظ ماتقدم کی پاسداری و رواداری میں میرے گرامیقدر دوست شعبہ انگریزی کے استاد ڈاکٹر غلام رسول میر صاحب نے ترجمے کی نوک پلک کو سنوارنے میں عدیم الفرصتی کے باوجود جس دیدہ ریزی سے میری معاونت فرمائی۔ ان کی اس پرخلوص وقف گذاری کے لئے میں ان کا جسقدر شکریہ ادا کروں، کم ہے ساتھ ہی ساتھ میں اپنے دوست ڈاکٹر محمد اشرف وانی اور ڈاکٹر شاد رمضان کے علاوہ ان تمام مخلص دوستوں، خیر خواہوں اور کرمفرماؤں کا شکر گزار ہوں جو وقتاً فوقتاً مجھے حوصلہ دیتے رہے ہیں اور میری ادبی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد منور مسعودی

صدر شعبہ فارسی جامعہ کشمیر
سرینگر

۱

۱- ای گرفتاران[1] عشقت فارغ از مال و منال
والهانِ حضرتت را از خود و جنّت ملال

۲- مفلسانِ[2] کوی شوقت را غلامی کرده چرخ
سالکانِ راهِ وصلت را دو عالم پایمال

۳- عارفانِ وصفِ[3] تو مبهوط اشرافِ ملک
مدبرانِ در جهت سرگشته در تیهِ[4] ضلال

۴- شمّه‌ای از فیضِ لطفت بوی برده نُه فلک
گشته سرگردان بگردِ آستانت ماه و سال

۵- آتش از لطفت گلستان گشته در پیشِ خلیل[5]
خورده نمرودی به قهر از نیم پشه گوشمال

۶. بلبلانِ نغمهٔ تسبیح در بستانِ غیب
وحده گویان به زیرِ گلبنِ باغِ وصال

۷. طوطیانِ طارمِ علوی بر آورده ز جان
نعره های ما عرفناک ای قدیم ذوالجلال

۸. پرتوی از عکسِ رویت تافته بر روی خاک
خاک از آنش پوشیده چندین خلعتِ حسن و جمال

۹. خانهٔ صنعت چو بست این نقشِ تمثالِ وجود
مهر شد بر تختهٔ غیب این مثال ازبی مثال

۱۰. هر که بر خاکِ درت ره یافت عزت یافت او
کز بیانِ وصفِ او فرسوده شد هر مقال

۱۱. پیشِ مجروحانِ هجرت نیش نوش پر شفا
تشنگانِ وصل را هر آتشی چون صد زلال

۱۲. کشتگانِ تیغِ عشقت زندگانی جاودان
صیدِ شاهینِ غمت شاهانِ ملکِ بی زوال

۱۳. باده نوشانِ غمت داود و معروف و جنید
جان فروشانِ درت عمار و سلمان و بلال

۱۴. دُردیِ دردِ تو داروی دلِ هر با خبر
زیورِ ذکرِ تو زیبِ حالِ هر صاحب کمال

۱۵. در تمنای وصالت شد علائی جانفشان
تا چه خواهد دید آخر زین تمنای محال

۱۔ اے (محبوب) تیرے عشق میں گرفتار (لوگ) مال و دولت سے آزاد ہیں۔ تیری پاک ذات کے عاشق اپنے وجود اور جنّت سے اُکتا گئے ہیں۔

۲۔ تیرے شوق کے کوچے کے مفلسوں نے آسمان کو حلقہ بگوش بنا دیا ہے۔ تیرے وصل کے راستے کے سالکوں نے دونوں دنیاؤں کو ٹھکرا دیا ہے۔

۳۔ تیرے وصف کے عارفوں پر اشراف (ملائک) رشک کر رہے ہیں۔ تیری درگاہ سے مُنہ موڑنے والے ذلالت کے کنوئیں میں سرگرداں ہیں۔

۴۔ تیرے لطفِ فیض کی ذرا سی خوشبو نُو آسمانوں نے اُڑالی، جس سے وہ (نُو آسمان) تیرے آستانے کے اردگرد ماہ و سال گھوم رہے ہیں۔

۵۔ تیرے لطف سے حضرت خلیل اللہؑ کے لیے آگ ایک گلستان میں بدل گئی اور نمرود کی گوشمالی ایک مچھر سے کرائی گئی۔

۶۔ غیب کی بساطِ گُل میں ذکرِ الٰہی کے نغمہ خوان عندلیب باغِ وصال میں اشجارِ گلاب کے زیرِ سایہ "وحدہٗ لاشریک" کا نغمہ الاپ رہے ہیں۔

۷۔ بلند آسمانوں کے طوطے پورے جوش و خروش کے ساتھ "ما عرفناک اے قدیم ذوالجلال" کے نعرے بلند کیے ہوئے ہیں۔

۸۔ جب تیرے چہرے کے عکس کا پرتو زمین پر پڑا تو اُس سے زمین نے حسن و جمال کے رنگا رنگ لباس پہن لیے۔

۹۔ قدرت کی کاری گری کے قلم نے جب وجود کی تشکیل کا نقشہ کھینچا تو غیب کے تختے پر اس مثال کے ازلی مثال ہونے کی مُہر ثبت ہو گئی۔

۱۰۔ جس کسی کا بھی تیری دہلیز سے گذر ہوا وہ مشرف بہ عزّت ہوا۔ محبوب کے اظہارِ اوصاف

سے تمام اقوال کا پردہ چاک ہو گیا۔

۱۱۔ تیرے ہجر کے مجروحوں کے لیے زخم بھی باعثِ شفا ہیں۔ تشنگانِ وصل کے لیے ہر آگ و انگارہ صدہا آبِ زلال کے مصداق ہے۔

۱۲۔ تیرے عشق کی تلوار سے مارے ہوئے (اشخاص) حیاتِ جاودان پا گئے۔ تیرے شاہینِ غم کے شکار ملکِ جاودان کے بادشاہ بن گئے۔

۱۳۔ تیرے غم کی شراب پینے والوں میں حضرتِ داؤدؑ، حضرت معروفؒ اور حضرت جُنیدؒ شامل ہیں۔ تیری دہلیز کے جان فروشوں میں حضرتِ عمارؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت بلالِ حبشیؓ بھی ہیں۔

۱۴۔ تیرے درد کی تڑپھٹ ہر باخبر دل کی دوا ہے۔ تیرے ذکر کا زیور ہر صاحبِ کمال کیلئے باعثِ حسن و جمال ہے۔

۱۵۔ تیری آرزو میں علائیؔ نے جان تک نچھاور کر دی۔ کیا یہ آرزو بالآخر پوری بھی ہوگی یا نہیں۔

۱۔ مچھے گرفتارَن نہ چاہمن مالِ دُنی یاہ خوش کران
جان و جنّت چاہنے دیوانۂ خاصَن کھُران

۲۔ مُفلِسن چاہمن پُنمُت آسمان پجو نے غولام
سّالکوُ لتھ درِ ہر شرِ ے دوِن عالمن کوُرمُت حرام

۳۔ عاَرفن کن وُچھ وُچھی بیِیران فرِشتن چاہنے
مُدبرن حاَرا نیاہ کیاہ بد سرِشتن چاہنے

۴۔ عشقہ چھیرے چانہٕ ہتن پھیر ورٕنی نو آسمان

حالِ حارّان برانٛدہٕ ہے چانِس چھہ اٚنٛدی اٚنٛدٕ بیگان

۵۔ ژٕ ہے کران گلزار نارس یارٕ ہے کیٛتھ پوشہٕ باغ

دشمنس اڈٕرٕ ہے ہُس اتھٕ کھیاو ناوان ژٕ ہے دِماغ

۶ (الف) ذکرِ چانے ہنٛد چھہ وٕزوتھ مت شور چانِہِن بلبلن

زورِ تلمت "وحدہ" چھک سوٚنبلن تے تل گگن

(ب) وملیہِ پوشہٕ تھر تل چھی وَنان ژٕ ہے چھک کٔنے

ذاکرن ہنٛد نغمہٕ کر بوزی سرٕ لیٛس زوٚرتے اڈنے

۷۔ طوطہٕ ہیرِم گگمتی چھی مامرِ فناک "وٕنی وٕنی"

لامکان گروتھ ژٕ جایا کیاہ خو دایا چھک غنی

۸۔ ینہٕ چانہٕ ذاتہٕ پاگک خاکہ پیٛٹھ تاپھ پیو

تہٕ کُم کُم جلوتراوان خاکہ گلزار گو

۹۔ خو لتھس کیاہ نقشِ آدم ڈولتھس یا متھ قلم

کھوت نہٕ کانہہ انسان ہے ہیو ووتھ نہٕ کانہہ صاحبِ علم

۱۰۔ میٖنی برس چانِہ ہے پیٛٹھ سرترٕوتھ لوٚب موٚرتبا

مرحبا بوڈ مو رتبا تمی لوٚب تمس صد مرحبا

۱۱۔ بوچھہٕ ہتن چانِہِن نتانی چھُٹہٕ پہٕ انٛدر غسل

نارِ نیران ترٕ یشہٕ ہتن چانہٕ نے ترٕ یشہٕ بدل

۱۲۔ مارِ یم یم چانِہ عشقن تا ابد تم زِنٛدٕ رُودی

گاہ کی یم چانِہ غمن مؤجود چھی تم زانہہ نہٕ مُودی

۱۳۔ بادِ نوشتے چاٹنگ زانَ ڑے بوڑ صاحب کمال
رض

جان فروشی چون عمار و ہمو سلمانؔ و بلالؔ

(ب) زوِتہ سَروَندے بہ پاوَن بادِ نوشن چانہ نے

لادنا تھاوم لگے نا جان فروشن چانہ نے

۱۴۔ دود چونے داڑی لدن چانہ نے دادِن دوا

ذکرِ چانے ہتے زیوہ لبان بر   بینوا

۱۵۔ شاہِ ہمدانُ تمنا جان فشانی یارہ باہ

چھُم تمنا چھُم تمنا کشیاہ سنا مطلب لباہ

GHAZAL 1

1. O Beloved (God), those in love with thee care not for wealth; love for thy pious existence has made life and paradise insignificant for them.

2. In their quest, the poor wanderers have searched for thee in the heavens; for a union with thee thy have renounced both the worlds.

3. Angels envy thee for thy great qualities; those who have turned away from thy sanctuary are wallowing in the pit of dengeneration.

4. A little fragrance of thy benevolence has stirred the nine skies; therefore the skies revolve around thy sanctuary throughout the year.

5. Thy blessings turned fire into a garden for prophet Khalil and Namrood was undone by a mosquito.

6. In the garden of joy of the unknown, under a rosy tent, thy lovers are chanting the song of thy being the Absolute.

7. Parrots in thy lofty skies are chanting the song of thy eternal recognition with full devotion.

8. Why the radiance of thy face lit the surface of the earth, it wore a variegated garments of beauty and splendour.

9. While drawing the map of the world thou put thy original stamp on it from the unknown.

10. He who passed by thy threshold was elevated; the revelation of thy high qualities rendered all wise sayings irrelevant.

11. Even the wounds of separation work as a balm for the wounded; fire and embers are waters of immortality for those restless for thy union.

12. Those who were killed by the sword of love for thee are immortal. The hawks victimized by sorrow have become everlasting kings of the immortal.

13. The wine of sorrow was drunk by David, Maroof and Junaid. Those who sacrificed their lives at thy threshold included Ama, Solemon of Persia and Bilal of Africa.

14. The piercing of pain for thee is a balm for any conscious being. Thy remembrance is a beautiful and elegant dress for every perfect quester.

15. In his quest, Alaie even sacrificed his life for them. Will this quest ultimately bear fruit of not?

۲

۱. قبلهٔ[11] دل آفتابِ روی اوست — کعبهٔ جان خاکِ راه کوی اوست

۲. چون ز زلفش گشت عالم مشکبوی[12] — دوستیِ این و آن بر بوی اوست

۳. کفر و دین و نور و ظلمت در جهان — از رخِ[13] ماه و شبِ گیسوی اوست

۴. تیرِ بارانِ بلا[14] بر هر که هست — از کمانِ پرخمِ ابروی اوست

۵. هر گرفتاری که اندر عالم است — از کمندِ زلفِ عنبربوی اوست

۶. هر گلی کو رست در باغِ وجود[15] — آبِ حیوان[16] همه از جوی اوست

۷. ناله های بیدلانش هر سحر — بر دریغ و دردِ نقدِ[17] روی اوست

۸. آتشی کاندر میانِ جانِ ماست — از فروغِ نرگسِ جادوی اوست

۹. جز غمش درمان نه بینم در جهان — کین کمانِ لطف بر بازوی اوست

۱۰. هر دو عالم گر شود زیر و زبر — میلِ رنجورانِ هجرش سوی اوست

۱۱. چند گردی گردِ هر در ای علی

مرهم[15] این ریش از داروی اوست

۱۔ اُس کا درخشندہ چہرہ قبلۂ دل و جان اور اُس کے کوچے کی خاکِ راہ کعبۂ جان و ایمان ہے۔

۲۔ اُس کی زلفوں سے جب عالم مشکبو ہو گیا تو تب جا کے دُنیائے محبت اور یگانگت وجود میں آئی ہے

۳۔ دنیا میں کفر و دین اور نور و ظلمت اُس کے چاند سے چہرے اور سیاہ زلفوں کے سبب وجود میں آئے ہیں۔

۴۔ اُس کے پُرخم ابروؤں کے کمان تیروں کی بارش برسا رہے ہیں۔

۵۔ دنیا میں موجود ہر چیز اس کی عنبرین زلفوں کی کمند میں مقیّد ہے۔

۶۔ دنیا میں اُگے ہوئے ہر پھول نے اُس کی ندی سے زندگی کا پانی حاصل کیا ہے۔

۷۔ عشّاق اپنے محبوب کے دیدار سے محرومی کے سبب بے دل ہو کر آہ و فغاں میں گم گشتہ ہیں۔

۸۔ ہمارے دل و جان میں جو گرمی ہے وہ بھی اُس کی جادوئی نرگسی آنکھوں کی وجہ سے ہے

۹۔ دنیا میں اُسی کا غم میرے غموں کا درمان ہے کیونکہ مرہم کی یہ کمان اُسی کے پاس ہے۔

۱۰۔ دونوں عالم اگر زیر و زبر بھی ہو جائیں' اُس کی جدائی کے رنج زدوں کا دل محوِ وصالِ یار ہے۔

۱۱۔ اے علی تم کب تک در در کی گردش میں رہو گے اس زخم کی دوا بھی اسی کے پاس ہے۔

۱۔ قبلۂ دِل مہرِ روتس یارہ شُنْد / کعبۂ جان خاکِ کوتس یارہ شُنْد

۲۔ یاڑی ہاوان زلفِ پیچانگ خماہ / آوراوان از مو حبتھ عالماہ

۳۔ حُسنِ روئے ہو ون تہ دینن تُرو نُور / موے نُخر رو ون تہ کُفرن کوّر ظُوہور

۴. چلہ یاوِ چورن کمانہ پرٕ شکن   تیرہ بارانہ بلا نوزٕ عاشقن
۵. یمہ گرفتار آہ بہ عالم کورٕ متےٚ   زلفہ گنڈ تس چھی تمی سُند نورٕ متےٚ

۶. گل رُخن ہند گو وہ بٕلِ ازروی او   سارنے ہنز زندگی از جوی او
۷. دادِ تمی ہندِ وزان کم دہرٕ چھی   بیدلن ہندک دہرٕ ہتہ مہ پھیرٕ چھی
۸. عشقہٕ نارن یارٕ ہندک تُل دود کیاہ   نرگسی چیشمن تیشنٕن جود کیاہ
۹. غم تس سُندُے چھی دوا دادک لدن   وہ کھ تس سُندُے سوکھ چھی ماتم زدن
۱۰. یوٚد کری وہ ن عالمن زیر و زبر   عاشقن آسی نہٕ جزوے کانہہ خبر

۱۱. ای علی پیٚھ رن برٕ برٕ نا روا
عاشقن ہندن چھ کن ہے پچھے دوا

GHAZAL 2.

1. His radiant face is the arbiter of my heart and the dust of His road to Kaba my soul and life.

2. It was only when the fragrance of His hair spread all over the world that love and harmony came into existence.

3. Faith and heresy and light and darkness came into being because of his moony face and dark hair.

4. The bow of His curved eyebrow is sanding down valleys of arrows

5. Every thing present in the world is bound by the fragrant look of His hair.

6. Every flower in the world was its existence to the water of His stream.

7. Lovers deprived of seeing their Beloved have been hopelessly crying and wailing each morning.

8. Whatever fire there is in my heart and life, it is because of His charming, daffodil-like eyes.

9. My sorrow for Him in this world is in fact a cure for my own griefs because it is He who has the power to heal.

10. Even if both the worlds are destroyed, the broken hearts can still find a home in their union with the beloved.

11. O Ali, how long will pain overwhelm you; He alone can relieve you.

۳

۱. ارباب[19] ذوق در غم تو آرمیده اند
وز شادی و نعیم دو عالم رمیده اند

۲. پالودهٔ شکنجهٔ عشقند زان سبب
زآلودگان جیفهٔ دنیا بریده اند

۳. حوران خلد را به پشیزی نمی خرند
تا از صفای صحن[20] تو رمزی شنیده اند

۴. مرغان عشق را به دو کون التفات نیست
تا در فضای[21] شوق تو روزی پریده اند

۵. از ضیق[22] خانقاه و صور خرقهٔ وجود
بر طارم منابر قدسی کشیده اند

۶. از ناز یار و منت اغیار فارغند
چو در سرادقات جلالش رسیده اند

۷. در مجلس شهود نشسته ملوک وار
ذوقی ز جام انس[23] بصد جان خریده[24] اند

۸. جان را بباد داده و دل پایمال عشق
جلباب نام و پردهٔ دعوی دریده[25] اند

۹. بر بوی مهر تست علائی رهین غم
کین دولت ازل[26] بکشش در دمیده اند

۱۔ اربابِ ذوق کو تمہارے ہی غم میں سکون ملتا ہے اور وہ دو عالم کی خوشی اور نعمتوں سے بیزار ہیں۔

۲۔ یہ لوگ شکنجۂ عشق کے پروردہ ہیں اسی لیے دنیا کی آلائشوں سے دور ہیں۔

۳۔ جب تک نہ تیرے حُسن کی کسی نہ کسی خوبی کا راز سُنا ہو تب تک جنت کی حوروں کو بھی اسقدر سستا نہیں خریدا جا سکتا۔

۴۔ عشق کے پرندے بھی تب تک کارِ جہان کی طرف توجہ نہیں دیتے جب تک وہ روزانہ تیرے شوق کی فضا میں اڑان نہ بھریں۔

۵۔ عاشق خانقاہوں کے رنج و الم سے نکل کر بلند و بالا آسمانوں پر جا بیٹھے ہیں۔

۶۔ جب (عاشق) اُس کے پُر جلال پردوں سے گھِرے ہوئے شامیانے میں پہنچتے ہیں تو وہ معشوق کے ناز و ادا اور غیروں کی تکلیف سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔

۷۔ عشاقِ شہود کی مجلس میں بادشاہوں کی طرح بیٹھ کر ذوق، محبت کے پیالے سے جان کے عِوض خرید کر پی رہے ہیں۔

۸۔ عشق نے دل و جان کو روند ڈالا اور تباہ کر دیا ہے، شہرت کی چادر اور دعویٰ کے پردوں کو چاک کر دیا ہے۔

۹۔ اے محبوب، علائی، تیری بوی محبت کے غم کا رہین ہے کیونکہ یہ دولتِ مشک و عنبر روزِ ازل سے گلِ اندوہ کے ساتھ ساتھ وجود میں آئی ہے۔

۱۔ یَس چاَنہِ ہے دوٕکھَس غمَس وٕتھ قرار
تَس دوٕن جہانَن نٕی چھُ سوٕکھَن نیاٗمژَن فرار

۲۔ میٚیمیٚ ژٕ یہ دوٚن دِتے تٕہ میٚیمِس چوٚن سکھِ گو
موٕردارنٕے نشہِ سُہ زوٚدلے دوٗر رنجہِ گو

۳۔ لوٗگ از شوٕرابہِ حُسنُک جمالَت یمَن نشہِ
موٕل ہارہٕندُ نہٕ باتو، چھُ حوٗرن تمَن نشہِ

۴۔ گژھِ اکہِ دوہہ وُچھان ژٕ یہ کُن چاَنہِ جانور
ژھٕکارِ تے کرَان چھہِ دوٕن عالمَن نظر

۵۔ عاشق ژٕ یہ عشقہِ ناوِتھ تمَن تھاَوِتھ برُوٚنٹھی
ژاوِتھ یہ خانقاہ تھدِ ہن ممبرن کنھی

۶۔ از نازِ یار و منتِ اغیار گژھ خلاص
تم تم چھہِ یم لوان ژٕ یہ نشہِ چاَنہِ چھہِ یارِ خاص

۷۔ ڈیشتھ سُہ جانِ جان، مکان لامکان گوٚکھ
حی کے تٕہ موٕ ے زِ جامِ لقا دامہِ چیوٚکھ

۸۔ زوٗ دِتکھ، دِل دِژکھ تٕہ سینہٕ پامالِ عشق
دِتھ، ننگ و نام دِ کرِ تھکھ یَس جمالِ عشق

۹۔ عشقُن غم تَس سُند چھُ علی شمن بثبوت مُتے
روزِ ازل تَس یہ چھُ بوٗڈ بوگ دیُت مُتے

GHAZAL 3

1. Those desirous of thee find peace in sorrow, and pleasures and contentments of both the worlds are futile for them.

2. Those people are trapped in their love for thee; therefore they are not tempted by worldly impurities.

3. How could the fairies of paradise become so cheap unless one knows the secret of some distinctive feature of thy beauty.

4. Those birds of love would not take interest in worldly affairs unless they fly in skies looking for thee.

5. Thy lovers have come out of the gloom prevailing in sanctuaries and have settled on lofty skies.

6. When lovers come under His glowing canopy, they care not for His delicate gestures nor partake in other's sufferings.

7. Love has claimed and destroyed my life totally; the blanket of fame and the veil of pretentious have been torn to pierces.

8. O Beloved, Alaie is grateful to thee for the gloom of the fragrance of his love for thee because this wealth of thy fragrance, along with the flower of sorrow, came into existence right from the day of creation.

۴

۱. هر آن[27] جان کز غمش بروی رقم نیست — ندیمش در دو عالم جز عدم[28] نیست

۲. دلی کز درد او درمان نه سازد[29] — وجود او بمعنی جز عدم نیست

۳. جهان از عکس رویش گشته[30] روشن — اگر اکمه نه بیند هیچ غم نیست

۴. سری[31] کز سرّ معنی باخبر شد — در[32] و گنجایش شادی و غم نیست

۵. تو محرم نیستی محروم از آنی — ره نامحرمان اندر حرم نیست

۶. حجاب تست این هستی[33] موهوم — که هرگز نور با ظلمت بهم نیست

۷. چو در دریای وحدت گم نگشتی — از آنت دُرّ عرفان در شکم نیست

۸. چو بازار[34] چشم همت بستی از گل — مقرّ عزّ تو جز دست[35] جم نیست

۹. اگر فانی شوی در بحر توحید — عیان بینی که آنجا کیف و کم نیست

۱۰. بجز همت نیابی راه مقصود — همای همت آنجا متهم نیست

۱۱. علی چون همت عالی نداری
ترا کامی بخویش[36] لاجرم نیست.

۱۔ وہ شخص جو اُس کے غم سے سرشار نہیں' اُس کا دونوں دنیاؤں میں کوئی ساتھی نہیں ہے۔

۲۔ جو بھی دل اُس کے درد کو اپنے دردِ دل کا مُداوا نہیں بناتا اُس کا وجود نفی کے برابر ہے۔

۳۔ دنیا اس کے چہرے کے عکس سے روشن ہو گئی۔ اندھا اگر اُس کو دیکھ نہیں پاتا تو کیا غم۔

۴۔ جو بھی سَر (شخص) راز کے معنی سے بہرہ وَر ہوا' اُس کے لئے خوشی اور غم کوئی معنی نہیں رکھتے۔

۵۔ تم اگر محرم و آشنا نہیں ہو اور اس نعمت سے ناواقف ہو تو ناواقفوں کے لئے حرم میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۶۔ یہ موہوم زندگی تیرے لئے ایک پردہ ہے کیونکہ اُجالا اندھیرے کے ساتھ ہرگز میل نہیں کھاتا۔

۷۔ چونکہ تم دریائے وحدت کے شناور نہیں ہو اس لئے تمہارے اندر عرفان کے موتی نہیں پائے جاتے ہیں۔

۸۔ اگر تم باز کی طرح ہمت کی کمر باندھو' تو تمہاری جگہ تختِ جمشید کے علاوہ اور کہیں مقرر نہیں ہے۔

۹۔ اگر تم توحید کے سمندر میں فنا ہو جاؤ تو بے قیل و قال تم پر سب کچھ عیاں ہو جائیگا

۱۰۔ تم ہمت کے بغیر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ تمہاری ناکامی کا سبب تمہاری سستی ہو گی اور تقاضائے ہمت کی کوتاہی۔ اس بات کو کسی شاعر نے شعر کی زبان میں یوں ادا کیا ہے ؎

نہ شاخِ گل ہی اونچی ہے نہ دیوارِ چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

۱۱۔ علیؒ چونکہ تم عالی ہمت نہیں ہو اس لئے اُس کے کوچے سے تمہارا گذر ممکن نہیں۔

۱۔ ییمِس تَس جانِ جانٕس غم پھۆرمُت نہٕ   تَمِس دۄن عالمن منٛز کینٛہہ تۆرُت نہٕ

۲۔ دۆدُے یَس نہٕ بدردِ اد دل وجان   لُکھ تے آسنے تمی شُند چھُنہٕ جان

۳۔ جہانس جلوِ دِتھ چھُی سون ہمدم   وُچھِس نے کورِ مادر زاد کیٛاہ غم

۴۔ سراہ یُس از سرِ مانے باخبر گو   سُہ سراز شادی وغم بے خبر گو

۵۔ ژٕ محرم نے تۆوے گۆر بچھ ژٕ محرۄم   پَرِس ناو تھ گرس اندر پچھ موٗلوٗم

۶۔ یہ آسُن چون پانس کیٛت ژٕ یہ ٹھۆر چھے   گَگے ماستین شمتھ کرنۆزِ موٗز چھے

۷۔ ژٕ یہ دردری یاے وحدتھ نے دِتھ پان   تمی آسی دِنے کرتھ دُرِ عرفان

۸۔ سیٚن پاز اہ مٕہ وُچھ کُن کُن مٕہ بروالے   تُکھے جمشیدنے پیٹھ چھے بہنٕہ جاے

۹۔ فناگژھ بحرِ وحدت یُس فنا گو   سُہ روشن پاٹھی زانی کیٛاہ سنا گو

۱۰۔ ہمتھ ہارکھ تکھ نہٕ مطلباہ زاہ   ہمتھ کُر چھک بہ ہمتھ راژٕ ہو نژاہ

۱۱۔ شہٕ ہمدان بہ ہمتھ پھی علی شاہ۔
ہمتھ نے چھس لبی کر مطلباہ زاہ

GHAZAL 4

1. He who is not overwhelmed by love for Him, has no companion in both the worlds.

2. The heart that does not turn its pain for Him into a balm, has no existence.

3. The world became radiant by the exhibition of His face; What does it matter if the blind does not see Him.

4. He who comes to know the secrets of meaning, finds no value in happiness and sorrow;

5. If you're not acquainted with this secret and remained deprived of this feast, then there is no place for the unacquainted in the Kaba.

6. Transitory life of this world is a well for you and light is never identified with darkness.

7. Since you fail to recognise the Absolute, the pearls of knowledge are therefore not to found in you.

8. If you muster courage like that of a Hawk, then you're by all means entitled to the throne of King Jamsheed.

9. If you drown yourself in the sea of the Absolute, then revelation will visit you without any hesitation.

10. You can't reach your goal without fortitude. The main cause of your failure is sloth and lack of fortitude. The poet has rendered it as follows:

'The flower's twig is not so high,
nor the well of the garden for the nightingale;
Your lack of courage is out to ditch your luck.'

11. Ali, you're not courageous and can't therefore pass by His street

۵

۱. راحت ار خواهی بیا با دردِ او همراز شو
دولت ار جویی[۳۷] برو در عشقِ[۳۸] او جانباز شو

۲. سازِ راهِ عشق سر بازی و بدنامی بود
گر سرِ این[۳۹] راه داری در پیِ این ساز شو

۳. بر تن و جان چند لرزی چون خیزی[۴۰] ارزنی
صعوه با ارزن گذار و بر درش شهباز شو

۴. تا کی همچون زنان این راه و رسم و رنگ و بوی[۴۱]
راهِ مردان گیر[۴۲] و با صاحبدلان دمساز شو

۵. جان و تن بنداست و[۴۳] کفر و دین حجاب اندر رهش
جمله را برهم زن و با عشقِ او همراز[۴۴] شو

۶۔ چون زغن تا چند باشی بستۂ مردار تن
در ہوای صیدِ[5] جان یک لحظہ در پرواز شو

۷۔ باز اوجِ کبریائی ماندہ اندر دام کام
دام و دانہ بردر و خرم[6] بحضرت باز شو

۸۔ گر ہمای قاف قربی بالِ ہمت برکشا[7]
در فضای لامکان با قدسیان انباز شو

۹۔ قفلِ این در شد علائی و کلیدِ[8] آن نیاز
گر نیازی داری اینجا بر سرِ ناز شو

۱۔ اگر تم راحت کے خواہاں ہو تو آؤ اور اس کے درد کے ہمراز بن جاؤ۔ اگر تم دولت کے طالب ہو تو جاؤ اور اس کی محبت میں جان کی بازی لگا دو۔

۲۔ جانبازی اور بدنامی راہِ عشق کے ساماں ہیں اگر تم اس راستے کے مسافر ہو تو پوری تن دہی کے ساتھ اس ساز و ساماں کو فراہم کرنے میں لگ جاؤ۔

۳۔ کب تک کھنے میں پڑے رہو گے اگر تم اپنے جسم و جان کو سستے داموں بیچنا نہیں چاہتے تو مولے کی چال سے گذر کر اس کی دہلیز کے شہباز بن جاؤ۔

۴۔ کب تک رنڈیوں کے طور طریقے اپناتے رہو گے۔ رندوں کا راستہ اختیار کرو اور صاحب دل لوگوں کے ہمراہی بن جاؤ۔

۵۔ اُس کی راہ میں جسم و جاں ایک زنجیر اور کفر و دین ایک پردہ ہے۔ سب کچھ چھوڑ کر اس کے عشق میں کھو جاؤ۔

۶۔ تم چیل کی طرح کب تک مردوں پر گذارہ کرتے رہوگے۔ صیدِ روح و جان کی ہوس میں لمحہ بھر کے لیئے پرواز کرو۔

۷۔ تم اوجِ کبریا کے عنقا کی طرح جال میں پھنس گئے ہو۔ جال و دانہ چھوڑ دو اور دوبارہ حضرتِ محبوب کے ساتھ خوش و خرم رہو۔

۸۔ اگر تم کوہِ قاف کے عنقا ہو تو ہمت کے پر کھول دو اور لامکان کی فضا میں اُڑ کر فرشتوں کے ہمراہی بن جاؤ۔

۹۔ اے علائیؔ تو اُس دروازے کا تالا بن چکا ہے اور طلب اُس کی کلید ہے۔ اگر تمہیں ضرورت ہو تو تم تخت نشین ہو سکتے ہو۔

۱۔ یوٚد گژھی راحت وۄلو سۄپن ژٕ تمی سُند داد کٕر لد
یوٚد یژھکھ وۄلتھ گژھو در عشق او شب و روز وَد

۲۔ عشقٕچ سامانہٕ جان بازی تہٕ سر بازی پچھ بوز
ملی ہیہ بدنامی تہٕ پار آوِتھ ژٕ ییم سامانہٕ روز

۳۔ یَتھ زوٚس پانَس نکھ کوتاہ نہٕ موٚل اَتھ پٔشگہ پھوٚل
پٔشگہ پھوٚل تراوٕ پینژہٕ کانی پاز سُند پرواز تل

۴۔ کوٚت کالا گانہٕ نی ہندی پاٹھی ژھانڈکھ سیم و زر
زندٕ پانے' رٔنڈٕ نے' صاحب دِلن ہندی پاٹھی مر

۵۔ جان وَتَن سےَ کفرِ دِین اَتھ وَتہٕ اَنْدَر ٹھوٗر ژِیہٕ چھی
عاشقےَ چھُک ساٚری بےٚ برُبادوٗن چھےَ کاس دِ ی

۶۔ گاٚنزٕ ہِنْدی پاٚٹھِن کھسوان موٚ ردار تَن چھُک گوکھ خار
تُل وُڈُو بر آسمان شَہبازٕ کر جانگُ ـــــ ژِشکار

۷۔ چھُک تھدِ آلیُگ ژٕ پاٚزا چھُےژِیہٕ موٚ ٹھُت آشیان
والہٕ واٚشی ژَ ٹھ تہٕ داشاہ کَڈ، مُکان کَر لامکان

۸۔ رازٕ ہوٗنزے لامکانُک چھُک تہٕ مالیُن یاد یاد
لامَکانَس پیٹھ مَکان کُر کاوِنے اَنْدر مےٚ راو

۹۔ دِتھ چھُہ دَروازٕ سُیُن مُت شاہمدانَس وَوسِتھےُ
لیُں بَزاٚری گو علی ساٚ ہو سُہ پیٹھ تخنَس کھوٚتےُ

GHAZAL 5

1. If you crave rest, then come and be a secret-sharer of suffering, If you want wealth, then go and stake your life for His love.

2. Sacrificing your life and notoriety earned thereof are the means of sustenance in the journey of love. If you're a traveller in this journey, then do everything possible to guarantee these means.

3. How long will you remain reckless? If you do not wish to sell your body and soul cheaply, then leave behind your chameleon-like style and be a hawk to embrass His threshold.

4. How long will you follow the style of prostitutes? Adopt the path of the liberated and be a companion of the generous.

5. Your soul and body is a stumbling block in your way to Him and heresy and faith a veil. Give us everything and dissolve yourself in Him.

6. Like a vulture, how long will you feed on carcasses? Fly higher for a moment to save your soul.

7. You're a bird and still trapped in the cage of hubris. Leave behind the cage and live again happily with your Beloved.

8. If you're a phantom bird of Mount Qaff, then unfold your wings and fly higher and higher to enter the infinite in order to be an accomplice of angels.

9. O Alaie, the lock is ready for His door and only your quest is its key. You can sit on the throne provided you've the urge to do so.

٦

۱. گر آتشِ فراقش با صبر یار بودی — اندوه اشتیاقش در دیده خار بودی

۲. در[49] لحظه خیالش غایب شدی ز دیده — جان جامه چاک کردی دل بیقرار بودی

۳. ور از شعاع حُسنش عکسی ظهور کردی[50] — از هر طرف[51] هزاران جانش نثار بودی

۴. چون حلقه بر درش دل با ضرب میش کردی — گر از درش ببازی[52] وامُیدوار بودی[53]

۵. از روضهٔ وصالش بوئی بجان رسیدی — دریای شوقِ او[54] را گر خود کنار بودی

۶. گبرِ هزار ساله گر بوی او شمیدی[55] — در جمع سالکانش او مردِ کار[56] بودی

۷. روی زمین به پهلو[57] گردیدمی ز شادی — گر در جناب قربش[58] امُید وار بودی

۸. طغرای عزِ عاشق از چرخ[59] در گذشتی — در خیل[60] کشتگانش گر در شمار بودی

۹. صد جان علی به هر دم کردی نثارِ راهش
گرنه جلالتش را زان[61] تحفه عار بودی

۱۔ کاش کہ فراقِ یار میرے ہم آغوش ہوتا اور اُس کے اشتیاق کا غم آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا۔

۲۔ اور اگر اُس کا خیال لمحہ بھر کے لئے بھی نظروں سے اوجھل ہو جائے تو قلب و جان بے چین و بیقرار ہو جائیں۔

۳۔ اور اگر اُس کے جمال کی کرن کا ذرا سا بھی عکس ظاہر ہو جائے تو ہر طرف سے ہزاروں جانیں اُس پر نثار ہو جائیں۔

۴۔ اگر تم اپنے دل کو حلقہ کی طرح اُس کے در سے باندھ لیتے تو امید کی کرن تمہارے دل میں موجزن ہوتی۔

۵۔ کاش کہ تم اُس کے دریائے شوق سے ہمکنار ہوتے تو تم کو اُس کے گلشنِ وصال کی مہک نصیب ہوتی۔

۶۔ ہزار سالہ کافر بھی اگر اُس کی مہک سونگھ لے تو وہ بھی اُس کے سالکوں کا رہنما بن جائے۔

۷۔ اگر اُس کے قرب و وصل کی تمنّا پوری ہو جاتی تو میں فرطِ مسرت سے پھولے نہ سماتا۔

۸۔ اگر تمہارا شمار عاشقوں کے کارواں میں ہوتا تو تمہاری عزت و جاہ کی شہرت آسمانوں سے بھی بلند ہوتی۔

۹۔ اگر یہ تحفہ اس کے جلال کے شایانِ شان ہوتا تو علیؔ اس کی راہ میں ایسی سینکڑوں جانیں قربان کر دیتا۔

۱۔ مبرٕ تہٕ عشقہٕ تارس اکھ دانہٕ نوٗد ٹھان پچھے

پتزی چھہ شوقہٕ خارس گلزار بے ژٹان پچھے

۲۔ یوٗدوے سہٕ عاشقن نشہٕ اکھ ساتھاہ کمٹی پان

لولوٗژلی سہٕ جامن ہوٗ لوٗیچی دل دبان

۳۔ یوٗدوے سہٕ اکھ پرٕ لواہش ازحسنِ خویش ژادی

ساکن فدایئن جان آنس اندرٕ سہٕ بادی

۴۔ دروازے کرکی پاٹھی دل بردرش نشری کیاہ

اندر اژنہٕ کے نادیوٗد تس کنن اژی زاہ

۵۔ مشکس تہٕ تمی بسندس ماشاقتنی چھہ کانہٕ براتھ

دریاے عشقے دونت بلکل بسِ نہٕ تتھ اتھ

۶۔ یوٗد سا بہٕ دانسوٗ تہٕ کافراز عشقِ ادبیی بوے

گوسالکن سہٕ اندر کامل تہٕ مردِ خودش خوے

۷۔ شوٗ بسم زردی شادی پیٹھ عالمس ژژن میہ

یوٗد بوزِ لوٗ غم مادر بار بے اژن میہ

۸۔ از آسمان تہٕ گرٕ مِتے تھوٗد آسم پچکو چاو

باکشتگان تہٕ نیوٗ کھمت یوٗد آبہٕ میوں تہٕ ناد

۹۔ ہتھ جان تہٕ شاہ ہمدان وندس چھہ جان بیرٕ چھنے

اتھ ڈالہٕ ذوالجلالس وچھ وچھ چھہ مندہٕ چھانی

GHAZAL 6

1. Were I to meet my separation from the Beloved with forbearance and were the sorrow of my quest for Him to pierce my eyes like a thorn.

2. Let restlessness invade my heart and soul if my mind banishes Him even for a moment.

3. Were just a single glimpse of His beauty to expose itself, then thousands of lives would be sacrificed.

4. Were I to tie my heart to His gate, then it would jump with hope like a tidal wave.

5. Were I merge with His river of love I would feel the fragrance of union with Him.

6. Were the stubborn atheist to feel His fragrance, then he would turn into the leader of the questers.

7. Were my union with Him enacted, then I would be happy without bounds.

8. Were I to be counted amongst the lovers, then the fame of my privileged status would defy the skies.

9. Were this gift to match His greatness, Ali would sacrifice to Him hundreds of such lives.

۷

۱. عارفان[۶۲] سرِّ خطاب از کُه و صحرا شنوند — رمزِ پُرشور و شتاب از کفِ[۶۳] دریا شنوند

۲. حرفِ مُذلّانِ قضا از سرِّ[۶۴] یاسین خوانند — رازِ اسرارِ قدر از دلِ طٰہٰ شنوند

۳. شمّه‌ای سوزِ غمش در دل آتش بینند — بوی لطفش ز دم ارنب و نکبا شنوند

۴. هر کرا آه جهان سوز بر آرند ز جان — ربِّ سلّم همه از گنبدِ خضرا شنوند

۵. در ملاحگهِ عشاق که دیوانِ قضاست — پاکیِ یوسفِ جان را ز زلیخا شنوند

۶. مصرِ دل را چون ز فرعونِ هوا پاک کنند — صدقِ موسیٰ و بدیٰ از یدِ بیضا شنوند

۷. قدسیان کوسِ[۶۵] اطیعوا اللّٰه بر جان[۶۶] کوبند — از دل و نفس سمعنا و اطعنا شنوند

۸. بندِ ای کرمش کرده جهان[۶۷] را مسرور — چون ز آثارِ وفا شکرِ مُوَفّا شنوند

۹. سِدِّ این راه علائی است اگر برخیزد
صوتِ تسبیحِ وی از معجزهٔ صما شنوند

۱۔ عارف لوگ کوہ و دشت سے اُس کے راز و نیاز کی باتیں سُنتے ہیں اور ان کو پُر شور و شتاب دریا سے رموز سنائی دیتے ہیں۔

۲۔ عاشق لوگ قضا و قدر کی باتیں سورہ یٰسین میں دیکھتے ہیں اور اُس کی قدرت کے رموز وہ سورہ طٰہٰ سے سنتے ہیں۔

۳۔ اُس کے سوزِ غم کی ذرا سی جھلک بھی اُن کے قلب و جگر کو تڑپا سکتی ہے اور اُس کے لُطف کی مہک اُن کو اپنے اطراف و اکناف میں محسوس ہوتی ہے

۴۔ ذاتِ باری عاشقوں کی جہاں سوز آہیں گنبدِ خضرا سے ہر وقت سُنتا رہتا ہے۔

۵۔ عاشقوں کی ملامت گاہ یعنی پروردِگار کی عدالت میں یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی زلیخا کی زبانی سُنی جا سکتی ہے۔

۶۔ دل کے شہر کو جب فرعونی لالچ سے پاک کیا جاتا ہے تو موسیٰؑ کی ہدایت و صداقت کے کرشموں سے راہِ حق اور صداقت کی رہنمائی ہوتی ہے۔

۷۔ پاک لوگ جان پر کھیل کر "اطیعو اللہ" کا نقارہ بجاتے ہیں اور "سمعنا و اطعنا" گوشِ دل سے سُنتے ہیں۔

۸۔ اپنے محبوب کی ایک ہی پکار پر اُس نے اپنے کرم کے دروازے دنیا پر کھول دیے کیونکہ وفاؤں کا بدلا دینے والا ہمیشہ کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔

۹۔ اِس راہ کی رُکاوٹ علائی ہے اگر یہ اُس راستے سے ہٹ جائے تو اُس کی تسبیح کی آواز "صخرہ صما" سے بھی سُنی جا سکتی ہے۔

("صخرہ صما" اُس پتھر کو کہتے ہیں جو بیت المقدس میں ہوا میں معلق ہے)

۱. عارفو صاحب حالو کوہ آلو بوزے — آبہ شورو نشہ مطلب وُنہ بالو بوزے

۲. ستر یاسین پچھکھ موکوم ڈیکہ لاگتھ تے کوس — مانئے سورہ طٰہٰ ظاہر یوّدرت اوس

۳. عشقہ نارن ترشہ راہ اکھ نار اندر لوب ہے — کرگیہ گوشن بوی تمی ہنز نشہ وادن لبہ ہے

۴. نار دودمت نار یا متھ پگی مہ ہیر ترادان — زالہ ناوان فلکن تے نالہ ملکن دیاوان

۵. یوسف جان بہ ملامتھ ترھایہ ہیتھ بیلیہ رذن — شاہدی پاکی ہنز تم زلیخا بوزن

۶. مصر دِلین دوکھ کوّرہے نشہ فرعونس دوُر — صدق موسی ڈیوٗ ٹھہے تے ید بیضا ہک نوُر

۷. قدریو وا ایو لقا رای فو رمانی پالو — نفس ودل جنگل یوانی بوزتھے کلہ بون والو

۸. نو بچہ ابنام الاہی تہ بشارتھ ہیتھ آے — عالمس کر کہہ خوشی تہ بہ خوشی تم بینیہ درائے

۹. شہر ہمدان بیتہ گوٹھور چھنہ وتھی تھے مہ گرتھان
کن دِ ذکر فکر سان وچھ نلہ پل تے چھُ وزان

GHAZAL 7.

1. The knowers hear His secret voices from distant mountains and deserts and the turbulent river reveals mysteries to them.

2. His lovers look up for their rising and falling fortunes in Sura "Yaseen" and for mysteries in Sura "Teha".

3. A glimpse of their sorrow's burning caused by separation from Him makes them restless and the delight of union with Him is felt everywhere.

4. God always hears the world-shaking cries of His lover from the dome of kidar.

5. Condemnation of His lovers can best be judged by Zulaikha's narrating Jesoph's tale of piety in the Divine Court of Justice.

6. When the city of heart is purged of phareaic temptations, then the miracles of Moses guide the way to truth and reality.

7. Pious people lay down their lives to trumpet their obedience to the Almighty and hear and follow His Command wholeheartedly.

8. A single cry by His lover led Him to open the gates of benevolence and He rewards obedience many times over.

9. The only hindrance in this path is Alaie himself. If he is removed, then the counting of beads could be heard on Sakhre-Sama.[1]

۸

۱. از نغماتِ قدم حضرت اسما کشود — وز نسماتِ کرم صورت اشیا نمود

۲. مہرِ محبت نہاد بر دلِ اہلِ وفا — داغِ ارادت کشید بر رخِ گبر و جہود

۳. خاک سر کوی او شاہ و گدا و امیر — آئینہ روی او کون و مکان و وجود

۴. سابقۂ فضلِ او منظرِ نوح و خلیل — صاعقۂ قہرِ او مہلکِ عاد و ثمود

۵. مور و مگس شیرہا دیدہ درین پردہ ہا — مرغ و دد و وحوش و طیور جملہ صفوف وجود

۶. کاتبِ حکمت کشید خط حروفِ حدوث — شحنۂ غیرت لپیٹ صورتِ بود و نبود

۷. قطرہ بدریا شدہ مطلق بجا شدہ — بحرِ محیطِ قدم قید شدہ در حدود

۸. شرحِ از بارِ ما پردۂ پندارِ ما — ہر کہ ازین پردہ رست گوی سعادت بود

۹. دیدہ علائی عیان بر ورقِ کائنات
جملہ ذراتِ کون پیشِ رخش در سجود

○

۱۔ اُس کے جلوۂ پُرنور سے اسما کا ظہور ہوا اور اُس کے کرم کی ٹھنڈی ہواؤں سے اشیار کی صورت گری ہوئی۔

۲۔ اہلِ وفا کے دِلوں پر اُس نے مہرِ محبت ثبت کر دی اور گبرو ترسا دونوں داغدارِ ارادت ٹھہرے۔

۳۔ شاہ و گدا اور امیر و فقیر اُسی کے کوچے کی خاک ہیں اور پوری کائنات اُس کے سامنے ایک آئینے کی مانند ہے۔

۴۔ حضرتِ نوحؑ اور حضرتِ خلیلؑ اُسی کے فضل و کرم کے کرشمے ہیں اور عاد و ثمود کی ہلاکت بھی اُسی کا قہر ہے۔

۵۔ ان پردوں میں مور و مگس، شیر اور چرند و پرند سب کے سب قطار در قطار موجود ہیں۔

۶۔ حکمت کے کاتب نے تخلیقِ کائنات کے حروف تحریر کیے، خواہ عزت کا کوتوال اس صورت کے پسِ پردہ تھا یا نہ تھا۔

۷۔ قطرہ دریا میں جاگزین ہو گیا اور بحرِ محیط کی روانی بھی حدود میں مقیّد ہو گئی۔

۸۔ ہماری بدبختی کا سبب ہماری اپنی ناسمجھی ہے جو کوئی اس پردے سے باہر نکلا تو یہ سمجھو کہ خوش بختی اُسی نے چھین لی۔

۹۔ علائی نے کائنات کے اوراق پر ذرّے ذرّے کو سر بسجود دیکھا ہے۔

○

۱. اوس گٔنڑتھ کُن تہٕ زوٗن پرٕدٕ ڈٔنٛتھ دزاو نوٗن

باطناظ آہر سٕپُن روح تہٕ مو کھ بنیوٗن تہٕ بشیوٗن

۲. پھو کھ دِتُن باغس پھُلٕ گُل تہٕ پھُلے دُچھٕ بُلبُلے

ژٕھمُن تٕمس برٕ تہٕ تٔلے اوس پنہان بلکلے

۳. برانٛدِچ مێشر چھِہ اَتہٕ سٲری شاہ سٲری گدا

چھمُ گٔتے چھمُ بروٕتے آیینہٕ ذاتٕ خودا

۴. مو کھ دِوان نوح ؑ و خلیل ؑ ہاوٕ نے یامتھ جمال

گالِنے عاد و ثمود تٕ تھٕ پھوان ہاوان جلال

۵. نارٕ کوندا اُتی بیٚمِس عشقٕ بازَن پچھے دٕہَن

مور و مارن آدمن جانٕہ وارَن تٕے ہٕہَن

۶. کاتبِ حکمت گُدٲن یتھ پچہ کم کم خط و خال

صفحہٕ پے کراوان صفاغار تہٕ کٔے کوتوال

۷. قطرٕ بٔدرِ یاہ ہیوٗمت ہوٚٹ پتے گُمگٕ تھٔے گومت

یُہٕ عجب بحرِ محیط پچھے بنٛبوٗدم پیتھ پچومت

۸. پٔتھ گٔرٕ حسن ادبار ساینیو سون ٹھوٗر پنٛدار سون

دوٗر ییٚمی یوٚت ٹھوٗر کوٚرُے رٔت تٕمِس مٕے بانہٕ زوٗن

۹. شاہِ ہمدانَن نظر کٔر ییٚلہِ دون عالمَن

سجدٕ دِتھ ہرکانٛہہ ذرٕ تَس گٔے ڈیٚو شمن ہمن

GHAZAL 8

1. His radiant appearance inscribed itself on all things and the cool winds of His benevolence gave shape to the world.

2. He hath put His stamp on the hearts of devotees and stigmatized the Christian and the fire-worshipper for having treacherous intent.

3. King and slaves and rich and poor are the dust of His streets and the whole universe is like a mirror before Him.

4. Noah and Khalil are the charisma of His benevolence and greatness, and the death of AAd and Samoon the result of His wrath.

5. Among other creatures he created, including the peacock, honeybee, lion cattle and birds; they all follow their individual modes of existence.

6. Whether or not there was any motivating force, the Calligrapher of wisdom Himself wrote the alphabet of the creation of the universe.

7. A drop (of water) merges with the river and even the boundless sea comes within His compass.

8. Our misfortune springs mainly from our foolishness. He who realises this can consider himself lucky.

9. The book of the universe has revealed to Alaie that every particle in it is lying prostrate in prayer.

۹

۱. رندان جانفشان که قدم در فنا زنند   بر خوان دردِ هجر[78] صلای عنا زنند

۲. از آبِ دیده غسل کنند و بطور دل   از سرّ عشق[79] ناله فاغفر لنا زنند

۳. از شرِّ دیو طمع کنند التجا بدوست   تیرِ نیاز بر هدفِ عافنا زنند

۴. چون شسته اند لوحِ دل از ظلمتِ حدوث   در درسِ غیب نعرهٔ فاکتب[80] لنا زنند

۵. مستان جامِ شوق که در مجلسِ شهود   در استزادِ آن دم اتمم لنا زنند

۶. از مدینِ وفا چو به شهر[81] صفا رسند   بر صخرهٔ قبول کرم ربنا[82] زنند

۷. در سیرِ سرّ[83] عالم به منتهای عشق   گامِ نخست بر سرِ این تنگنا زنند

۸. چون در ریاضِ انس شرابِ بقا چشید[84]   خوش تیغ ترک بر رخِ دار الفنا زنند

۹. با داغِ مفلسی چو علائی خیام عمر[85]
بر سدرهٔ[86] قناعت اوج غنا زنند

۱۔ جانِ نثار رِند جب مقامِ فنا میں قدم رکھتے ہیں تو وہ درد و ہجر کے دسترخوان پر تکالیف اور دشواریوں کو دعوت دیتے ہیں۔

۲۔ عشاق آنسوؤں سے غسل کرتے ہیں اور صمیمِ قلب سے نالۂ "فاغفر لنا" میں محو ہوتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنے محبوب سے نفسِ عمارہ سے پناہ کی خاطر التجا کرتے ہیں اور ان کے تیرِ نیاز کا ہدف "عافنا" ہوتا ہے۔

۴۔ جب وہ دنیا کی ظلمت سے لوحِ دل کو دھو ڈالتے ہیں تو درگہِ غیب سے "فاکتب لنا" کا نعرہ اُن کے قلوب سے موجزن ہوتا ہے۔

۵۔ شہود کی مجلس میں جامِ شوق کے متوالے ہنسی مذاق میں "اتمم لنا" کا نعرہ لگاتے ہیں۔

۶۔ جب وہ وفا کے شہر سے نکل کر شہرِ "صفا" میں پہنچتے ہیں تو "صخرۂ قبول" پر "کرم ربنا" کی دُعا مانگتے ہیں۔

۷۔ عشق کی انتہا سے کائنات کا راز جاننے کے لئے عشاق کا پہلا کام خود اپنے وجود میں قدم رکھنا ہوتا ہے۔

۸۔ جب وہ گلستانِ محبت میں شرابِ بقا کا مزا چکھتے ہیں تو وہ فرطِ مسرت کی تلوار کو دارالفنا سے ٹکراتے نظر آتے ہیں۔

۹۔ علائیؔ نے جب عمر خیامؔ کی طرح مفلسی کے داغ جھیلے تبھی جا کر وہ سدرۂ قناعت کی بلندی پر فائز ہوا۔

۱۔ جان بازن ہندے چھُ مرُن زِندٕ پانٕ جان
دادِن دوٕ کھن ہندے چھُ تمن نیا منگ یہِ خان

۲۔ اَشہِ وانہٕ مستی سِزان گرَن تہٕ گژھن خجِل
سِرِ ظاہرِ سےُ پن تہٕ وَدن تمِ بطورِ دِل

۳۔ یآری چھِ تمِ منگان تہٕ بزآری کران دِلہِ
"زِچھ یارِ بازِ زِ دیوِ طبیعتھ چھُ زلزلہِ"

۴۔ تمیٚ لوچ دِل چھیٚلتھ کوٚڈے ماسِوائے کھیا
"فاصفح لن" دنان تِمس ژاڑ ہال پھیا

۵۔ مستانٕ "خودا" چھِ "دماہ یا خُدا" جام چوکھ
"اتمم لنا" وَنان چھِ سبٹھاہ ذوق و شوق گوکھ

۶۔ ازمُدیِن وفا چھِ بہ شہرِ صفا ژلان
تیٚلہِ خآر پھُلی منگان ییلہِ نیلہٕ پل تلان

۷۔ یامتھ بہ ملکِ عشق و موجتھ یکن ہینے
موردار بے گُشیف ژھو ژُن لتھ گوڈے دِنے

۸۔ یا فُرچو کھ وار کارِ بدار القرار موے
دار الفنا بے پیٹھ ترٚوار مآر ہیے

۹۔ یامتھ علی شہن تہٕ ہزرتے گزر ہنیوٚ تھکھ
بر سدرہٕ قناعت و دولتِ قدم دِتھکھ

۱۔ تلوار

GHAZAL 9

1. When sacrificial lovers land in the realm of annihilation, they gladly incur difficulties to heighten the effect of pain of separation from their Beloved.

2. Lovers wash themselves with their own tears and wholeheartedly get lost in chanting the song of salvation.

3. They request their Beloved to rid them of lusty pursuits, and the target of the arrow of humility ensures their forgiveness by Him.

4. When they cease to be led away by worldly tyrannies, their hearts throb with the shouts of acceptance coming from the unknown.

5. In the company of martyrs, the sacrificial gladly raise the slogan of complete dissolution.

6. When they come out of the city of the obedient and enter the city of pious souls, they reach a particular stage wherefrom they pray for His kindness.

7. In order to know mysteries of the universe through extremity of love, the lovers first of all probe into the depths of their ownselves.

8. When they taste the wing of immortality in the garden of love, they wield sword of bliss to invade the world of mortality.

9. It was only when Alaie, like Omer Khayam, tolerated the stigma of poverty that he could be placed on the summit of spiritual bliss.

۱۰

۱. نقابِ غنچه[87] اگر یکدم زروی خود بر اندازی

هزاران بیدل از هر سو در آیند در سر اندازی

۲. زیک پیچِ سرِ زلفت[88] دو عالم گشت[89] عنبربوی

اگر آن پیچ بگشائی ثمن بر عنبر اندازی

۳. ز رموزِ[90] جلوهٔ حُسنت[91] غبار از غیر[92] شد ظاهر

گر از غیرت کُنی غمزه غبار از ره بر اندازی -

۴. غبارِ غیر و کفر[93] و دین طلسم گنج معنی شُد

طلسم[94] گنج کی مانَد چو زلف از رُخ بر اندازی

۵. ز ظلِّ[95] ظلمتِ صورت شوم[96] بر مسندِ معنی

گر از راهِ کرم یکدم[97] خورم در خاور اندازی

۶. صدای موکبِ عزّت نگنجد در همه عالم

کرم یکره بدشتای عنایت بر سر[98] اندازی

۷۔ کرام عالمِ علوی نوای رِفعتم گیرند
اگر یک نقطہ از نامم[99] رقم بر دفتر اندازی

۸۔ جنان زندانِ من گردد گرت یکدم نہ بیند دل[100]
نعیم جان شود دوزخ گرت[101] غم در سر اندازی

۹۔ علی با دردِ دل عمری مقیمِ خاکِ این در شد
مگر از داروی لطفش دوائی در خور[102] اندازی

۱۔ اگر تو نقابِ غیر کو اپنے چہرے سے یکایک ہٹا دے تو ہر طرف سے ہزاروں عاشق تیرے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔

۲۔ تمہاری زلف کے صرف ایک خم سے دونوں عالم معطر ہو گئے اور اگر تو اس بل کو کھول دے تو دونوں عالم سراپا خوشبو ہو جائیں گے۔

۳۔ تیرے جلوۂ حسن کے سوز سے اغیار کا غبارِ دل ظاہر ہوا ہے۔ تم اگر غیرتِ غمزہ سے کام لو تو اس غبارِ راہ کو مٹا سکتے ہو۔

۴۔ غبارِ غیر اور کفر و دین طلسم کا خزانہ بن چکا ہے۔ تم اگر اپنے چہرے سے نقابِ زلف ہٹا لو تو خزانے کا یہ طلسم کہاں ٹک پائے گا۔

۵۔ تم اگر اپنے کرم سے مشرق کے سورج کی طرح جلوہ افروز ہو جاؤ تو میں بحرِ ظلمات سے نکل کر کنارے لگ سکتا ہوں۔

۶۔ تم اگر اپنے لطف و کرم سے مجھے دلگداز بھی دو تو میں خوشی سے پھولے نہ سماؤں گا۔

۷۔ اے محبوب اگر تم میرے نام کے ایک حرف کو بھی اپنے ہاں جگہ دے دو تو آسمانوں کے فرشتے بھی میری علمداری کے لیے اتر آئیں گے۔

۸۔ میں اگر لمحہ بھر کے لئے تمہیں نہ دیکھ پاؤں تو جنت بھی میرے لئے ایک قید خانہ بن جائے گی۔
اگر تم مجھے اپنی فکر میں نہ گھیر لو تو یہ جانِ عزیز جہنم بن جائے گی۔

۹۔ علیؔ تم کو اپنا دردِ دل لیے اس در کی خاک کا مقیم ہوئے ایک عمر ہو چکی ہے۔
لیکن کیا تم اس کے داروئے التفات سے اپنے زخموں کی دوا حاصل کر پائے ہو؟

۱۔ سہٕ دِلبَر بُرقہٕ یوٗد تراوِی تہٕ ہاوِی جمالِ خاص
ہیٚیی جان عاشقَن تہٕ مارناوِی ساسہٕ نِہ ہنٛد ساس

۲۔ وُہرِ تھ زُلفہٕ گَنٛڈ ہوٗون گژِھ دِدن عالمن گرٛوُن
ہیٚیی پرٛاگاش یوٗد وَے واش گَنٛڈِ تھے کاکُلاہ ہوٗون

۳۔ دِکھے ژھونٛڈاتھ ماشوٗقو مو کھو کِنہٕ ہاوِناوِ کھ پان
پکھے زَن غارَس غارَن مِیٚژرے سٕتیٚن کَرِکھ یِژان

۴۔ یہ کرٛاڈکل کُفرِ دِتھ ہیچ چھے خَزانس پیٹھ طِلسما ہیٚتھو
مو گژھے ہاوِ کھ عیان بِہنم ہوالله ہو ہوالله

۵۔ گژھے مہٕ سوزِتھ کاسکھ بہٕ مانے آسہٕ مَسنَد میٚون
گَنٛڈِ ہم سرِ شرقہٕ چلِنے ژہِ ہم یوٗد آفتابَس گرٛوُن

۶۔ بُنے بوٗز خوٗشی یارو گرٛکھے ژھ قہرِ ربّانی
پکھے زارکھ مہٕ دِلدارو مہٕ بڈِ چھم سوٗے مہربانی

۷۔ عملدٲری جلوٗ دٲری کَرِن ہِن میٚہ مُلکھ چھ آئی

لیکھا کھ میٚہ دَفتَرَس اَنٛدَر کَرکھ یوٗد میٚہ مہربٲنی

۸۔ گژھم جَنَتَس میٚہ دوزُخ ہیٚنٛو وُچھِن آسم یِہ مو کُنہٕ چھُونے

پیٚٹھی زَن دوزخَس غَم چُونے میٚہ دوزُخ جنتھاہ زونے

۹۔ شَہ ہمدان بَرَس چانِس بیٹھی ژاران گوٗمت لوٗرے

رَوا کَرتَس ہمہ حاجتھ دِ دادِن ژٕمی سنٛدِن دارُوے

CHAZAL 10

1. If thee remove the veil of deception from thy face once and for ever, then lovers in thousands will fall prostrate before thee.

2. A single lock of thy hair has made both the worlds fragrant and if thou unlock it, then both the worlds will be awash with fragrance.

3. The exhibition of thy beauty has exposed the heavy-hearted and if one were to show unflagging courage, then this heaviness would evaporate.

4. Extrangement, heresy and faith have become a treasure house of mesmerism. If thou remove the veil of hair from thy face, then this mesmerism will not hold on.

5. If thou appear like the growing sun in the East, then because of thy infinite benevolence, the troubled waters of the sea would carry me to the shore.

6. Even if thou rebuke me with thy kindness and benevolence, my happiness will still be boundless.

7. O Beloved, were thee to give cognizance to a single letter of my name, then angels of both the worlds would descend to carry my flag.

8. If I fail to see thee even for a single moment, then paradise will turn into a prison for me; if thou do not constantly bless me, then my dear life will become a hell in itself.

9. Ali, with your aching heart you've spent your whole life at His door in the hope that His balm of benevolence will ultimately heal up your wounds.

۱۱

۱. دلی را کز غمِ[103] عشقش سرِ مویی خبر باشد ... ز تشریفِ بلای دوست در روی صد اثر باشد
۲. کسی کز غمزهٔ جنبش[104] چو زلفِ او پریشان شد ... ز نام و ننگ و کفر و دین بکلّی بی خبر باشد
۳. بتی کز نازکیِ طبعش ملول است از گلِ سوری[105] ... میانِ آتشِ جانم مدامش[106] چون مقر باشد
۴. تو در گلشن طمع داری که شاهت همنشین گردد ... کجا آن فرِ سلطان را درین گلشن گذر باشد
۵. گدائی را که با سلطانِ بی همتا بود سودا ... دلش پیوسته ریش و عیش تلخ و دیده تر باشد
۶. سلامت جوی محرومی ز ذوقِ منصبِ شاهی ... سریرِ ملک[107] آن یابد که عزمش پرخطر باشد
۷. کی از پیمودنِ آفاق این دولت شود حاصل ... کسی را زیبد این معنی کش[108] اندر خود سفر باشد
۸. کسی از سرّ این معنی بگفت و گو نشد آگه ... که از پیمودنِ دریا تحیر بیشتر باشد
۹. علی گوهر کسی یابد[109] که او از سر قدم سازد
کی افتد گوهرِ معنی ترا گر قدرِ سر باشد

۱۔ جس کسی کے دل میں اُسکے غم کا جسقدر احساس ہوا اُس سے صد گنا زیادہ دوست کے مغموم ہونے کا اُس پر اثر ہوتا ہے۔

۲۔ اُسکے حسن کی رعنائیوں سے جو کوئی بھی پراگندہ ہوا وہ ننگ و ناموس اور کفر و دین دونوں سے کاملاً بے بہرہ رہا۔

۳۔ میرا محبوب اسقدر نازک مزاج ہے کہ پھول کی پتی سے بھی اُسے رنج پہنچ سکتا ہے۔ اُس نے میرے دل میں ہمیشہ کے لئے گھر کر لیا ہے۔

۴۔ تمہاری یہ آرزو کہ تمہارا محبوب تمہارے دل میں گھر کرلے لیکن وہ اسقدر پر شکوہ و پُر جلال ہے کہ اس حقیر راستے سے اُسکا گذر ممکن ہی نہیں۔

۵۔ جس کسی بھی سوالی کے اندر اس بے مثال بادشاہ کی طلب جاگزین ہو جائے اُسکا دل ہمیشہ زخمی، مُنہ کڑوا اور آنکھیں اُسکی یاد میں اشکبار رہتی ہیں۔

۶۔ تم منصبِ شاہی کے ذوق سے محروم ہو، سلامتی تلاش کرو۔ تختِ سلطنت وہی حاصل کرتا ہے جس کے عزائم پُر خطر ہوں۔

۷۔ دنیا کی خاک چھاننے سے یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ دولت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اپنے وجود کی سیر کرتا ہے۔

۸۔ بحث و مباحث اور گفتگو سے یہ راز حاصل نہیں ہو سکتا اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے دریا پار کرنے سے حیرت و حیرانگی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

۹۔ اے علی، ہیرے اور موتی اُنہی کو ملتے ہیں جو اس راہ میں سر کے بل چل سکے اور اگر تم کو سر بچانے کی پڑی ہے تو گوہرِ معانی تمہارے ہاتھ کیسے آئیں گے۔

۱. ییمس اکہ ہے دِلس تمی سُند ذرا اکھ دہ کھ تہ دود مے پیو
دِلس ڈوکھ میٚہر جانانن رودی خِس تس ہتہ نشا نے گو

۲. ییمس تمی غمزٕ کی رمزن اُنن زُلفن پریشانی
سُہ نام ونگ و کُفر و دین و ایمان کینہہ نو زانی

۳. وَنے کیاہ دلبرس میانس گُل سوری ستانی چھو
دِمن کرہیی تس زُوشہ کوزم نارِ منقل پیو

۴. ژرینہ گُمن کرمتری چھیہ جاے سہ شہنشاہ پچھے بے پرواے
خیالے خام ین تمی سُند چھہ گُلشن پادشاہن جاے

۵. گداہس یُس تمس سُلطانہ سنز پیمبر چھی یی پچھے
زِہر تس زندگی دِل وآدی لذتہ اُچھ وَدِو ونہ پچھے

۶. ژِ ژھانڈان رنجہِ رُوستے جاہ و گنج منصب شاہی
خطر ہن دِل بہ سینتھ ونی ژرینہ چھیہ دَو لتھ اگر خاہی

۷. بر بر پھیرنہ سیتن یہ دَولتھ زاہ ونے نہ بوز
ہیتھ کر پھیرنا ہیو جایہ اگر ہے دار بر دِتھ روز

۸. ژِ آخر بر پرنہ ستین ندانی ستر این معنیٰ
ژھنڈن دری یا چھہ جار آنی رٹن آگر پھکھے دانا

۹. علی شاہو بکھ گوہر دِ ڈنگا کر قدم از سر
ژوس گنڈن چھو یس کھوژی کوڑے تمی دُر مانے کر

GHAZAL 11

1. The intensity of sadness caused to a commoner by his separations from Him, proves a hundred times more painful for he who loves Him.

2. He who fails to take advantage of His beauty's exhibition, remains barren and unaware of both heresy and faith.

3. My Beloved has so delicate a temperament that even a petal can annoy Him; therefore he has occupied my heart for ever.

4. Your wish that the Beloved should possess your heart will remain unfulfilled because He is so enviable and grandiose that it is impossible for Him to possess so cheap a thing.

5. He who displays a quest for the possession of this matchless king will get a broken heart, bitter mouth and tearful eyes by way of recompense.

6. If you're deprived of the quest for a king's status, then find security for yourself. He along can secure a King's throne whose determination does not bend under pressure.

7. This wealth is not accumulated by wandering throughout the world. Rather it is amassed by those who widen the canvas of their self.

8. Discussion, argument and dialogue do not reveal this secret. It can be secured by one whose sense of surprise and wonder is intensified after crossing the river.

9. O Ali, only those who plunge head on into it find diamonds and pearls and if you want to save head, then you will not find the gems of meaning.

۱۲

۱. هر سری کز سِرِ عشقش[111] واله و شیدا شود
از بد و نیک وجودِ خویش بی[112] پروا شود

۲. در سودای دل هر کسکه این سودا نشست
عاقبت جان و دلش روزی درین سودا شود

۳. نیک نامی[113] بایدت پیراهنِ این در بگرد
هر که روی مه لبگِ پوشید بک رسوا شود

۴. آبِ حیوان بایدت در ظلمت نابود شو
کانکه چشمه[114] از خود به بیند[115] چون خضر بینا شود

۵. حل نگردد هرگز این مشکل ترا تا با خودی
چون ز خود فانی شوی این مشکلِ تو وا شود

۶۔ آب چون از ابر افتد قطرہ خوانندش ہمہ
چون بہ بحر انداخت خود را نام او[۱۱۶] دریا شود

۷۔ در صدف[۱۱۷] او را بلطفِ خویش گیرد در کنار
بیگمان از یمن ذاتش دُرِ بے ہمتا شود

۸۔ گشتہ از غوغای جُنبش عالمی پُر شور و شر
ہر کجا زد خیمہ این دولت یقین غوغا شود

۹۔ تا کی این آتش بخس پوشی علائی[۱۱۸] از نظر
کاخر از خس پوش فکرت این شرر پیدا شود

۱۔ جو کوئی بھی اُسکا شیدائی بنا وہ اپنے وجود کو کھو بیٹھا۔

۲۔ عشق نے جسکے دل میں گھر کر لیا ہو وہ تمام آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے اور دل و جان سے اپنے محبوب کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

۳۔ تم اگر نیک نامی چاہتے ہو تو اُسی کے در کا طواف کرو۔ جس کسی نے اپنے آپ کو باطل سے وابستہ کیا وہ جلد ہی رسوا ہوا۔

۴۔ تم اگر ابدی زندگی چاہتے ہو تو تاریکیوں اور اندھیروں میں کھو جاؤ۔ انسان جب اپنی آنکھوں سے آبِ حیات دیکھ لیتا ہے۔ تو وہ حضرت خضرؑ کی طرح حیاتِ جاوید پا لیتا ہے۔

۵۔ یہ مشکل تب تک حل نہیں ہوگی جب تک نہ تم اپنی خودی کو جلا کر راکھ کر دو۔ جب تم اپنے آپ کو بھلا دو گے تو خودی کا یہ معمہ حل ہو جائے گا۔

۶۔ بادلوں سے جب پانی گرتا ہے تو وہ قطرہ کہلاتا ہے لیکن جب قطرہ دریا کے ساتھ مل جاتا ہے تو دریا کہلاتا ہے۔

۷۔ اس قطرے پر اگر صدف مہربان ہو جائے اور اُسے اپنے دامن میں لے لے تو بلاشبہ وہ ایک بے بہا ہیرا بن جاتا ہے۔

۸۔ سارا عالم اُسکے شور و شغف سے سرشار ہو جائے گا اور وہ جہاں بھی خیمہ زن ہو جائے وہیں اُسکی بارگاہ قرار پائے گی۔

۹۔ اے علائی تم خس و خاشاک سے اس آگ کو کب تک ڈھانپو گے۔ بالآخر اس خس پوشی سے ہی تمہاری فکر کے شرارے پیدا ہوں گے۔

۱۔ یِمہٕ سُندٕ سرٕ برٕ عشقٕ تمہٕ سُندٕ شیدا گورٕ
تَس مۄٚڈھے سورٕ تہٕ تمہٕ کرٕ پانٕہٕ کےٚ پروا بورٕ

۲۔ ییٚمہٕ سِندِس جانَس دِلس لوٚگ لولہٕ تمہٕ سِندٕ آمہٕ تاوٕ
گورٕ تتھ اندرٕ پتولاکَن تمِس ارمان درٛاو

۳۔ نیک نامی گژھی ییٚزِ کتھ ترٛیہٕ ییتھ دروازٕ ہے
مُلی ملامتھ ییٚنِ چھ بدنامی تہٕ عاشقبازٕ ہے

۴۔ (ا) آب حیوانی گژھی در ظلمت نابُود باش
اَچھ وٕٹتھ پانسے زِنٕ وچھ خاجہ خضرٕ ییٚ باٹھی گاش

(ب) تتھ تہٕ ییتھ نو چھے لگن زانہہ لیٚس اکھا ییٚمہٕ ضندٕ رچھی
زونہٕ تھاوان ییٚمہٕ رٕبہٕ تَل نَمہٕ گژھس بلٕہ منٛدٕ چھی

۵۔ مَل پٔہ مُشکل کَر گژھی چھےٚ ٹھوٚر ژٕریہٕ پانٕس پان مان
گژھہ فنا پانَس نِشے چھیہٕ جانِ جانَس عشقٕ زان

۶۔ اَدٕ برِ گے چھُک آبہٕ پھیورا اَکھ ژٕریہٕ بیوٚمُت قطرٕ ناوٕ
یکھہ بہ دُرکی یا دکھ بڑتھ یان یلہٕ ژٕیہٕ تیلہٕ تی ناو آو

۷۔ ہانگی نیا یوٚدوٚے وُچھِس اَندرٕ رٕچھی فاآنی سیٚن
پھُٹی میتِس پانَس بَنی موخِتاہ پرٕ زٕلوٗن ہاکھ نیٚن

۸۔ جایہٕ جایہٕ چھہ سنچِہ مایہٕ تسنٕز شوہرتھ بیٚیہٕ
شور و غوغا ووتھ تتہٕ چھو خیمہٕ ٹھمی سٕندے پیٚیہٕ

۹۔ گاسہٕ ژھینہٕ وی وی علی شاہو کھٹک کو ناہ یہ نار
عقلہٕ ہنز تے فکرہٕ ہنزٕ ژھینہٕ زالہٕ اَتھ ژھینہٕ چھےٚ نہٕ وار

GHAZAL.12.

1. He who loves Him alone, is bound to lose his self.

2. If this love occupies somebody's heart, he is purged of all impurities and is devoted to Him body and soul.

3. If you want to earn a good name, then you will have to constantly revolve around His door. He who associates himself with the unreal, will earn notoriety.

4. If you're desirous of immortality, then let darkness overwhelms you. It is only when you see the water of immortality with your own eyes that you will become immortal like Kidar.

5. This difficulty can be overcome only when you burn your ego to ashes. Once you forget yourself, the riddle of your ego will be solved.

6. When a cloud changes into a water drop, it is known only as a drop. But when a drop merges with a river, it is still called the river.

7. If a pearl bestows kindness upon this drop, then it will definitely become a precious diamond.

8. The whole world will be intoxicated by chants of praise for Him and the place he pitches a tent at will become his sanctuary.

9. O Alaie, how long will you cover this fire with combustibles. Ultimately it is this fire that will give birth to radical thoughts.

۱۳

۱. دوش دل در غمِ او می زد[119] با جان رایی — که ترا در پی[120] این سود نه شد سودایی

۲. گفتمش مُلکِ سلیمان بگدائی نه رسد — تاجِ رفعت نه سزد[121] جز سرِ روشن رایی

۳. دولتِ جم که سلاطینِ جهان پی نبرند — کی خیالش رسد آخر بمنِ[122] شیدایی

۴. سیرِ عنقای جلالش که نگنجد در کون — طعمهٔ[123] جلوه او بین تو زهی بی جایی

۵. سخنِ دوست درین کوی کسی را زیبد — که بغیر از غمِ یارش نبود پروایی

۶. قطرهٔ بی سر و پا را از کجا آن مقدار — که درونِ دلِ خود جایی کند[124] دریایی

۷. شرحِ دردِ دلِ خود کردی ار یافتی — در همه عمر دمی روی جهان آرایی

۸. از خط و خالِ تو هر بی خبر[125] را چه خبر — بماره نبرد دیدهٔ هر[126] بینایی

۹. لافِ عشقش مزن امروز علائی بزبان
چون[127] یقین از پس امروز بود فردایی

۱۔ اُنکی یاد میں دل نے دل سے سوال کیا کہ تمہیں اس منفعت کی تلاش میں کوئی بھی فایدہ حاصل نہ ہوا۔

۲۔ میں نے جواب دیا کہ بھیک منگوں کو کوئی سلطنت تو نہیں بخشی جا سکتی۔ تاجِ رفعت کے لئے روشن فکری کے رموز کا علم ہونا چاہیئے۔

۳۔ دنیا کے بادشاہ جب جمشید کی دولت کا سُراغ حاصل نہیں کر پائے تو بھلا مجھ جیسا دیوانہ اس بات کو کیا سمجھ پائے گا۔

۴۔ اُنکے جلال کی رفعت و وسعت دنیا میں نہیں سما سکتی تاہم اُسکے جلوؤں کی وسعت تم ہر جگہ اور ہر ذرّے میں دیکھ سکتے ہو۔

۵۔ دوست کی یاد اس راہ میں اُس کو زیب دیتی ہے جس کے دل میں صرف دوست کا غم موجزن ہو اور وہ ماورائے دوست سے بے نیاز ہو۔

۶۔ اس بے سروپا قطرے کو اسقدر قدرت کہاں کہ وہ اپنے دل میں ایک دریا کو سمیٹ سکے۔

۷۔ کاش کہ مجھے اپنی پوری عمر میں خالق کائنات کا دیدار ایک بار ہی نصیب ہو جاتا تو میں اپنے دردِ دل کی تفسیر بیان کرتا۔

۸۔ بے خبر کو تمہارے خدوخال کی کیا خبر۔ ہر آنکھ والا صاحبِ بصیرت بھی تو نہیں ہوتا۔

۹۔ علائیؔ، آج ہی تم اُسکے عشق کی لافیں نہ مارو، 'کل' بھی تو یقیناً آئے گا۔

۱. کالہٕ وۄنُم وۄندہٕ دادے ووندہٕ نے میانِ زوے
کونہٕ حاصِل کۆنہٕ کینہہ آے عُمرٕ اوسے ہۆوے

۲. وۄنۍ چھہ میہ سے پانہٕ میانے پانہٕ نادانے
دولت و تاجِ سُلیمان بہ گداھانہٕ دِنے

۳. تمنا پانہٕ شہَن چھے اَسہٕ گژھ دوٗ تے جم
میہ ہیِس مُفلِسَس ماشوٗبہٕ ارمان چھُ میہ کم

۴. رازِ ہونزٕس واتہٕ وُن چھُس عالمَن وَدان یہٕ وُڈُو
مے بہٕ گاران تَس بہٕ لاران کیاہ سَنامیہ کیاہ گو

۵. شُوبہٕ تَس یارٕ ہنزی کتھ گژھ تس دِیِن یہ یہِ دَم
تمہِ ہنزِ یادِ دوراے شادیا چھُس تہٕ نہ غم

۶. قطرہ بی سَردیاین گرتہِ اوٗن تمِیتھ بانہٕ
قطرِچے وانگُجہِ اندرَ کرِ دُری یا خانہٕ

۷. سارٕ عُمرِ پَنُنے بو دوہَندہٕ دادِن ژھٕٹہ نار
لَٹِ اکِہ میہ یوٗ دوے بَنِہ ہے جانِ جانُن دیدار

۸. چھہ خبر کرَبے خبرَس دِلبرَس کیاہ چھُ جمال
تار کُن و چھِہ ماوُن لبہِ کرَآن خط و خال

۹. عشقنی لاف دِوان از شہِ بہران چھُ یہ کیاہ
یہ وۄنُن میون ننُن ووہنی میہ ہوسار پگاہ

GHAZAL 13

1. While lost in remembrance, my heart said to itself that this remembrance has borne no fruit.

2. I replied that beggars are not entitled to any kingdom. In order to have a flying crown, one needs to be supersensitive to the knowledge of mystery.

3. If kings of the world fail to find a clue to Jamsheed's wealth, then how can a mad man like me understand this clue.

4. Although this world cannot encompass the height and width of His radiance, yet you can see His flashes everywhere and in every atom.

5. Remembering the Friend, however, suits he whose heart harbours its separation from Him and only if it expects nought from the friend.

6. A helpless drop like me cannot have the capacity to hold the whole river in my heart.

7. Were I to see the greater of the universe only once throughout my life, I would narrate the whole story of my heart.

8. He who is unaware of thee, cannot recognize thy distinctive features. He who has eyes is not necessarily a visionary.

9. Alaie, do not talk of your love only today. He will of necessity, come tomorrow as well.

۱۴

۱. خوش آن[۱۲۸] سری که بود ذوقِ سیرِ ما دیده[۱۲۹] به چشمِ دل رخِ اسرارِ آن سرا دیده

۲. ز روزنِ دلِ خود[۱۳۰] گوش کرده زِ روزِ ازل[۱۳۱] وزان دریچهٔ یقین سِرِّ ماجرا دیده

۳. بر آستانِ وفا هر دمی ز دشمن و دوست هزار محنت و ناکامی و جفا دیده

۴. بهر جفا که کشیده زِ رهگذارِ[۱۳۲] دراز برای[۱۳۳] دوست در آن شیوهٔ وفا دیده

۵. بهر وفا که نموده[۱۳۴] بزیرِ تیغِ جفا[۱۳۵] زروی دوست دو صد خلعتِ صفا[۱۳۶] دیده

۶. میانِ آتشِ شبهای هجر تا دمِ صبح هزار روحِ صفا از دمِ[۱۳۷] صبا دیده

۷. میانِ ظلمتِ امکان[۱۳۸] و کثرتِ صوری[۱۳۹] نسیمِ صبحِ وصال از رهِ فنا دیده

۸. چو از رسومِ مجازی فنا[۱۴۰] شده کلّی درونِ زهرِ فنا شربتِ بقا دیده

۹. ز جامِ[۱۴۱] شوق شده مست و شیشه بشکست میانِ عربده[۱۴۲] محبوب خوش لقا[۱۴۳] دیده

۱۰. ز ننگِ خود شده یکسوی در حریمِ شهود جمالِ آن همه بی چون و بی چرا دیده

۱۱. علائی تو از چه شدی مست چون نخوردی می
ز دیدهٔ مست شود هر کس[۱۴۴] و تو نادیده

۱۔ وہ شخص کسقدر خوش نصیب ہے جس نے اندرون کے سفر کا ذوق پایا ہو اور دل کی آنکھوں سے عالم بالا کے اسرار کا پرتو دیکھا ہو۔

۲۔ وہ شخص جس نے روزِ ازل کا راز اپنے دل کے کانوں سے سُنا ہو اور یقین کے دریچوں سے کائنات کے اسرار کا مشاہدہ کیا ہو۔

۳۔ وہ عاشق جس نے وفا کی دہلیز پر دوست اور دشمن دونوں سے ہر لمحہ رنجشیں اور نامرادیاں سہی ہوں۔

۴۔ ایک طویل عرصے سے اُس نے جسقدر بھی سختیاں اٹھائیں ان سختیوں اور دشواریوں میں اُسے اپنے محبوب کی وفا کا ہی شعار دکھائی دیا۔

۵۔ اُسکی تیغِ جفا کے سائے میں رہ کر اُس نے جو جو وفا کی، اُسکے عوض اُس نے اپنے دوست سے سو سو خلعت پائی۔

۶۔ ہجر کی راتوں کی تپش میں صبح ہونے تک اُس نے ہزاروں ارواحِ باصفا کو بادِ صبا کے کندھوں پر سوار دیکھا۔

۷۔ راہِ فنا کے امکانات کی دشواریوں اور کثرتِ اشکال کو عبور کر کے ہی وہ صبحِ وصال کی لذّت سے آشنا ہوا۔

۸۔ جب اُس نے دنیا کی بندشوں کو مکمّل طور پر ترک کر دیا تو تب جا کر فنا کا زہر اُسے شربت محسوس ہوا۔

۹۔ اس لڑائی میں اُس نے محبوب کا کیا خوب دیدار کیا، جامِ شوق سے وہ اسقدر سرمست و سرشار ہو گیا کہ اُس نے شوق و مستی کے سب پیالے توڑ ڈالے۔

۱۰. شرم کے مارے اُس نے جب حریمِ شہود میں پناہ لی تو اُسکے جمال کو بے چون و چرا رُو برُو پایا۔

۱۱. علائیؔ، تم نے تو شراب نہیں پی ہے تو پھر تم کس سے مست ہو گئے ہو۔ کیا تو نے یہ نہیں دیکھا ہے کہ مست لگا ہوں سے ہر کوئی مست ہو جاتا ہے۔

۱. یمَن چھُ سیرِ دوٗرٕنٛ کار چھُ مرحبا تمنٛے
وُچھان چھُ اَنٛدرِیم اسرار چھُ مرحبا تمنٛے

۲. چھُ اَنٛدرٕ دارٕ دِتھ کنٛ الستِ رِس وادس
دِوان نظر چھُ برٕنٛ کنٛ مشن نہ چھکھ یادس

۲. دہ فایہ پتھ چھُ زٕوٛنگھ برٕ، تلان ہتم چھُ پرارن؟
جفاتہ سایہ بدٕ غم دہ لن دہ کھن مارن

ربا پنٛنٕ پرٕدٕ تہ چھُ لا، یا ذگر ھاکھ اَے ژٕلے دوس
چھُ امتحان یہ نمایاں گرٕ ھاکھ اَے ژٕلے دوس

۴. جفا تولان تہ چھُ یوٛ دوَے دہ فایہ ہنٛد شرٕ ذٕراکھ
پتو دپان چھُ اَے رکٕ اَتھ ژٕ دلبرٕ آکھ

۵. اُکِس اُکِس خوش بے ییلہِ ہیٛنٕ کھ زیدٕ تہ منوٗ بوٗر
مَفا تو بکھ تہ دُلتھ دراے زرٕ ہتھ خلعتِ تۆر

۶. ہموان شبنٛ تہ چھکھے نار کھسان زرٕ تہ تبا
دِوان تہ سایہ بدٕ زوٗ تن چھُ بادِ صبا

۷. فنا گژھان چھِ بقا بس کنے گوڈ کھو نا واشس

پھولان گرٕ تہٕ منزی چھے تمن وصالک گاش

۸. گران چھِ زہر فنا دور تہٕ مجاز نشہٕ پیوان

بقائے چھِ شکر تہٕ شوراب شیر چیوان

۹. چیوان چھِ شوق تہٕ ذوق تگ شوراب مالامال

خرابہٕ منزٕ تہٕ باوان سہ خوش لقا جمال

۱۰. پھٹان چھِ شیشہٕ ظاہر ژٹان چھِ ننگ وریا

رٹان چھِ قربہٕ کھٹس جاے دچھان چھِ نورِ ضیا

۱۱. بنان چھُ تس سہ تجلیٰ امان چھِ میمی بے میمے (ی)

چھوان سہ موے ژٕ پینے چھک علی شوہے ہے

GHAZAL 14

1. Happy is he who is haunted by a spiritual quest and has seen with the eyes of his heart the secrets of the transcendent world.

2. He who has heard with his own ears the secret voice of the day of creation and has observed the secrets of the universe through the window of his faith.

3. The lover who has always endured at the threshold of loyalty disappointment and anxiety shown by both friends and foe.

4. He who has borne difficulties for a pretty long time and did not question the Beloved's loyalty.

5. The loyalty he has shown under the shadow of His overhanging sword, paid him in terms of countless gifts from his friend.

6. He has seen thousands of pious souls being shouldered by the morning breeze till the dawn during the hot nights of separation.

7. It was only after overcoming possible difficulties in his path to immortality that he experienced the delight of embracing the dawn.

8. It was when he gave us completely the attractions of this world that the poison of mortality turned into a sweet wine for him.

9. In this struggle he met his Beloved quite often, The cup of the wine of quest was so intoxicating that he broke all misleading images.

10. When shame forced him to take refuge under the martyr's tent, he saw His bare beauty before him.

11. Alaie, you've had no wine and still you feel intoxicated. This is because His bewitching eyes have the power to do so.

۱۵

۱. نقاب کبریا روزی اگر از روی بگشاید — هزاران والهٔ[145] و شیدا زهر سوی برقص آید

۲. اگر از عکس رخسارش شعاعی بر زمین افتد — لب انوار[146] روحانی ز خاک تیره بنماید

۳. نسیم زلفش[147] ار بر کوی عشّاق[148] گذر سازد — حریق نار هجر آن از جنت[149] راحت افزاید

۴. باندوهش[150] نبود شادی بیادش از غم آزادی — که اندوهش[151] روان بخشد[152] بیادش بوی[153] جان آید

۵. غبار[154] دل نمی زیبد که بر رویش[155] غمی باشد — مقام[156] جان بهر عاشق خیالش را نمی شاید

۶. هزاران سر درین سودا که بویی اندرش یابد — ولی هر مفلسی این گنج را در خور نمی آید[157]

۷. زمهر[158] روی او یابد هر آنکه[159] دولتی یابد — بوی زلف او آید[160] بر آن[161] بیدل که پیش آید

۸. علی چون در خور یادش[162] ....(ق)

کسی را شاید این کو دل بغیر او نیالاید

۱۔ میرا محبوب اگر اپنے رُخِ پُر نور سے نقاب اُٹھا دے تو اُسکے ہزاروں جاں نثار وجد و رقص میں آجائیں گے۔

۲۔ اگر اُسکے چہرۂ پُر نور کی ایک بھی کرن زمین پر پڑ جائے تو اس تیرہ و تار خاک سے سینکڑوں نورانی ارواح دکھائی دینے لگیں۔

۳۔ اُسکی زلفوں کی مہک کا گذر اگر کبھی عاشقوں کی گلی سے ہو جائے تو وہ برزخ کی آگ کو بھی راحت میں بدل دے۔

۴۔ اُسکا غم، خوشی اور اُسکی یاد غموں سے نجات کا باعث ہے اُس کا غم ہی آبِ حیات ہے اور اُسکی یاد سے تازگی ملتی ہے۔

۵۔ جس کے چہرے پر اُسکی یاد ہو اور اُسی کا غم عیاں ہو اُسے نہ تو دل کی کدورت زیب دیتی ہے اور نہ ہی قدم بقدم اپنی رفعت کا خیال زیب دیتا ہے۔

۶۔ اسکے غم کے ماروں میں ہزاروں عاشق ایسے بھی ہیں جو اُسکی بارگاہ کا راز پا لیتے ہیں لیکن ہر مفلس کو یہ خزانہ نہیں مل پاتا۔

۷۔ جس کسی کو جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے وہ اُسی کے رحم و کرم سے ہوتا ہے اور عاشق جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اُسی کی زلفوں کی مہک کے سبب کرتا ہے۔

۸۔ اے علیؒ! اللہ کی یاد میں غیر اللہ کا تصور زیب نہیں دیتا اور اس زمرے میں وہی داخل ہوتا ہے، جسے وہ داخل کرے۔

۱. رو چھ نشہ برقہ یوٗد تراوی سرمو کھ نیٚنز پاٹھی باوی زاہ

نرٕگن ہیٚن ساپہ بڈی بیدل مرٕژر خاصن انی کیٛاہ کیٛاہ

۲. تس ہنز ژھاے زمنس پیٹھ پییہ زن اکھ ژٕلواہ تراوِ

وٕزہ میٚنز گژھ گلشن تہٕ کم کم نوٗر پھٕٹتی باوِ

۳. ڈلی تمی ہندِ میٚہرک واو زوک مشتا تیٚنی تی آو

چھُ وُرود عشقٕہ نارن جان تہٕ تتھ گلزار بے تی ناو

۴. خوٗشی شادی چھہ تمی ہنز چیہ دادن وگ تس سندر مرہم

پھولی تمی ہنز فکرے زو بذکرش دمبدم دیو دم

۵. چھہ کم کم دِل بوٗدن یم یم غمس اتھ اضطرابس منز

کمن جانن یہ باپہ دِلن اژن یتھ بے حسابس منز

۶. گیٛمتی چھی ساپہ بڈی حاراں خیالن امی کری واراں

یکھنا عشقتہٕ مشکا تمن نو آرزو، نیران

۷. مہربانی یمن درگاہ کرے تم یہ دولتھ رن

ژٕٹتھ تالو تم لارن یمن گارن تہٕ آلو دِن

۸. علی شبہ وہ تھوٗ ژہ نی گورن، ہیو رینچہ ہند لل کر

بنان تس سچھے اژن اندر ستان یس پچھے سر کن دِلبر

GHAZAL 15

1. If my Beloved lifts the veil from His radiant face, then His lovers in thousands will get lost in ecstatic dance.

2. If just a single ray of His radiant face illuminates the earth, then this dark world will display hundreds of blessed souls.

3. If the fragrance of His tresses passes through the lover's street, then it will transform the fire of bell into something comfortable.

4. His sorrow, happiness and memory can multiply my sorrows. In fact His sorrow is in itself an elixir of life and His remembrance is refreshing for me.

5. The wickedness of heart does not behave he who remembers His sorrow-reflecting face, nor does it behave he who at each step cares for his elevation towards Him.

6. Among the sorrowful are thousands of His lovers who discover the secret of His sanctuary; but every poor do not get this treasure.

7. Whatever one gets hold of is because of His kindness and whatever the lover does is due to the fragrance of His tresses.

8. O Ali, while remembering Him, others don't suit you. He alone becomes His whom He loves to choose.

۱۶

۱. چون[163] جمالش را نظر[164] خورشیدِ تابان میکند — آفتاب از رشکِ حسنش روی پنهان میکند

۲. تا پریشان گشت زلفش بر رخ چون آفتاب — بادِ شوقش ابرِ جانم را پریشان میکند

۳. تیرِ عشقش[165] از کمانِ ابروان گردد رها — عقل را امید رزد و قصدِ دل و جان میکند

۴. نالهای آتشینم در فراقش هر سحر — قصدِ احراقِ حجب بالای کیوان میکند

۵. چرخ چون تابِ منش[166] ناورد زین[167] در جهان[168] — جانِ ما افسوس بر گردونِ گردان میکند

۶. سرو آزادی کند از سرو قدش در چمن — چون هوای باغ آن سروِ خرامان میکند

۷. گردی وصلش[169] بصد جانت میسر میشود — رو گران جانی مکن چون دوست ارزان میکند

۸. جان چو[170] مشتِ خاک دامنگیرِ او شد چون سزد — کو بجرأت[171] قصد خلوت گاه سلطان میکند

۹. گر بدین جانِ محقر از علائی قانع اند
خوش افشان[172] کوز لطفش کار آسان میکند

۱. چمکتا ہوا سورج بھی جب اُس کے حسن و جمال کو دیکھتا ہے تو وہ رشکِ حسن سے اپنا سر چھپا لیتا ہے۔

۲. جب سے اُسکے درخشندہ چہرے پر اُسکی زلفیں بکھری ہیں تب سے میری روح اُسکے ہوسِ شوق میں پراگندہ ہے۔

۳. اُس کے عشق کا تیر جب ابروؤں کی کمان سے رہا ہوتا ہے تو عقل کو چیرتا ہوا دل و جان پر جا لگتا ہے۔

۴. اُسکے فراق میں ہر صبح میری آتشیں آہیں آسمانوں کے پردوں کو جلا ڈالنے کا قصد کرتی ہیں۔

۵. دنیا میں آسمان بھی اُسکے غم کی تاب نہ لا سکا۔ ہمیں اس چرخ گردوں پر افسوس ہو رہا ہے۔

"آسمان بارِ امانت نتوانست کشید
کرۂ فال بنام منِ دیوانہ زدند"

۶. جب وہ اپنے محبوب کو باغوں کی سیر کراتا ہے تو اُسے دیکھکر سرو کے درخت بھی جھومنے لگتے ہیں اور دیکھ، دیکھکر شرماتے ہیں۔

۷. اے عاشق اُس کا وصال تمہیں اگر سینکڑوں جانوں کے عوض بھی لمحہ بھر کے لئے مل جائے تو اپنے آپ کو گراں نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ سستا مل رہا ہے۔

۸. مشتِ خاک کی طرح میری روح حق بجانب اسکی دامن گیر ہے (وہ شاہ اور میں گدا) خلوتگاہِ شاہ کا قصد و جرأت کون کرے۔

۹. اگر علائی کی حقیر جان پر وہ قناعت کرے تو وہ اُسکے اس لطف و کرم پر حصولِ مقصد کی خاطر اپنی جان قربان کر دیگا۔

۱. یِنہٕ شُت پانے چھُ پانَس حوسنہٕ چیھو چیشمو وُچھان
تِنہٕ تی وُچھ وُچھ پنُنُے وَن رَوتہٕ ہو چھُے مَنزِ چھان

۱. یِنہٕ اَفتابَس بُتھس پیٹھ زُلف تمُہ ترٲوِن بناز
تِنہٕ گرٲوان موے پَریشان اَوبرِ لوٚژھ زَن شو تِروادو

۲. عقلِہ پیٹھ لایان یہ چیھمَ ابرو کمانَو نِشہٕ تیر
چھِم دل و جانَس تہٕ ایوان آیہِ وآنی ووزِ بگیر

۴. پٕتہٕ مِنہٕ پٕزاران بونیم تَس نارٕوی بارو دِوان
تِم زٕنُن اَسمانہٕ ماشاللہ رینہٕ زَن ہیوان

۵. آسمان تاب اَوٚن یہٕ اَتھ عُمَس تمُہ پان رٲوِ چھُے
اَسی دِپان چھیس تمنہٕ ہے ہے آسمانو حیف چھُے

۶. سَروِ گو وُتھی وُتھی گرُزھان تی چھُ وُچھ وُچھ مَنزِ چھان
یِنہٕ اَندر باغ تَس سَروِ خرامانَس وُچھان

۷. جانانہٕ ہتھ دِتھ میلنَس اَکی ہے دُمُس رآضنی سیٚپن
مے اَکے زُتیھہٕ چھُے غنیمت غلہٕ ارزان اَتھ دِپن

۸. زوٚ مینِز مو مُلہ ہیو تمُس تَل دامنَس لُرتھ زَن گرُزھان
کمہٕ زت نِژ کیا سَنا مے خلوتے سُلطان یِژھان

۹. زوٚ وِچ کیاہ چھیِہٕ سہٕ یوٚز کرِہی علی شاہ ہو قبوٗل
پیشکش کَرِ بٔز مہربانی یہ چھیہٕ گرُژھ مو مٔوٗل

GHAZAL 16

1. On seeing His enviable beauty and glamour the shining sun hides itself.

2. Since tresses have covered His shining face, my soul is restless due to its ambitious quest for Him.

3. When He releases the arrow from the bow of His eyebrows, it pierces my intellect and hits my heart.

4. My separation from him turns into fiery sighs every morning; these sighs vow to burn the curtain of skies.

5. In this world even the sky did not endure His sorrow. We express regrets for this turning wheel.

6. When He takes his lover for a visit to gardens, then on seeing Him even cypress trees begin to dance and feel humbled by seeing such a beauty.

7. O lover, even if your union with Him is granted at the expense of hundreds of lives, don't think you're something previous; instead that this union was made possible at a cheaper rate.

8. My soul is tied to Him like dust in a fist (He is the king and I the slave). Nobody has the courage to enter His secluded domain.

9. If He remains content with the insignificant life of Alaie, then Alaie will sacrifice it for seeking His kindness and delight.

۱۷

۱. ای ریح[۱۷۳] روح پرور ای راحِ روح نام — بوی حیات از نفست میانِ من مدام

۲. هر صبح[۱۷۴] دم ز مجلس روحانیانِ قدس — با تشنگانِ شوق[۱۷۵] دهی شربت مدام

۳. بر خاک کوی دوست گذشتی مگر سحر — کز لُطفِ جانفزائیُ همه راحتی و کام

۴. گر در سرادقات جلالش رسی دمی — زین جانِ مُستمند رسانی یکی پیام[۱۷۶]

۵. کاین مفلسِ شکسته[۱۷۷] و مهجورِ[۱۷۸] آنجناب — بر خاکِ راه حیرت میگویدت سلام

۶. عمریست تا زشده[۱۷۹] قربت فتاده دور[۱۸۰] — با دیوِ نفس در قفسِ[۱۸۱] طمع و بند کام

۷. نی پای سیر[۱۸۲] و نی ره مقصود[۱۸۳] و نی قرار — نی صبر و نی امید مگر رافت کرام

۸. درگاهِ جود را چه زیان[۱۸۴] کرده[۱۸۵] میشود — کارِ دو کون گر کنی از یک نظر تمام

۹. دریای فضل[۱۸۶] موجِ کرم[۱۸۷] میزند بر آل
برخیز[۱۸۸] علائیا مگر آنجا کنی مقام

۱۔ میرے محبوب تو روح پرور بھی ہے اور راحت جان بھی۔ تیرے ہی دم سے میری زندگی میں دوام ہے۔

۲۔ تم مقدس روحوں کی محفل میں بردوشِ ہوا پہنچ جاتے ہو اور تشنگانِ شوق کے ساقی بھی تمہی ہو۔

۳۔ تم کوچۂ یار سے تو گذر گئے پر کیا تمہیں اس لطفِ جانفزا سے اطمینان قلب حاصل بھی ہوا یا نہیں۔

۴۔ تم اگر اسکے خیمۂ جلال تک بھی پہنچ گئے تو اس غمزدہ کا بھی ایک پیغام پہنچا دینا کہ :

۵۔ راہ حیرت کی خاک پر پڑا ہوا اور تمہارے ہجر کا مارا ہوا یہ مفلسِ شکستہ تجھے سلام کہتا ہے۔

۶۔ تم سے دُور اُسے ایک عمر ہو چکی ہے اور اُسے نفس کی فریب کاریوں نے ہوس کا شکار بنا دیا ہے۔

۷۔ نہ تو اُسمیں چلنے کی سکت ہے، نہ ہی اُسے رہِ مقصود معلوم اور نہ قرار حاصل، نہ صبر اور نہ کوئی امید۔ بس تیرے ہی کرم پر نظر ہے۔

۸۔ اپنی ایک نگاہ کرم سے اگر تو میرے دونوں جہاں سنوار دے تو تیرے جود و کرم کی نگری میں کیا کمی ہوگی۔

۹۔ علائیؔ اُٹھ کھڑے ہو! اُسکے فضل وکرم کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ کیا تم لطف و کرم کے اس بحرِ تلاطم میں اپنا گھر بنا سکتے ہو؟

۱۔ ہاواہِ باوَے ژٕ یہٕ دِگگ سوزٕ اکھ ہَواو

(ا) وٕ نِلہٕ روزٕ تہٕ سوز بوز تہٕ ژٕ یہٕ روٗحِ بَدَن چھُ ناو

(ب) ژٕ رے چھُکھ زُوگ زُوٗن تہٕ ژٕ رے چھُکھ روٗشنے زٕچھان

زُوٗ زٕ نٕدٕ میوٗن کرٕ بو یژھان تی پُھے وُچھان

۲۔ چھُکھ واوٕ واتہٕ وٗن ژٕ مقاماتِ قدُسِیَن

ژٕ لیشہٕ ہتن ہنٛدے تہٕ ژٕ ساقی گوٗمت مُعیَن

۳۔ قاصِدٕ ژٕ مُبجکُے تہٕ لیکان یُتہٕ مہٕ پیغٔمبر ژٕ رے

سورُے ژٕ یہٕ راحتگ تہٕ دِوان قاصِن وٕ بہرٕ ژٕ رے

۴۔ دَربارِ بُڈِس ژٕ یہٕ بنان واوٕ واتہٕ نُے

عرضا فقیرٕ سُنٛد ژٕ یہٕ کرُن چھُے تتِ گَنے

۵۔ یِیمی ہیٛڑِ مِتی فقیرِن تہٕ نادار مُصطَرَن

(ا) سوٗزٕ لو سَلام تہٕ چھُو روٗآنی بہ پیوان پرَن

(ب) حارآنِچ وَتے سٕ بیوٗمُت تہٕ گوٗمُت چھُ دوٗر

واتان نہٕ خِدمتَس تہٕ بدرگاہِ باحضور

۶۔ وآنس گییٚس چھُ برانٛدٕ نشہِ دوٗر ڈٗوٗل مُتے

(ا) وٗ لمُت چھُ جِرمَنے تہٕ چھُ لوبَوسہٕ گوٗ ملِتے

(ب) لونگمُت چھُ زالہِ نفسِہ دلوٗس مَتی ہَنجَرس

گوٗمُت چھُ لاعلاج سٕ سِطاہ چارٕ کیاہ کَرَس

۷۔ کوٚتہٕ چھس نہٕ دوٚرِ وٕن تہٕ نِگن روٗدٕ خار گوٚ

رٕژ

وُتھ مطلبچ لبان نہٕ سپدِتھاہ بیقرار گوٚ

(ب) ژھڈٕ چھینس نہٕ نادوٕ سید گوٚنٕٹ بزانتھ نہٕ قسَس

لاران ووٚن مُغلبے سٕہ چھُ پژاران ووٚن رحمتس

۸۔ بَرٕ چھم کُنی نظریہٕ، خزانس ترٕیہٕ کمشیاہ چھوٚنی

ووٚن عالمن گژھکھ تہٕ گنڈِتھ کامہٕ یا غنی

۹۔ فغنگ مُدرِ مغنٕ چھ دوان جودٕ سے گے نوٚنے

لاُرن علی آشنٕہو سے بنی نا ترٕیہٕ واتہٕ سنے

GHAZAL 17

1. O my Beloved, thou art the preserver of the peace of my soul; thy existence lends continuity to my life.

2. Thou visit the company of pious souls on air's wings and provide for those thirsty for thy love.

3. Thou did pass by thy lover's street. But did this delightful passage satisfy him or not?

4. If you ever reach His radiant tent, then let Him know this message of mine.

5. Thy rotten and forlorn lover, who is facing separations and taking turns in the dust of thy road of wonder, offers greetings to thee.

6. A whole epoch has elapsed since his going away from thee and deceptive temptations have victimized his self.

7. He has no prowess to come to thee, nor does he know his destiny; he is restless, lacks forbearance and is hopeless. Only the kindness can save him.

8. Were thee to set right both the worlds for him with a single benevolent look, this would not weaken the domain of thy kindness and generosity.

9. Alaie, it's time for you to wake up; The river of His benevolence and kindness is full swing. Can you construct your home in this sea of commotion.

۱۸

۱. نقدِ حیات[۱۸۹] خواهی جان کن فدای جانان — کین است در رهِ عشق آیینِ[۱۹۰] مهربانان

۲. مستان جام شوقش بر بوی لطف هر شام — بر درگهِ جلالش آیند جان فشانان

۳. آنانکه زنگِ[۱۹۱] هستی از لوحِ دل زدودند — از جان نفور دارند[۱۹۲] دل در هوای جانان

۴. مرغانِ سدره هر شب حیران و بیدلانند[۱۹۳] — اندر خروش[۱۹۴] آیند افسونِ عشق خوانان

۵. از چشمِ بد نهانند[۱۹۵] از خویشتن نهان تر — عالم شده من بوی[۱۹۶] از خوی[۱۹۷] این نهانان

۶. چون تیره روزگاری زین ره نشان چه پرسی — گر ره روی نشان پرس از راه بی نشانان؟

۷. گر کام خواهی از دوست ناکامیست کارت — کز گلشنِ وصالش دورند کامرانان

۸. عقل[۱۹۸] و دل اندرین ره جانا عقیله آمد — کاین کارِ بازگونه ناید ز کار دانان

۹. در وصفِ ترِ عشقش گر لال شد علائی
خوش باش آگه است او[۱۹۹] از حالِ بی زبانان

۱۔ تم اگر نقدِ حیات چاہتے ہو تو اپنے محبوب پر جان نچھاور کر دو کیونکہ عشق کی راہ میں دستورِ التفات یہی ہے۔

۲۔ جامِ شوق کے عاشق ہر شام اُنکی درگاہِ پُر جلال میں لطف و کرم کی امید سے جان چھڑکتے ہوئے آتے ہیں۔

۳۔ وہ لوگ جنہوں نے زندگی کی کدورت اور میل کو لوحِ دل سے دھو ڈالا ہو وہ خود سے متنفر ہو جاتے ہیں اور محبوب کی تلاش میں اپنا دل کھو بیٹھتے ہیں۔

۴۔ سدرہ (سدرۃ المنتہا) کے پرندے (فرشتے) ہر شب جب سرگردانی اور حیرانی کے عالم میں جوش میں آتے ہیں تو ان کی زبان سے بھی عشق کی فسوں کاری کے گیت سنائی دیتے ہیں۔

۵۔ یہ لوگ چشمِ غیر سے خفیہ اور خود اپنی نظروں سے بھی پوشیدہ رہتے ہیں ان لوگوں کے ایسے ہی طرزِ زندگی سے یہ دنیا معطر ہے۔

۶۔ تم تیرہ روزگار ہو، اس راستے کا پتہ کیا پوچھتے ہو؟ اگر تمہیں راہِ حق پر چلنا ہے تو اپنی جیسے گمناموں کی راہ پر چلو۔

۷۔ تم اگر محبوب کا وصال چاہتے ہو تو یہ جان لو کہ تم اس کام میں ناکام ہو! کیونکہ کامران لوگ اُسکے گلشنِ وصال سے بہت دور بیٹھے ہیں۔

۸۔ عقل و دل، زنجیرِ جان بن چکے ہیں کیونکہ شہبازی کا یہ کام عقل والوں سے ممکن نہیں۔

۹۔ علائی تم اگرچہ اُسکے رموزِ عشق کی توصیف میں گونگے ہو چکے ہو، تاہم تم کو خوش رہنا چاہیے، کیونکہ وہ گونگوں کے حال سے بھی آگاہ ہے۔

۱۔ نٮ۪ندٕ گرٛژھکھ ژٕ روزُن وَندُن ہیہ دِلبَرَس زُو

اَتھ بَندٕگی دِیان چھی تہٕ کوٗرمُت یہ عاشقَو چھُو

۲۔ ہَرشامہ راتی راتس چھی شوقہٕ متی پٮ۪ٹھوآنی

دربارٕ ہے بُڈٕس پٮ۪ٹھ زُو پیش کَشَس نِواَئی

۳۔ یِم پُگرٕ دِلچ چھلان چھی تہٕ کاسان چھہٕ آہنچ کھٕے

رِتم جانٕسے چھہٕ بیزار تہٕ دِل عشقنٕ کوٗرکھ ہے

۴۔ ٹھدرک تہٕ جانوارٕ ے حارآن چھہٕ تی پٮ۪ٹھوآنی

رِ

عاشق چھہٕ عشقہٕ مانٛز بُنٕ کُنٕ اَسہٕ دِوآنی

(ب) بیدِل بوٗزِم چھہٕ ماران لایان یٮ۪ٚلہٕ چھہٕ نالہٕ

کانہہ پوٗشنٛک نہٕ پایا اَتھ شاہہٕ ذوالجلالہٕ

۵۔ ژھکھ چشمِ بَد گومُت دوٗر پانَس نِشہٕ چھہٕ ییٚژ دوٗر

رِ

نٕ مُشکی چھہٕ پاٹھِن نیران یِم عشقنی ژوٗر

(ب) لیس لیس کھٹِتھ چھہٕ روزان سے پٹھی پٹھی پتو دراو

واہ بوزِ خوش جہانس کیشاہ مغزٕنی ہمنٛد ژاو

۶۔ چھہٕ یٮ۪لہٕ بے نصیبی وَتھ راوی متی نہٕ زانَن

وُن تھ اَتھ دَرِتھ نِشانہٕ گرٕلٮ۪شن ہیٚنہٕ بے نشانَن

۷۔ وُن تھ مطلبو تہٕ میلو مطلب لَبکھ ژٕ از یار

رِ

یِم مطلبَن نہٕ میلنَ لگی تِم تے چھہٕ اغیار

(۷) یِم مَطلَبَن یَژھان چھی تِم زانہٕ گژھن نہٕ واصل

حاصِل گژھی تِمَن کینٛہہٕ یِم یِم گژھن بے حاصِل

۸۔ عقلہِ چھُ اَتھ وَتہِ منز کوٚہٹی گنڈِ لِس کھورَن ڈنٛگ

کمانہٕ گاٹلین ہنٛز دیوانہٕ نے مَدد مَنٛگ

۹۔ بر ژھنٛڈ نہٕ نٔشہِ چھے کوٚل تے زوٚرٕ ے گوٚمُت علی شاہ

غَم کانٛہہ نہٕ خوش چھُ رُوزن گٔژھ باشنٛہے سہٕ آگاہ

GHAZAL 18

1. If you want to discover the meaning of life, then sacrifice your life to the Beloved. This is a routine in the path of love.

2. The lovers who love to drink the wine of quest, visit His glamorous sanctuary every morning with the hope of indulging in His delight and kindness.

3. Those people whose hearts are purged of wickedness and evil, hate themselves and lose their hearts in search of their Beloved.

4. When the birds (angels) of the highest skies in the wonderous wonderings are excited every day, they sing songs of magical import.

5. Those people hide themselves from alien eyes and even do not expose themselves to their own eyes. That is why this world is fragrant.

6. You've gone astray. There is no fun in choosing this road. If you want to adopt the path of the righteous, then follow these unknowns.

7. If you want to see thy Beloved, then keep this in mind that you'll never succeed; this is as because the successful have stayed away from the garden of union.

8. Both, intellect and heart have chained my soul. This Hawkish endeavour is not possible with people relying on intellect alone.

9. Alaie, although you become dumb because of the qualities of His secrets of love, yet you should be happy because he knows the predicament of the dumb.

۱۹

۱. تا چند دردِ عشقش دارم نهفته در جان — پنهان چه دارم آتش چون دود نیست پنهان

۲. چون نیست دردِ عشقش دارو پذیر پیش[201] من — بیهوده چند پویم[202] در آرزوی درمان

۳. داروی دردِ این ریش از هر طبیب مندیش — کین را دوا نباشد[203] جز داغِ دردِ جانان

۴. از من بجوی رایی چون رام نیست بختم — کی رای داند آنکو[204] در خویش گشته حیران

۵. ادبارِ هستیِ ما شد[205] پردهٔ جمالش — ورنه ز راه تحقیق خورشید نیست پنهان

۶. دورِ[206] حیاتِ هستی آخر شود و لیکن — نبود حیاتِ جان را هرگز فنای دوران

۷. هردم که بی غمِ او از سرِ جان برآید — آندم ز راه غیرت بر جانِ ماست تاوان

۸. بی امتثالِ امرش چشمِ امید بگشای — مزد آن برد[207] که دارد بر دیده مُهرِ فرمان

۹. پایان راه مردان نقدِ خودیست ورنه
هرگز کسی علائی ره راندید پایان

۱۔ اس کے دردِ عشق کو میں کب تک اپنے اندر چھپائے رکھوں، آگ کو کیا چھپاؤں کہ جب دھواں ہی نہیں چھپتا۔

۲۔ جب اُسکے دردِ عشق کا کوئی درماں ہی نہیں تو پھر میں کب تک دوائے درد کی آرزو لیے پھرتا رہوں۔

۳۔ اس زخم کے درد کی دوا تم کو ہر طبیب سے نہیں مل سکتی۔ اسکی دوا محبوب کے داغِ درد کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۴۔ چونکہ میرا نصیب اچھا نہیں اس لئے مجھ سے مشورہ نہ لو، وہ شخص کیا مشورہ دے سکتا ہے جو اپنے ہی وجود میں کھو گیا ہو۔

۵۔ ہمارے وجود کی بدبختی ہی ہمارے لئے اُسکے جمال کا پردہ بن گئی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ سورج چھپ نہیں سکتا۔

۶۔ جسمانی زندگی کا وقت ایک نہ ایک دن پورا ہو جائے گا لیکن روح تو جاودانی ہے اور یہ ہرگز فنا نہیں ہو سکتی۔

۷۔ اسکی یاد کے بغیر ہم جو بھی سانس لیتے ہیں وہ ہماری روحانی شرمندگی کا باعث بنتی ہے۔

۸۔ اسکی تعمیلِ حکم کے بغیر امید کی آنکھ بھی مت کھولو، جو کوئی اُسکا فرمانبردار بنا اُسی نے اس کا صلہ پایا۔

۹۔ مردانِ حق کے سفر کی تکمیل میں اگر خودی کا فقدان نہ ہو تو اے علائی، کوئی بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس سفر کے انجام کو نہ پہنچ سکے۔

۱. اَنٛدرٕ یہ عشقٕ رود دُے کوٚتاہ رٔژن کھٔٹن کیٛاہ
ڈٔہی ہیٛتھ پیٛٹھ چھُ نیران تہٕ ووٚل ناردٕل کھٔٹن کیٛاہ

۲. اَتھ داٚدی ہے نہٕ دارو ے کتھ فِکرِ گوس لورُے
فرسوٗدٕ چھُم گژھان میٛہٕ بیمہوٗدٕ گوٚ یہٕ سورُے

۳. اَتھ داٚدی ہے دَوا نو ہرگز چھُ دیدہ وانَن
اَتھ داٚدی ہے دَوا دود دِتے ژٕ یہٕ جانِ جانَن

۴. میٛہٕ بٔختہٕ روٚستہٕ ہے موٚد چھ رایہٕ ہنٛز بجٔب آئی
یُس پانہٕ ہے چھُ بوٚڈ مت تس زانہٕ تہٕ وَتھ نہٕ آئی

۵. یُس پان پانہٕ ہے نِشہٕ کینہٕ تمی سُندُے نہٕ پے آو
گوٚ ے ہمیشہٕ عاران کرنایہٕ نِشہٕ ہنٛبَر دراو

۶. ٹھوٚر تمی ہنٛدِس جمالَس آسَن یِنَن اَسہٕ گو
پانَس یِنَن چھُ ادبار لوٚ شیدِ چھانگ رَو

۷. تاخانہٕ نِشہٕ بے غم تراوان ژٕ کمہٕ کِچھ دَم
اَتھ عارتِ الٰہی تاوان ژٕ یہٕ کیٛتھ تہٕ ماتم

۸. مانَن میٛہٕ حکمِ سرکار مانہٕ وَنُن چھُ بوٚڈ باو
(الف) پَروانہٕ چھِلے تُل دِتھ بوسہٕ پیٛٹھ مو نِن تھاو

(ب) یمی یمی نہٕ مون فو رمان حرمان تمِس تہٕ دوٗری
لُس لُس چھُ بندہٕ بردارے چھی ہنوان موٚزوٗری

۹. پے پانہٕ ہے نِشہٕ چھی مَردن لبُن علی شاہ
یم ڈٔلہ تہٕ گٔی، ہیٛٹن تم بوٚڈ تم کھٔسن نہٕ ووٚلی زانہٕ

GHAZAL 19

1. How long can I hide the pangs of my love for Him since their can be no fire without smoke.

2. Since the pain of my love for Him cannot be stored anywhere, it's useless to wander indefinitely with the desire to find a balm for it.

3. The wound of the pain cannot be healed by every physician; only my love for Him can do so.

4. Since my luck is not good, there is no fun in consulting me. He who is lost in his existence, cannot give counsel.

5. The wretchedness of our existence has in itself become His beauty's veil; otherwise the truth is this that sun cannot hide itself.

6. Although our bodily existence has to perish some day, the existence of the soul is eternal and will never perish.

7. Without rememberancing Him, each breath of ours becomes a cause for our spiritual disgrace.

8. Do not open the expectant eye without carrying out His orders. He who becomes His perfect obedient, enjoys the fruit.

9. If the ago is not bypassed in the quest by the questers after encountering reality, then O Alaie, no one can reach the goal of his journey.

۲۰

۱. از کنارِ خویشتن می یابم دمادم بوی یار
زان[۲۰۸] همی گیرم بهردم خویشتن را در کنار

۲. چون[۲۰۹] کنارم را میانی نیست پیدا بر زمان
درمیانِ خونِ دل جانم[۲۱۰] غمش را کرد کنار

۳. چون کنارم[۲۱۱] را میانی[۲۱۲] نیست زان درحیرتم
کاچنان نازک میانی نیست دائم در کنار

۴. نی میانش را کناری نی کنارم[۲۱۳] را میان
ازمیانِ[۲۱۴] آتشِ عشق نمی یابم کنار

۵. برکنار است آنکه سودای میانش در سر است
ازمیانِ[۲۱۵] خود برون شد گرچه بود[۲۱۶] اندر کنار

۶. نیست کس را از میانش جز کنار اندر دو کون
ازمیان این چنین دولت کسی جوید کنار

۷. از کنارش گر علی بوی میانش یافتی
درخیالِ آن میان از خویش گشتی[۲۱۷] برکنار

١. میں اپنے محبوب کی رعنائیاں ہر وقت اپنے قریب پاتا ہوں اور اسی میں اُسکی جانب کھنچا چلا جاتا ہو۔

٢- میں ہر وقت اُسے اپنے قریب پاتا ہوں۔ اسی لئے اُسکا غم میرے دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہے۔

٣. میں حیران ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے قریب ہوتے ہوئے بھی میرے قریب نہیں۔

٤. نہ ہی اُس تک پہنچنے کی کوئی حد اور نہ میری منزل کی کوئی حد۔ آتشِ عشق میں مجھے اپنی منزل نظر ہی نہیں آتی۔

٥- منزل اُسی نے پائی جس نے اپنے آپ کو بھلا دیا اور اُسی کی فکر میں کھو گیا۔

٦. دونوں عالم اُسی کے وجود کا مظہر ہیں اور جس کسی کو جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے اسی کے وجود سے حاصل ہوتا ہے۔

٧. اے علی تم نے اگر قرب و یاد سے اُسے پالیا تو یہ سمجھو کہ تم نے اُسکی خاطر اپنے وجود کو مٹا دیا اور خود بری الذمہ ہو گئے۔

١. مَنهن نشه ساڻ ساڻ بوءِ ميءَ تمُ هُنڌ پوان
جهس ٽٻ مَنزِس خوئکس بوٽو ڍهانڍني جهمُ دِلِه موان

٢. جهمُ نِهِ سب منزا مُجهِس حاران بي لوگ مُرتِهمَر
ٹاڈِ آساني وَجهِس اَنڊَرَ نِهِ مُي زآڈيل ڪمَرَ

۴۔ بوڑھ نہ سہ منزس تس بندس تے ہہ منزس دیت میہ ووٚن
نار سندے عشقہٕ اندر دٚودس، بوٚڑھ چھم نہ نوٚن

۵۔ دلبرن زاویل کمر نو کاآنہٕ چھی یوان اتھ
تس اتھ یوان چھ یس یس پانہ بے نشہٕ ووتھ

۶۔ عالمن ووٚن لوٚب چھ ساری کانہہ نہ اندر تھہ دوان
تمہٕ تہ نادان اندر مہ دولتہٕ نشہٕ یم لوٚب ہیوان

۷۔ لب رٹِنز بہ ژ چھے علی شاہس اژن اندرہ شرہ
ڈیشہٕ جانان اندرہ یوٚد پانہ نشہٕ ووتھی تھے گژھ

● شعر ۲ کا کشمیری ترجمہ نہیں ملتا۔

GHAZAL 20

1. When I find my Beloved's glimpses beside me, I 'm driven to Him.

2. I always find Him beside me; therefore this proximity has housed itself in the depths of my heart.

3. I'm surprised to find that in spite of being beside me, my Beloved is not there.

4. The path to Him has no limit; therefore I don't have a fixed destination. In the fire of love there is no destination in view.

5. He who drowns in meditation, finds a destination for himself.

6. Both the worlds reflect his existence and whatever little one is able to achieve it is due to His grace.

7. O Ali, if you are able to find Him through remembrance and intimacy, then take it for granted that you lost your existence for Him and thereby liberated yourself from any blame.

۲۱

۱- عاشقان عکسِ رخت در همه اشیا بینند
سیرِ[۲۱۸] سودای تو در سینه هویدا بینند

۲- هر کرا یک نفسی با تو مهیّا گردد
دو جهان پیشِ درش عیشِ[۲۱۹] مهیّا بینند

۳- خاکراهی که سگِ کوی تو بروی گذرد
توتیای رمد دیدهٔ بینا بینند

۴- دردِ عشقت[۲۲۰] که حمایت گرِ هر دربان است
خوشتر از مائدهٔ جنتِ ماوا بینند

۵- آتشی کز غم تو رختِ دل و جان سوزد
از فروغ قبس نورِ تجلّیٰ بینند

۶- از وجوه سنز[۲۲۱] بهیم خطا اسما خوانند
پس بتحقیق همه عین مسمّا بینند

۷- هرچه هست آنهمه آینهٔ ذاتت دانند
روی مقصود در آن آینه پیدا بینند

۸- عودِ جان را همه شب سوخته در مجمرِ شوق
دم خوشبوی صبا در دل اینجا بینند

۹- دستِ همّت به بد و نیکِ جهان بالانند
چون دل از هرچه دو رنگست مبرّا بینند[۲۲۲]

۱۰- سالکان توشهٔ این راه غنا[۲۲۳] چون سازند
دولتِ[۲۲۴] آخرت از محنتِ دنیا بینند

۱۱- در پلاسِ تعب فقر بدو می نازند
کز پلاسِ غم او روح مسیحا بینند

۱۲- خفیفة الجثه کرده چو[۲۲۵] علائی تحقیق
از[۲۲۶] پسِ رنج و تعب گنج مکافا بینند

۱۔ عاشقوں کو ہر چیز میں تیرا ہی ظہور دکھائی دیتا ہے اور اُن کے سینوں سے تیرا ہی جنون ہویدا ہے۔

۲۔ جس کسی کو بھی لمحہ بھر کے لئے تمہارا قربِ نصیب ہوا اُس نے دونوں جہاں کا آرام اپنی دہلیز پر پایا۔

۳۔ تیرے راستے کی وہ مٹی جس پر سے تمہاری گلی کا کتا گزرتا ہے، نابیناؤں کے لیے سرمۂ چشم کا کام دیتی ہے۔

۴۔ تیرے عشق کا درد ہر دربان کا نگہبان ہے اور تیرے عاشق اس درد کو خوانِ جنت سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں۔

۵۔ تمہارے غم کی وہ آگ جو رختِ دل و جان کو جلا ڈالتی ہے اسکی شدت میں بھی تیرا نورِ تجلی دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ ظاہری صورتوں اور اسباب کے سبب وہ تم کو مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت کے پردوں میں وہ تیرا ہی مشاہدہ کرتے ہیں۔

۷۔ تیرے عاشق ہر موجود شے کو تیری ذاتِ پاک کا آئینہ سمجھتے ہیں اور اسی آئینے میں اُن کو اپنی منزل نظر آتی ہے۔

۸۔ عاشق رات بھر اپنے آپ کو شوق کی بھٹی میں جلاتے رہتے ہیں تب جاکر صبحوں کو اُسکی مہک اپنے دلوں میں پاتے ہیں۔

۹۔ سالک جب راہِ بے نیازی کا زادِ راہ تیار کرتے ہیں تو اُن کو آخرت کی توانگری اس دنیا کی سمت کو شی میں نظر آتی ہے۔

۱۰۔ سالک جب راہِ بے نیازی کا زادِ راہ تیار کرتے ہیں تو ان کو اس دنیا کی محنت کوشی میں آخرت کی تونگری نظر آنے لگتی ہے۔

۱۱۔ فقر میں اُن کو فخر محسوس ہوتا ہے اور محبوب کے خرقۂ غم میں اُن کو روحِ مسیحا دکھائی دیتی ہے۔

۱۲۔ علائی نے جب تنہائی میں حقیقت کی تلاش کی تو اُسے اس رنج و غم میں بے زوال دولت دکھائی دی۔

○

۱۔ عاشقن برمو کھ چونے چھُ وُچھن روخ تہٕ جمال
یُس وُتُس چونے تمنّا دِلہٕ بے منز بجمال

۲۔ یُس اَکھا ووت ترِیہ نشہٕ اکھ نفساہ اوّن لولَن
سو کھ تُمِس نشہٕ چھُ بَرَس پیٹھ زِ جہان تَس ڈولَن

۳۔ یُس چانِس زھوٹہٕ ہوٗنس میٖشر پَدہٕ نے آسی
سو رمہٕ سو میٖشر چھیٖہ تہٕ بنیا اُچھ نے پوٗہ کاسی

۴۔ عشقہٕ دادے چانِخ دگ چھِ دَواہَن سردار
جنۃ الماویٰ اَندر چھُنہٕ خان یتھ کانہہ حَقدار

۵۔ غمہٕ چانیگ نار یُس کرِوُن دل و جانس سوٗر
حضرتِ موسیٰ ہندِ تمنگلوک گو سے نوٗر

۶۔ سَنز ہیم بوٗز تہِ تم چھِ پَران خط ناوَن
ناوِ ووے سُر سینان اَدِ چھُک تَس پڑاوَن

۷. چھ یہ کینژہ ہا سارے تتھ آنہ ہوزن چھ وچھان
معلبک تھ امہ آنہ منز ہنہ ہنہ چھ وچھان

۸. ثوتہ منقلہ وُدزن دوٗدراتہ بے کھوتکھ تب
مشکنی دار انانی چھکھ اوے بادِ صبا

۹. دب دتکھ نیک و بدس چھ دست ہمت نہ بران
ییلہ دل تلونہ نش چھ گوڈے پاک کران

۱۰. سالکن دولتھ پژھ، محنتے دنی چھ رضا
اتھ وتہ ووتھ ییمہ پاری ژیہ سہ پورے چھ جزا

۱۱. تیتھکی تھے محنت و فقرس چھ تم خرقہ رچھان
روح حضرت عیسیٰ تم امہ اندری چھ وچھان

۱۲. سر کوٗرمت شاہ ہمدانن چھ حقت الجنتہ
گنجہ چی وتھ رنجہ چے پلی یارہ روٗستے چھینہ

GHAZAL 21

1. For lovers, everything manifests only thy existence and this makes their hearts throb with rearing excitement.

2. He who finds himself closer to thee even for a single moment, finds peace of both the worlds at his own threshold.

3. The dust trampled by the dog of thy lane, works as a cure for the eyes of the blind.

4. The pain of love for thee guards every watchman and your lovers find this pain more tasteful than any fruit of paradise.

5. The fire of my sorrow for thee burns my heart and body and shows the intensity of thy radiance.

6. They call thee by different names because of external causes and effects, but behind the curtain of reality they study only thee.

7. Thy lovers consider every existing thing a mirror of thy pious existence and it is this mirror which shows them their destination.

8. Throughout the night thy lovers burn themselves in the furnace of love. Only then do they enjoy the fragrance of the dawn.

9. It is only when thy followers gather necessaries for their journey that the struggle with this world energizes them to find a resting place.

10. When the questers prepare necessaries for their deselfing journey, then their hardships make them realise the strength of the spiritual world.

11. Their contemplation makes them feel proud of themselves and in their garment of sorrow they see the soul of Christ.

12. When Alaie searched for Him in his loneliness, he found indestructible wealth in his sorrow and gloom.

۲۲

۱. ای خوش آندم کین دل از غوغا قدم بیرون زند
در فضای قدسیان[۲۲۷] جان خیمه برگردون زند

۲. چار طاقِ جسم با این شش در و پنج آشیان
جمله برهم سوزد و دل به[۲۲۸] هامون زند

۳. عقل کلّی دامنِ همت برافشاند ز خاک[۲۲۹]
مهرِ اقبالِ ابد بر هیئت مکنون زند

۴. بارگاه انس[۲۳۰] در صحرای عزت برکشد
منبع[۲۳۱] اشواق و طنابِ ذوق و عشق[۲۳۲] ستون زند

۵. از هوای نفس گر یکره[۲۳۳] خلاصی باشدش
در هوای لامکان لاف از ملک افزون زند

۶. عقدهٔ چون و چرا در وحشت آبادِ بدن
ماند و بر طارم علوم دم ز بیچون زند

۷. تا ازین[۲۳۴] ظلمت سرای تیهِ حرمان نگذرد
دست همت[۲۳۵] بر جناب کبریا او چون زند

۸. چون نسیم روح و ریحان[۲۳۶] ریاضِ انس دید
تاجِ رفعت[۲۳۷] بر سریر[۲۳۸] صورت مکنون[۲۳۹] زند

۹. ارغوانِ[۲۴۰] عشق چون با نغمهٔ توحید ساخت
مطرب[۲۴۱] از شوقِ جمالش ناله‌ها موزون زند

۱۰ گر رهد روزی علائی از کشاکشهای نفس،
زین کشاکش کامِ جان بر نقدِ افلاطون زند

۱۔ وہ وقت کیا خوب ہو گا جب یہ دل شور وغل سے باہر قدم رکھیگا اور جب روح فرشتوں کی دنیا میں خیمہ زن ہو گی۔

۲۔ اسکی یاد میں انسان کو جسم کے تمام عناصر و اجزاء کو جلا دینا چاہیئے اور خود صحرا نشین ہو جانا چاہیئے۔

۳۔ عقلِ کامل جب دامنِ ہمّت کی تطہیر کر دیگی تو روح بھی ابدی اقبال مندی سے سرفراز ہو جائے گی۔

۴۔ عزّت کے میدان عمل میں جب دل محبت کا شامیانہ سجائے گا تو اُسکے شوق و ذوق کے کانٹے اور پھول علم کے ستون قرار پائیں گے۔

۵۔ ہوائے نفس سے اگر دل خلاصی حاصل کرے تو لامکان کی خواہش میں وہ فرشتوں سے بھی بلند بانگ ثابت ہو گا۔

۶۔ عاشق کے دل میں چون و چرا کی گرہیں ہوتی ہیں لیکن لامکان میں پہنچ کر وہ دریائے جیحون کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہے۔

۷۔ عاشق جب تک ناامیدی کی ظلمتوں سے نہ گزرے تب تک وہ ذات کبریا سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔

۸۔ عاشق جب باغ محبت کی مہک دیکھتا ہے اور روحانی تراوت محسوس کرتا ہے تو اُس کا تاجِ رفعت اور بھی زیادہ قیمتی بن جاتا ہے۔

۹۔ شباب عشق جب دمسازِ توحید ہو تو مطرب بھی اُس کے شوقِ جمال سے سرشار نظر آتا ہے۔

۱۰۔ علائیؔ اگر کبھی نفس کی کش کش سے آزاد ہو گیا تو سمجھ کر اُس نے افلاطون کی حکمت پر بھی سبقت حاصل کر لی۔

۱۔ واہ سو گُرگِناہ آبہِ تے کُرتِھ میہٕ دِتھ تے واہ ییم
(الف) غفلتکِ چانگُر ژلیم تہٕ لَلہٕ کھوٗل تراوِکن پییم

(ب) دِل کَڈ ہم کھور رقادٕ اَنْدر نبرے گن دَو ییہٕ
زُو میہٕ واتِم قدسین نشہٕ خیمہٕ اسمانس دِیو

۲۔ شیٖش دَرَو تے پانژ روے آلوتہٕ ژور روے طاقِ سان
جسمی گرٖی دزِ ہم تے دِل دٕپیم وۄ تھ لامکان

۳۔ ہیٚمتُک دَلو، عقلِ کُل وُڈ تھیے، وۄ تھُم میٚژ تراوِ لر
ہیٚیاتِ اسمان سے پیٹھ دِیہٕ البقا پیٚچ مو ہر

۴۔ خیمہٕ درشن جاپہٕ ہندِ اُلفتُک مے گنڈِتھ دَراو
(الف) دیہٕ تھ اَنْدرَ ییتھ مادان عزت آو ناو

(ب) ڈکھِر خیمس شوقچ مینخ کَرِ مس ذوقچ طناب
عشقکی تھم آبہِ نس تے تھنہٕ ییتن چھُ تاب

۵۔ نفسہٕ کیوٚ لوٗ بوٗ نشہٕ آسیس خلاصی اَکھ دَماہ
از ملک در لامکان چھس تے عقوٗدے مادِن دماہ

۶۔ جسمہٕ کس کزیرس لدی ساری خطر تراوِ تھ ژھنے
وۄ ٹھتُی بر اسمان دَری یائے جیموٗل چھم منے

۷. یتہ مٔرِس ہیٚنز سٕہ دِژ لتہ بٔرہ شہ ہیٚنس طاقتہ انیا

صحبتِ دربارے تھَپ چھادِنی مُفتے بَنیا

۸. اَدٕے از باغِ اُلفت خوش ہواواہ چھُس نِنٕے

حوسنہٕ کِس تخت بہِت چھُس تاج اقبالُک دِنٕے

۹. سازِ عشقَن نغمہٕ توحید سان وایُن ہیٚیہ

شوقہٕ سازَندرَتس مُنْدٕے نالہٕ کمُ موزوٗن دِیہ

۱۰. نغمہٕ چی لَم یوٗد علی شاہس ژٕجی پادِتھ ہیٚمن

لتہ دِژن مالس تہٕ افلاطونہٕ شنزن عُکہ مرٕن

GHAZAL 22

1. How beautiful will the time be when this heart dismisses external pomp and show and excitement and pitches its own tent in the world of angles.

2. In his remembrance of Him, man should burn all the organs of his body and station himself in a desert.

3. When complete maturity boosts courage, the soul will embrace the lustre of eternal future.

4. When the heart decorates the canopy of love in the field of reverence, the thorns as well as flowers of quest will be erected as pillars of knowledge.

5. If the heart liberates itself from the whims of worldly ambitions, then in its loving for the infinite, it will prove more prestigious than angels.

6. As usual, the lover's heart does complain, but once it merges with the infinite it surges with the water of the river Jayhoon.

7. Unless the lover passes through the tyrannies of hopelessness, he can't converse with God.

8. When the lover feels the fragrance of the garden of love and quenches his thirsty soul, his flying crown becomes more precious.

9. When love's fire springs from the Absolute, the musician also gets intoxicated by his quest for beauty.

10. If Alaie ever succeeded in getting rid of bodily attractions, then he has taken lead even over Plato's wisdom.

۲۳

۱. هر سحر گه بوی زلفش[۲۴۲] دل به بالا میکشد
صورتِ موهوم را خط بر من[۲۴۳] و ما میکشد

۲. سایه در خورشید گم میگردد و سیمرغِ عقل
زالِ زار افتاده را از تیه سودا میکشد

۳. جان خراماں میشود[۲۴۴] در هودجِ عینِ یقین
هاتفِ رحمت دل از چاهِ تمنا میکشد

۴. دستِ غیرت گلشن از غولانِ نفسی کرده پاک
شبنم[۲۴۵] از صحرای کثرت سوی دریا میکشد

۵. چون حجابِ ماسوا از دیدهٔ دل دور شد
رختِ دل بر گلشنِ این سقفِ خضرا میکشد

۶. در خمِ زلفش چو پنهان گشت هر پیدا که هست
نورِ رویش آن نهان[۲۴۶] در خویش پیدا میکشد

۷. ابرِ جودش گر نثارِ فیضِ رحمت میکند
خاکیانِ خسته را در صفِّ[۲۴۷] اعلیٰ میکشد

۸. زندهٔ اسرارِ کون و نقدِ[۲۴۸] معیارِ وجود
در نهادِ پیکرِ خاکی از این جا میکشد

۹. چون علائی صیدِ عنقای جلالش گشت زان[۲۴۹]
بر ضمیرش داغِ اشکالِ معما میکشد

۱۔ اُس کی زلفوں کی خوشبو ہر صبح دل کو رونق بخشتی ہے اور ہماری نظروں کی موہوم صورتوں پر خط پھیر دیتی ہے۔

۲۔ سورج کی روشنی میں سایہ غائب ہو جاتا ہے اور بوڑھا عقاب مظلوم "زال"[1] کو اُٹھا لے جاتا ہے۔

۳۔ عین الیقین کے سفر میں روحانی مسرّت حاصل ہوتی ہے اور رحمت کا فرشتۂ غیب دل کو آرزوؤں کے کنویں سے باہر نکالتا ہے۔

۴۔ نفسِ عمارہ کی بھٹی کے دیوؤں کو غیرت کے ہاتھوں نے نکال باہر کر دیا اور کثرت کے صحرائے اُنکی بارانِ رحمت (شبنم) نے دریا کا رُخ کیا (کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت کی جانب اشارہ ہے)۔

۵۔ جب ماسوا کا حجاب دل کی آنکھوں سے دور ہو جاتا ہے تو یہ دل گنبدِ خضرا کا سفر باندھتا ہے۔

۶۔ موجودات و مخلوق جب اُنکی زلفوں کے خم و تابناکی میں کھو جاتی ہے تو اُس کے حسن و جمال کا نور وہ اپنے اندر منعکس کر لیتی ہے (وحدت الشہود کی طرف اشارہ)

۷۔ اُنکی سخاوت کے بادل اگر رحمت بن کر برسیں تو یہ خاکیانِ خستہ حال بھی اُنکی صفِ اوّل میں جاکر کھڑے ہو جائیں گے۔

۸۔ پیکرِ خاکی (انسان) کی سرشت میں دُنیوی زندگی کے رموز اور اُس کے وجود کے معیار کی ارزش یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

۹۔ علائی جب اُس کے جلال کا شکار ہو گیا تو اُس کے دل پر اسرار و رموز کا انکشاف ہونے لگا۔

---

[1] سام کے بیٹے کا نام ہے۔

۱۔ چھم دِلس ہر صبح تمی شہنز بوے میہ ہنیورے لم دِوان
یتھ خیالی صورتس ہنی تھے ژھان ڈیٹھ تھے نِوان

۲۔ تا پھ میہ شہلس پھوان سوے بڈہ مہربانی وچھن
زال بیچارس رچھان چھم فضلہ چی آگر پچھن

۳۔ زومیہ زانیانس یقینکے چھ در باطن لکان
دِل کھسان ارمانکے گرزیرے تہ چھم غم رحمتہ پھکان

۴۔ گنج حمایچ غارتھ دستن ڈوبذ تہ پاک کراو
نفسہ براہکی گاکنس تے دیونے اکی لار پاو

۵۔ تاوس نیلس پیٹھے دِل خوش سپُن، چھے وہ ھٹ تلان
پوشہ باغن اندرے کم ژھالہ ماران تے پھولان

۶۔ زلفہ گنڈن تمی ہندی پیدا آش تھاون کھٹی کھٹی
نورہ روچھس جلوہ ماران دراو کھوژ مت ہٹی ہٹی

۷۔ جو پراو برن تمی ہندی باران رحمتہ ترادِنے
خستہ جانن خاکہ بن پیٹھ مفلس وتھ ادنے

۸۔ کالہ کنگ ژورمت اسرار زانو تس اُسی
خاکہ مرِ ہے گو خزانہ تے لدن سون دیکہ دِسی

۹۔ رازہ ہونزن تمی ہندی گوزیلہ شاہ ہمدان شکار
وُنہ ناوان نون تہ سون چھس تے برن وصنہ مانہ زار

GHAZAL 23

1. The fragrance of His tresses makes morning glamourous and these tresses lend a pattern to the hazy shapes of our vision.

2. Darkness disappears into the sun's light and the victim Zal is lifted by the old eagle.

3. The quest for the stability of faith yields spiritual bliss and the unknown graceful angel lifts the hearts from the pit of mundane desires.

4. Demons of the furnace of selfish desires have been thrown out and the dew of benevolence changes direction from the desert of the manifold to the river (Here unity in diversity and diversity in unity have been hinted at).

5. When the veil of God's peer is lifted from the eyes of the heart, the heart sets out for the possession of the Green Dome. (Khizer)-Gumband-e-Khazra).

6. When existent and creatures get trapped in the curves and radiance of His tresses, they nurse within them the light of His grace (Here God's being present in the world has been suggested)/

7. Were the clouds of His generosity to turn into the rains of benevolence, these dusty miserables would also stand in the front row.

8. The creation of men contains secrets of sordidly life and this is the point to start to assess the importance of His existence.

9. When Alaie fall a victim to His glory, His heart was exposed to mysteries.

۲۴

۱. اگر تو بر سرِ کویش[250] دمی گذر یابی — کنوزِ غیبِ دو عالم بیک نظر یابی

۲. کلیدِ عقدهٔ ابوابِ[251] بارگاه جلال — تویی اگر سرِ مویی ز خود خبر یابی

۳. چراغِ مجلسِ روحانیانِ عالمِ قدس — ز نورِ تست[252] گر از شمعِ جان اثر یابی

۴. ندای هاتفِ غیبی ز لامکان هر دم — به شمع[253] دل شنوی گر ز خود خبر یابی[254]

۵. تو روضهٔ دل اگر ز آبِ علم تازه کنی — لعاقبت ز ریاضِ وصال بر یابی

۶. حجابِ خبثِ[255] تن از ماهِ[256] روح بر خیزد — اگر ز آتشِ عشق یکی شرر یابی

۷. ریاضِ عالمِ جان مشکبوی گردانی — نسیمی[257] از رهِ[258] لطفش دمِ[259] سحر یابی

۸. سریرِ سدرهٔ ایوان هر کمال تراست — بر آستانِ جلالش رهی اگر یابی

۹. علائی از درِ[260] امید رخ متاب دمی
ز فیضِ رحمتِ عامش نمی مگر یابی

۱۔ اگر تم لمحہ بھر کے لیے بھی اُس کے کوچے سے گذرو تو تم کو ایک ہی نظر میں دونوں دنیاؤں کے پوشیدہ خزانے مل جائیں گے۔

۲۔ اگر تم خود کو ذرا سا بھی سمجھ سکو تو تم بارگاہِ الٰہی کے ایوانوں کے رموز کی کلید بن جاؤ گے۔

۳۔ اگر تم شمعِ جاں سے روشنی حاصل کر سکو تو ملائیک کی محفل کا چراغ تمہارے نور سے روشن ہو جائے گا۔

۴۔ تم اگر اپنے آپ سے باخبر ہو جاؤ تو لامکان سے ہاتفِ غیب کی آوازیں تم اپنے دل کے کانوں سے سُن سکو گے۔

۵۔ گلستانِ دل کو اگر تم علم کے پانی سے سیراب کر سکو تو بالآخر تم کو وصالِ چمن کے میوے حاصل ہو جائیں گے۔

۶۔ اُس کے عشق کی آگ کی ایک بھی چنگاری اگر تم کو چھوئے تو تمہارے جسم کی خباثت کے پردے دُھل جائیں گے اور تمہاری روح چاند کی طرح روشن ہو جائے گی۔

۷۔ صبح کے وقت اگر تم اُس کے لطف و کرم کی ٹھنڈی ہوائیں پا سکو تو تم اپنے قلب و روح کی دنیا کو معطر کر سکتے ہو۔

۸۔ تمہیں اگر اُس کے جلال کا علم ہو جائے تو پھر بلند بام ایوانوں کا ہر "راز" تیرا ہے۔

۹۔ علائیؔ، تم امید کے در سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہو، شاید اُسکی رحمتِ عام کے فیض سے تم کو بھی تراوت مل جائے (لاتقنطوا من رحمت اللہ کی طرف اشارہ شرطیہ)

۱. ژھوچہ[۱] ژٕ تمٕ ہنٛز یوٚدوے دماہ پگہ تہٕ نسنی
(ا)
گری گرم ژٕ یہ سہ یوٚدوے کنی نظر تہٕ بیٚیی

(ب) خزانہٕ باطمی نکی دون جہان نے ژٕ یہ دنے
ژٕ یہ نے گرزھن تہٕ پاوٕن تمٕ پننے تہٕ پنے

۲. بجہٕ تہٕ درگاہ ہنٛد بُرگ چھیٚہ کنز ژٕ یہ دیان
ہر گرکھ ہر مو یاہ ژٕ بینجر ینن یان

۳. چھ نور چانہٕ نشہٕ ژٕونگ ملاکن نہٕ بنے
یوان ژٕ یہ پانہٕ نشہٕ چھے زوٚک شماہ نہٕ ونے

۴. چھ لامکان ژٕ یہ لایان ندا یہے چھ نگی
تہٕ بوزنے ژٕ یہ بنی ییلہٕ گوہ بر ژلی کننی

۵. نگی ژٕ یہ علم ہہٕ آگہ لدن ییٚیی دیے
کھٕوٚنے ژٕ یہ مسو دملگ پتو چھے واملیے

۶. وزی ژٕ یہ پردتنہٕ ہنٛد شو دن ہیٚیی روزچھے
تیٚنزبر ژٕ یہ عشقہٕ ناربچ گنے بیٚیی یوٚدوے

۷. بھولی ژٕ یہ اندرہٕ زوٚک باغ مشک دلی ژٕ یہ گیاہ
ژٕ یہ صبحہٕ دختہٕ تس شند یوٚدوٚلن بیٚیی واداہ

---

[۱] موجودہ کشمیری زبان میں "ژھوچہ" لفظ متروک ہو چکا ہے۔ یہ لفظ "پگہ طلی" یا "گلی کوچے" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۸۔ بَنَن ژٕرِیہٕ ساری کَمالے ژٕ چھیہٕ کامِنی نہٕ کَتھاہ

(ل) رٕنگھ ژٕ یوٚد دِ سہٕ بوٚڈ براند بَنِکھ یِژھی ژٕ دَتھ

(ب) چھُ تمنہٕ بوٚڈ ژٕریہٕ تَس سُند براندٕ چھُ بڈ یہے شاہی

چھُ بختہٕ بوٚڈ سہٕ رٹی یُس یہے دِہ بے شاہی

۹۔ ژٕلُن ہیوٚ تھٕ نہٕ علی شاہ اَے برِ نشہٕ زانہہ

(ل) برِتھ چھُ فاضِہٕ یہ دَربار یہ گَرِ اَے نِشہٕ زانہہ

(ب) کَھجَر چھُ رحمتہٕ سُنڈرے چھیو نان نہٕ اَکھ چھُ چھینے

لواہ سِر باژٕ بَکھاتے ژٕیہٕ لَس چھُ دِنے

GHAZAL 24

1. If you pass by His lane just far a moment, a single glance will reveal treasures of both the worlds.

2. If a little understanding descends on you, then you will hold the key to the secrets of echelons of God's domain.

3. Your life is a lamp and if you continue to emit light from it, then the lamp amidst angels will brighten up with your light.

4. If you become aware of yourself, then your heart will through the angel of the unknown hear voices from the infinite.

5. If you water the garden of heart with knowledge then you will get a place in the garden of fruit ultimately.

6. If just a single spark of your love for Him strikes you, then all the impurities of your body will be purged and your soul will sparkle like the moon.

7. If you get hold of the cool winds of dawn of His kindness, then you can make the world of your heart and soul fragrant.

8. If you come to know His glory, then all the secrets of His lofty echelons will be yours.

9. O Alaie, do not neglect the door of hope even for a moment; perhaps His universal benevolence will encompass you as well (God has forbidden disappointment).

۲۵

۱. تو کانِ[۲۶۱] گوهرِ[۲۶۲] کافی و جوهرِ[۲۶۳] نونی — چه کافِ و نون[۲۶۴] ز کاف و نون[۲۶۵] تو افزونی

۲. محیطِ گنبدِ افلاک[۲۶۶] را تویی مرکز — صفای صافیِ[۲۶۷] اسرار را تو استوانی

۳. ز دورِ دایره گر بسوی مرکز آیی باز — یقین بود[۲۶۸] که ز هر وصف و وهم بیرونی[۲۶۹]

۴. سپهرِ مطلعِ انوار و آفتابِ جلال — بگردِ نقطِ ذاتِ تو کرده گردونی

۵. ظهورِ سرِّ کمالاتِ سرمدی از تست — اگر چه[۲۷۰] خازنِ اسرار را تو مخزونی

۶. قبای[۲۷۱] غیرتِ او بود[۲۷۲] بر چه[۲۷۳] جمالِ تو شد — تویی که در صدفِ علم دُرِّ مکنونی

۷. لوای عزِ تو بر سدره[۲۷۴] قدم زده اند — عزیز در صفِ اهل صفا تو اکنونی

۸. دفینِ مخزنِ لاهوت را که کون و مکان — نداشت طاقتِ دیدار آن تو مدفونی

۹. علائیا گر ازین حال حیرت است ترا
امید قطع مکن چون بوقتِ مرهونی



۱۔ تم "ق" کی "کان" کے گوہر ہو اور "ن" کا جوہر بھی تمہی ہو، "ق" اور "ن" کی کیا حیثیت، تم تو ان دونوں سے برتر ہو۔ (کُن فیکون اور آدمی کی حیثیت کی طرف اشارہ ہے)

۲۔ تم گنبد افلاک کے محیط کا مرکز ہو اور تم اُس کے رموز کے محل کا ستون ہو۔

۳۔ اگر تم اس دائرے کے طواف سے اسکے مرکز میں لوٹ آؤ تو یقیناً تم ہر وصف و وہم سے برتر ہو جاؤ گے۔

۴۔ یہ چرخ گردوں جو تمہارے آفتابِ جلال کا ایک مطلعِ انوار ہے اور تیرے ہی وجود کے ارد گرد گھومتا ہے۔ (سخّر الشمس والقمر کی طرف اشارہ ہے)

۵۔ ابدی کمالات تیرے ہی دم سے ظہور پذیر ہوئے ہیں، اور تمہی اُس کے رموز کے خزانوں کا مخزن ہو۔

۶۔ "تمہاری تخلیق اُسکی قبائے رحمت تھی" اور اب تم علم کا ایک منبعٔ نور ہو۔

۷۔ تمہارے مقام کا علم عرش بریں پر گڑھ چکا ہے اور آج تم اہل صفا کی صف میں عزیز ہو۔ (سدرۃ المنتہا اور اشرف المخلوقات ہونے کی طرف اشارہ ہے۔)

۸۔ تم مخزن لاہوت کا ایک ایسا خزانہ ہو جسکو دیکھنے کی کون و مکان میں طاقت نہ تھی۔ (مرتبۂ صفات یعنی جبروت اور مرتبۂ اسما یعنی ملکوت کی طرف اشارہ ہے اور لاہوت یعنی عالم ذات الٰہی جسمیں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے)

۹۔ اے علائی، اس کیفیت سے اگر تمہیں حیرت ہو رہی ہو امید کا دامن نہ چھوڑ، یہ کیفیت اپنے متعین اوقات میں خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔

۱۔ ژٕ کان گوہر کانگ تہٕ نُون کےٚ جوہر
چھُہ کافرٕ نوٗنہٕ کھَسُو تھےٚ یہٕ آدمی برتر

۲۔ ییٚہوٗنس ژٕ یہٕ، طوافس ڈٕ سٕٹہٕ چھُہ پھیرٕ وٕنی
زمینس ژٕ یہٕ چھےٚ اسمان ییٚتھ تھےٚ پیہوٗنی

(ب) سِرن ہنزے تہٕ لرٕ چھُکھ ییٚمنت ژٕ ی تھَم
صفا تہٕ صافیہٕ بخشتھ ژٕ یہٕ چھی گمٕتھ کٕم کٕم

۳۔ ژٕ یہٕ کانہہ اَدٕ تہٕ نہٕ واتی ژٕ بے بہا چھُک لال
صفتھ ژٕ یہٕ کُن تہٕ نہٕ پوشُن ژٕ تھوٗدزٕ وہم وخیال

۴۔ بنی جلال روَن ہنٕد ژٕ یہٕ تھٕ یہٕ آگےٚ چھی دوان
سٕہ گوٗمتے ژٕ یہٕ چھےٚ پرگار تیس نوٗ قطٕ ژٕ پیوان

۵۔ "کماکُن" چھُہ سِرَن تس بنان چھانہٕ طوٗ ہوٗر
خزان چھیس ژٕ ییٚمنت خزانہٕ چھُکھ موٗستوٗر

۶۔ تس سینہٕ غار تہٕ چھیہٕ قبا ژٕ یہٕ ٹھوٗر وُچھنس
ژٕ علمہٕ ہانگنہٕ ہنٕد چھُک موٗ لُ موٗخت نٕنس

۷۔ علم چھُہ عزتہٕ چاریخ ڈٕ کھر مٕشرٕ ز ازل
صفاکس صفےٚ منٕشرٕ عزیز چھُکھ بے بدل

۸۔ یُس خزانہٕ لا ہوٗتہٕ سُین نہٕ کانسہٕ عطا
ژٕ یہٕ مےٚ خزانہٕ چھی اَندرٕ سہٕ کانہہ ہو نٕری ژٕ متاع

۹۔ یہٕ مشکل نہٕ گژھان حل، چھُہ حارتک وَسواس
علی شہوٗ ژٕ مہٕ ژٕ ٹھٕ برا نتھ چھُہ پرارنےٚ وَنس

GHAZAL 25

1. Thou art the diamond of the mine of causality. Causality in itself is of no value for thee because thou art above its demand (here cause and effect and the creation of Adam have been suggested).

2. Thou art the centre of the circumferences of the vaults of skies and thou art the pillar of the mansion of His secrets.

3. If you arrive at the centre by rotating around these circumferences, you will undoubtedly defy every mean quality and superstition.

4. The burning sun reflects the light of thy radiance; it moves only about thy existence (God has kept stars and skies turning for ever).

5. All eternal feats spring from thee and thee alone are the source of the treasure of secrets.

6. My (man's) creation is only a sign of thy benevolence and I am thus fond of the light of knowledge.

7. The flag of your elevation stands pitched on thy throne's sky and now you're a dear one amongst the pious (Here man's highest possible elevation and his being the crown of creation have been suggested).

8. You're such a treasure of the infinite treasure-house that the whole of creation could not bear to see it (Here the position of attributes, i.e. determinism and the position of names, i.e. angels have been suggested, apart from the unknown, i.e. God's omnipresence in which the quester merges with the infinite).

9. O Alaie, even if this enchantment surprises you, still do not give up hope. This enchantment will bear fruit at its appointed hour.

٢٦

١. گر بر اندازد[٢٧٥] زمانی از جمالِ خود نقاب
از خجالت در کسوف آرد رُخِ خود آفتاب

٢. ور نسیمی از رهِ لطفش بدو زرخ بگذرد
بندیانِ حبسِ آتش[٢٧٦] ذوق یابند[٢٧٧] از عذاب

٣. در بهشت از جلوهٔ حُسنش شود خالی دمی
سلسبیل و سایهٔ طوبیٰ شود دل را[٢٧٨] حجاب

٤. با صفائی لذتِ دردش[٢٧٩] نعیم خلد هیچ
بی خیال[٢٨٠] دولتِ وصلش همه عالم سراب

٥. بی خمار از مستی[٢٨١] خواهی ز هستی دور[٢٨٢] شو
در حیاتِ[٢٨٣] جاودان خواهی طلب کن آن[٢٨٤] شراب

٦. بادهٔ غم نوش اگر خواهی رهایی زین خمار
راهِ رندان گیر گر جویی[٢٨٥] تو قربِ آنجناب

۷۔ روز بازار[286] یکہ رندان راست ہر دم در غمش

زاہدان در عمر خود ہرگز نہ بینند آن بخواب

۸۔ مہر مہر او دست[287] ایدل تو دم از و متلش[288] مزن

سایہ را خورشید جستن کی بود[289] رائی صواب

۹۔ دربی[290] عنقا چہ پوئی آخر ای مور ضعیف

مجلس جانان چہ جوئی آخر ای جان خراب

۱۰۔ گر جہانی چون علائی ہر دم آنجا شد فنا

قطرہ در دریا فتاد[291] و باز شد آبی بآب

۱۔ لمحے بھر کے لیے اگر محبوب اپنے جمال کا پردہ ہٹا دے تو سورج بھی فرطِ خجالت سے اپنا چہرہ چھپالے گا۔

۲۔ اگر اُس کے لطف وکرم کی ٹھنڈی ہوا کا گذر جہنم سے ہو جائے تو جہنم کی آگ کے قیدی بھی عذاب دوزخ سے رہائی پالیں گے۔

۳۔ جنّت بھی اگر اسکے حسن وجمال کے جلوؤں سے لمحہ بھر کیلئے محروم ہو جائے تو سلسبیل (جنّت کی ایک نہر) اور طوبیٰ (جنت کا ایک درخت) کا سایہ قلب وخاطر کیلئے ایک حجاب بن کر رہ جائے گا۔

۴۔ اُس کے لذتِ درد کی صافی وپاکی کے نزدیک جنّت کی نعمتیں بھی ہیچ ہیں اسکے وصال کی دولت کے بغیر سارا عالم ایک سُراب کی مانند ہے۔

۵۔ اگر تم پیے بغیر ہی مستی کے خواہاں ہو تو ہستی سے گذر جاؤ اور اگر تم حیات جاوداں

کے طلبگار ہو تو ویسی ہی شراب تلاش کرو۔

۶۔ تم اگر مستی و خمارِ دنیا سے چھٹکارا چاہتے ہو تو اُس کے غم کی شراب پیو' اور اگر تم اسکی قربت کے خواہاں ہو تو رندوں کا طریقہ اختیار کرو۔

۷۔ اسکے مغموم رندوں کو روزانہ جو رونق میسّر ہوتی ہے۔ اُسے زاہد ساری عمر خواب میں بھی نہیں دیکھ پاتے۔

۸۔ اے دل' محبت تو اُسی کی محبت ہے تو اُسکے وصل کی لافیں نہ مار' سایہ بھلا سورج کی رفعتوں کو کیسے پا سکتا ہے۔

۹۔ اے کمزور چیونٹی' تم عنقا کا پیچھا کیوں کر رہی ہو' اے تباہ حال تم محفلِ جاناں کیا تلاش کر رہے ہو۔

۱۰۔ علائی کی طرح اگر ایک دنیا بھی اُس پر روزانہ فدا ہوتی رہے تو کیا ہوا۔ یہی نا کہ جیسے پانی کا ایک قطرہ لوٹ کر دریا میں گِرا اور پانی میں مل کر پانی ہو گیا۔

۱۔ بُرقہٕ یوٗد دِلبر رُخس تراوِ تہٕ موکھ ہاوُن ہیٚیہِ
مَنٛدچھہِ اُفتاب تہٕ تس گرٛہنتھ بجھی بے پیٚیہِ

۲۔ قہرٕ ہے اَنٛدرٕ ہواواہ مہرِ کے گوٗڈنے روٗ بَن
قادٗ خانَس ژیٚنہٕ سنے کرٛدوزخی راحت لیٚبَن

۳۔ ژلوٗ حو سنگُ سوٗر گَیے ساتھاہ شہٕ تھاوٕ ژھایہٕ بوٗل
ژلبلیچ شرٛ بَجتھ گرٛ جیوان طوٗبی اُکھ شِہُل

۴۔ دَرد پیالہ تمی ہندے قطراہ زَوس اَمُس ہیٚیہ

(ا) گُوٚرمہ میٚنی دتا قیامتھ پیوٚسہ مے لیس کیٚ موے چیٚنہ

(ب) وَصلہٕ لذَتھ تمی ہُندے لیٚ زاوتس جنتھ نہٕ جان

سُتھ نہٕ لیٚس تمی ہنز چھ تس نشہٕ تاٹھ تہٕ دوٚن جہان

۵۔ نا اسہٕ پنج کرُسی تیا پیدا چھُ رُت تی گوٚ یچوٚن

زِنٛدٕ یوٚزدوَے تا ابد روزن گرُٹھ کھے موے ہیٚیہ چوٚن

۶۔ موے ہیہ تمی ہندے نَمک چوٚن بنگہٕ تے غفلتھ ژَلی

رِندٕ نے کر پیروی درگاہ واکھ اُے ڈلی

۷۔ عمر زَن داوی لدَن رِندن تس ہندٕ تعزیہ جال

(ا) بٕدٕ تمن اقبال آسن زیاد دِینگ ذوالجلال

(ب) دِلو تہندے گری بازر تمن مو لار چھن ہیٚکہ

زاہدہ تہٕ اندر خاب نو ہیٚکہ زاہدے عمر و چھن

۸۔ کیاہ لمن چونے چھ پانو لوٚیہ ساَرے ادرہ چی

ژھایہ ہندے تا پہ ژھانڈن ژھاٹھ گاَرے یورچی

۹۔ کیاہ رنیہ ہندراز ہونزس لارین پادن پیوٚنے

چھیہ خرابی جانہ ہے جانانہ ہے اس دوہ ذِنے

۱۰۔ عالماہ یوٚزدے علی شاہ گوفنا موٚزرن نخے

قطرہ ہیو دری یاوہ ہے پیٚیہ آب میلی آبہ ہے

GHAZAL 26

1. Were my Beloved to unveil His beauty for a moment, the sun world hide its face under the blanket of humiliation.

2. If the cool breeze of His graces passes through hell, then the prisoners of the hell's fire will be liberated.

3. If paradise is deprived of the appearance of His glory and beauty for a single moment, then the Salsabeel (a canal in paradise) and the shadow of Touba (a tree in paradise) will become illusions for the heart and memory.

4. The value of the feasts of paradise amounts to nought when set against my pain's delight for Him. Without the wealth of my union with Him, the whole world appears to be a mirage.

5. If you want to get drunk without drinking, then do away with your existence and if you want an eternal life, then look for the right kind of wine.

6. If you want to get rid of intoxication, then have the wine of your sorrow for Him, and if you want to go closer to Him, then adopt the attitude of the drunken.

7. The glitter the sad-drunken enjoy daily is something that the actual non-drunkens never see.

8. O heart, all love is actually for Him; therefore do not speak so high of your union with Him; the shadow cannot chase the sun's light.

9. O you frail ant, of what value is your chase for the lark? O destroyed your quest for His company is futile.

10. What does it matter if, like Alaie a whole world is sacrificed for Him. This all will amount to nothing but a drop added to the waters of a river.

۲۷ [۲۹۲]

۱. بر جانِ مستمندان داغی ز غم نهادند — کز سوزِ آن دو عالم در حیرت اوفتادند

۲. چون بر درِ جلالش[۲۹۳] عالم جوی نیرزد — بر هر گدایِ مفلس این در چرا گشادند

۳. بویی ز زلفِ آنمه بگذشت در دو عالم — ذرات کون از آن[۲۹۴] بوی سرمست[۲۹۵] افتادند

۴. چندین هزار بیدل بر بوی آن سعادت — جان با[۲۹۶] نثار کردند دلها[۲۹۷] به باد دادند

۵. مستانِ حضرتش را آرامگه بلا شد — با صد هزار محنت بر یادِ دوست شادند

۶. قومیکه پی نبردند بویی ز خاکِ این در — در راه کشف و تحقیق آنها[۲۹۸] کم از جمادند

۷. چون دیدگان[۲۹۹] ندارند تا روی[۳۰۰] دوست بینند — از مادرِ طبیعت گویی مگر نزادند

۸. سرگشتگانِ راهش بر نفس اگر سوارند — هرگز عنانِ همت در دستِ[۳۰۱] او ندادند

۹. شوریده گانِ عشقش در چارسوی غیرت

پیوسته چون علائی با خویش در جهادند

○

۱۔ غم زدوں پر غم کا ایسا داغ لگایا گیا ہے کہ اُسکے سوز سے دونوں عالم حیرت میں پڑ گئے ہیں۔

۲۔ جب اُسکے پُر جلال در پر پورا عالم جَو کے ایک دانے کے برابر بھی نہیں ہے تو پھر ہر مفلس اور فقیر کے لئے یہ دروازہ کیوں کھل جاتا ہے۔؟

۳۔ میرے محبوب کی زلف سے خوشبو کا ایک جھونکا دونوں عالم میں پھیل گیا جس سے کائنات کا ہر ذرّہ مدہوش ہو گیا ہے۔

۴۔ اُس بڑی سعادت پر ہزاروں عاشقوں نے اپنی جان نثار کر دی اور اپنے دل کھو بیٹھے

۵۔ ذاتِ پاک کے عاشقوں کے لیے مصائب آرامگاہ بن جاتے ہیں اور دوست کی یاد میں ہزاروں تکالیف کے باوجود وہ خوش رہتے ہیں۔

۶۔ وہ قوم جس نے اُسکے در کی خاک تلاش نہیں کی وہ کشف و تلاش کے اس راستے کے پتھر ہیں۔

۷۔ چونکہ اُن کے پاس وہ آنکھ نہیں کہ وہ اپنے محبوب کو دیکھ سکیں۔ گویا وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔

۸۔ اُسکی راہ کے دیوانے اگر اپنے نفس کے گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو ہمّت کی لگام ہرگز اُن کے ہاتھ سے نہیں جا سکتی۔

۹۔ اسکے چاہنے والے جذبۂ غیرت سے اسطرح پیوستہ و سرشار ہیں۔ جسطرح علائی خود اپنے آپ سے جہاد میں۔

۱۔ دِل چھےٚ تیتھےٚ عزٕ پیٚن داد بوسہٕ دانوٚآنی
یتھ حارتس زٕ عالم چھی دُزی دزی پھوآنی

۲۔ دَرواز بے پیٹھ تس عالم لوان نہٕ اکھ جوٚ
نادار نے گدائن سے وڈ تھ سیٚن نہٕ کیاہ گوٚ

۳۔ مشکاہ ززلفِ ماشوق دِہن عالمن یِوآنی
آوری تمی زٕ سمار چھی عشقہٕ تم چھیوآنی

۴۔ دَولتھ ییٚہ لبوٚنا ژھانڈان چھہٕ سایہٕ بدی یاس
وَنڈان دِلن تہٕ جانن خانن کران چھہٕ کم ڈاس

۵۔ مستانہٕ نے تس سندن راحتہ ژمان نہٕ بن چھے
لچھ مخشرے چھہٕ ژالان لبس یادِ حق تمن چھے

۶۔ دربارِ چے میثر ہند مشکاہ یمن تتھوٚ آد
پُزی کُنی لبن نہٕ انسان گنہٕ پیوٚمتے تمن ناو

۷۔ (ا) یم یار بے نہٕ ڈیشان فلوانہٕ تس گتی چھی
تم آمتی چھہٕ المی تم زن نہٕ زامتی چھی

(ب) انسان چھہٕ وآصلن ناو دُزی ییٚہے تے آے
یم آذ گژھن تہٕ اُذین حاصِل تمن چھہٕ بائے

۸. (الف) نَفَس گرٕ گُھمری تمے ساںگ چھُ تَل ہوائی

لاگُم نہٕ ہیٚتھ زانٛہہ تَس چھی اَتھہ دِوآنی

(ب) زانُن یہٕ نفس ظالم، یٔڈ ناو گیچھ بُلایا

دٔپہ رٔچھ میہٕ تَل پنا ہَس از خیراین خُدایا

۹. عشقہٕ مُتٕن تَس ہِنٛدٕن چھے غارتگ ژۄنٛوت جاے

پانس ملی رٔشہن یا آٹھی جاران چھہ مارنے آے

GHAZAL 27

1. We the sorrow-affected have been so marked that it surprised both the worlds.

2. Even if the world is just a grain of barley at His glowing door, it does open for the poor and the beggar.

3. The fragrance of my Beloved's tresses has enthralled both the worlds and has entranced every particle of the universe.

4. Thousands of His lovers have sacrificed themselves for chancing upon smelling this fragrance and as a result forgot their hearts.

5. The lovers of His pious existence find cosy nests in suffering and despite of undergoing untold miseries are happy in their remembrance of Him.

6. The nation which does not look for the dust of His door, becomes a stumbling block in the path of quest and understanding of Him.

7. Since they do not possess the eye to see their Beloved, it seems they are still awaiting real birth.

8. If the wanderers of His path mount the horses of their-selves, then they continue to possess the rains of courage.

9. Those who are really desirous of Him, are so filled with the passion of courage that Alaie is fighting a holy war against his own self.

۲۸

[۲۰۲]

[۲۰۳]

۱. میانِ آبِ حیاتی و آب می جوئی — فرازِ گنجی و از فاقه در تگ و پوئی

۲. تو کوی دوست همی جوئی و نمیدانی — که گر نظر به حقیقت کنی تو آن کوئی

۳. ز بوی زلفش[۲۰۴] ازان غافلی که مزکومی[۲۰۵] — وگرنه از خم زلفش تو[۲۰۶] خود یکی موئی

۴. رخی که آینه به نموده است[۲۰۷] نیز از تست — چو نیک درنگری اصل و فرع آن روئی

۵. سرادقِ جبروتی معطر از دم تست — تو مشک طینتی از جهل جیفه می جوئی

۶. خطایرِ[۲۰۸] ملکوتی از تو زیب می یابد — تو در مزابل[۲۰۹] طبع و هوا چه می جوئی

۷. گلی ز گلشنِ وصلی فتاده اندر خاک — میانِ گلخنِ حرص و هوا[۲۱۰] چه می پوئی

۸. به بزمِ مجلسِ خامش علایا نفسی
رهت دهند اگر دست دل[۲۱۱] ز خود شوئی

۱۔ پانی کے اندر ہوتے ہوئے بھی تم پانی تلاش کر رہے ہو اور خزانے کے اندر ہوتے ہوئے بھی تشنہ کامی سے تنگ و دو کر رہے ہو۔

۲۔ تم کوچۂ یار کی تلاش میں ہو اور نہیں جانتے کہ درحقیقت خود تمہی وہ کوچہ ہو۔

۳۔ تم اسکی زلفوں کی مہک سے اس لئے بے خبر ہو کہ تمہاری ناک بند ہے۔ جبکہ تم خود اسی کے خم زلف میں ایک بال کی مانند ہو۔

۴۔ وہ چہرہ جو تم نے آئینہ میں دیکھا تیرا ہی ہے اگر تم اسکو غور سے دیکھو تو کھرا اور کھوٹا اسی چہرے سے دکھائی دے گا۔

۵۔ ملکوتی شامیانے تیرے ہی دم سے معطر ہیں خوشبو تمہاری طینت میں ودیعت ہے لیکن جہالت کے سبب تم اسکو مُردوں میں تلاش کرتے ہو۔

۶۔ ملکوتی ایوان تمہارے ہی دم سے خوبصورت ہیں نفس و ہوس کے ڈھیروں میں تم کیا ڈھونڈ رہے ہو۔

۷۔ تم گلشن وصل کے ایسے پھول ہو جو خاک میں پڑا ہوا ہو۔ تم حرص و ہوس کی بھٹی میں کیا تلاش کر رہے ہو۔

۸۔ علائی، اگر تم دل سے غرور کو دھو ڈالو تو خاص محفل میں تم کو لمحہ بھر کے لئے اجازت مل سکتی ہے۔

۱. خِضرٕ ژٕ آبِ حیاتس ژٕ ترٕیشہٕ ترٕیشہٕ گرٲن
خزانہٕ ژیٖنہ تہٕ کنہٕ چھے دِوان ژٕ فاقہٕ مران

۲. ژٕ کوچہٕ چھک دِوانہٕ وٕدن کتہٕ چھِ میٖنہ دِلبر
مہ کوچہٕ اصل گمنٕ ژٕ یے، گرٲن ژٕ اتھ نہٕ نظر

۳. ژیٖنہ زُلفہٕ مُشکہٕ تسندٕ چ گژھان چھیہٕ بوٗ اُنڈی
رِلی
ژیٖنہ زُلفہٕ بادٕ گُمُش چھیہٕ دہاغس بُنڈی

(ب) یوان اوَے ژیٖنہ لبنہٕ حبیبہٕ مِنز بُجیا
ژٕ زُلفہٕ اُنڈرٕ تس بِسندے اکھاہ تہٕ چھکھ موٗیا

۴. ژیٖنہ آنہٕ اُنڈرٕ بُجھتے چھون مُعاینہٕ ہاوان
دَیان ژیٖنہ اصل و فرع چھیٖ ژٕ مینجر راوان

۵. دَیانہٕ چانہٕ بجروت چھِ مُشکنہٕ کمٕ دار
ژیٖنہ مُشکہٕ اُڈرن چھیہٕ ژٕ ژھانڈٕ دن مو ردار

۶. خُوبہٕ وَنے چھُ زٕ ملکوت ژیٖنہ روبہٕ خان پُرٕ نوٗر
طبیٖ تِنگ تہٕ ہَوا وُک لگان ژیٖنہ جائے ضُرورٕ

۷. ژٕ وَصلہٕ پوشہٕ تھرٕ بُندٕ لژہٕ گومت پوشاہ
ژیٖنہ بوپٕ نہٕ، کھیوٗمت چھے بگے ہندے جوشاہ

۸. بُنی ژیٖنہ مجلسِ خاصس تس بِندس اژ نے
رِلی
دَتھ دِنے تہٕ ژٕ ہتس تھاو ہیدا تیک وٕ ژنے

(ب) دِلک اتھ ژٕ دَماہ اکھ چھلن بن زٕ خودی
خدا بُن چھُ، علی شاہ اوَے خودی پھِبدی

GHAZAL 28

1. You're thirsty inspite of having water all around you and you're dissatisfied inspite of being within the treasury.

2. You're looking for the Beloved's lane and do not know that you're yourself that lane.

3. You're unaware of the fragrance of Beloved's tresses because your nose stands blocked and the irony is that you're yourself one of the hairs of Beloved's tress's curve.

4. The face you see in the mirror is yours. But if you see it thoughtfully, then this face will reveal what is pure and what impure.

5. Angelic tents are fragrant only with your existence. Fragrance resides in your body, but due to ignorance you consider it a carcass.

6. Angelic echelons look beautiful only because of you. What is there in the mounds of ambition and selfishness.

7. You're like the flower of the garden of union that is lying in dirt. What is there in the furnace of lust and ambition.

8. Alaie, if you get rid of your heart's pride, then for a moment, you will be permitted to enter the company of the privileged.

۲۹[312]

۱- تا نیفشانی درین ره دامن از جان و جهان[313]
در جهانِ جان نیابی فیض اندر سرِ جان

۲- گر زنی بر سدِ یاجوجِ هوا یکدم قدم
از نسیمِ صبحِ اسرار قدم یابی نشان

۳- چند بر فوتِ مثالِ عاریت یابی ز دهر
تا کی از بهرِ مرادِ تن[315] بغم داری[316] روان

۴- خاکدانِ دیو با غولانِ نفسانی گذار
عیش با روحانیان[317] کن بر تر[318] از هفت آسمان

۵- روحِ انوارِ صفا از بی صفا[319] گویان مجوی
یمنِ آثارِ هما[320] از منظر بومان مدان

۶۔ نالہ را ہمدم گزین و سایہ را ہمسایہ گیر
جامِ غم بر روی الیشان نوش کن[221] در ہر زمان

۷۔ بیدلان را ساقی[222] انا تنگ ست و مطرب[223] زآہ دل
عاشقان را لذّت از درد ست و راحت سوزِ جان

۸۔ عشق سلطان است چون مہمانت آید[224] نزدِ او
دیدہ و دل باز جان شکرانہ ساز اندر میان

۹۔ عشقِ جانان آتش و جانِ علائی خس بود[225]
خس خود در آتش فنا شد دیگر آنرا خس مخوان

۱۔ اس راہ میں جب تک نہ تم مادیّت کو چھوڑ دو تب تک تم اس دنیا میں روحانی رموز سے فیضیاب نہیں ہو سکتے ہو۔

۲۔ اگر تم ہجومِ ہوس کی دیوار کو لات مار دو تو صبح کی ٹھنڈی ہوا سے تمہیں اسرارِ ازل کے نشان مل سکتے ہیں۔

۳۔ تم اس مستعار جسم کی وفات پر کب تک روتے رہو گے اور جسمانی مرادوں کیلئے کب تک غم کھاتے رہو گے۔

۴۔ مٹی کے بنے ہوئے اس پتلے (جسم) کو نفس کے بھوتوں کے ساتھ چھوڑ دو اور سات آسمانوں سے پرے فرشتوں کی دنیا میں عیش و عشرت سے رہو۔

۵۔ پاکبازوں کی روح کو تم دروغ گوؤں کے ہاں تلاش نہ کرو، الوؤں کے جھنڈ میں شاہین نہیں ملتے۔

۶۔ اُکی یاد کو تم اپنا ساتھی بنا لو اُسی کے سائے میں (قرب میں) زندگی بسر کرو اور اسی کے روبرو ہر وقت اُسکی یاد کے غم کا پیالہ پیتے رہو۔

۷۔ عاشقوں کے ساقی آنسو ہیں اور مضطربوں کا ساقی اُن کی آہِ دل ہے انہیں درد سے لذّت اور تڑپ سے راحت ملتی ہے۔

۸۔ عشق تو بادشاہ ہے اور جب یہ تمہارا مہمان بن جائے تو شکرانے کے طور پر دیدہ و دل و جان سب اس پر قربان کر ڈالو۔

۹۔ محبوب کا عشق ایک آگ ہے اور علائی کی جان خس و خاشاک، یہ خس و خاشاک آتشِ عشق میں جل کر راکھ ہو گیا ہے اس لیے اب اسے خس نہ کہو۔

۱۔ جانہ تہ دُنی یاہ نشہ ییہ سالک دِل دِ نَ
تَہ سر جانہ ہے کَرِ فانی یم دو شو ے بَنَن

۲۔ لَتھ دِ اَتھ یا جوُ جہ سَو تھی ہے حرمہ کِس اُ دتھی تھےڑلی
واقفی بُکر راو دو نی خوش واو زن جھمک ڈلی

۳۔ جمِی دو زم دِیت مُت نوانی تتھ دکھ دو نی کوت کال
یَیڑتہ تن کیثر اہ للہ وُکھ جانہ ہے جِسمن مُلال

۴۔ ثرام چو کَن نغمہ کِین تر آوِتھ لو پن ژ ہ من دِل لَتھاہ
تِل سُتو اَسا نوے پینیٹھ کُنی وُفا کرُ راحتھ اہ

۵۔ چار وایَن نشہ گژ میو رو عالی یتھ تے رو یہ تہ نور
رازہ بوزن بوزنے مستن بکھن کیشتہ ژھایہ دور

٦۔ ژھاے ہمسایہ پننُن کرُ ودُ بخلوتھ دمبدم
رُہبرن پیرن فقیرن ہند دیدارک کھیئہ قسم

٧۔ بیدِلن ساقی چھ اوش تے ودش چھ سازندن بنان
دود دلن تھ عاشقن تے راحتِ دل سوزِ جان

٨۔ پادشہ عشقس لبکھانی پھمی ستہ پرُشہ لارے ییٖ
دید تے دِل پیشکش کرزی زہ بس تے زوُ ونن ییٖ

٩۔ گاسہ بے ہیوٗ زو، علی شاہن چھ آتش عشقہ نار
دیچھ مہ گاسس گاسہ ژزی تھے گوییُن ودہ ذی عالمن نار

GHAZAL 29

1. Unless you renounce materialism in this journey, you cannot reap soul's mysteries in this world.

2. If you kick at the wall of the crowd of ambitions, the cool morning breeze will let you know the mystery of your origin.

3. How long will you continue to mourn the frailty of your body and how long will you wear out for your bodily attractions.

4. Dump your earthly frame with the idols of self; live happily in the world of angels of the seven skies.

5. Do not look for pious soul in deceivers; you can't find the hawk in a flock of owls.

6. Make His remembrance your companion; live in His shadow and drink always from the sorrowfilled cup of His remembrance before Him.

7. Tears are the bartenders of lovers and sighs the bartenders of musicians; the sigh caused by pain gives them joy and restlessness comfort.

8. Love is the king and if the king is your guest, then you should sacrifice your eyes, heart and life by way of gratitude.

9. A lover's love is fire and Alaie's life dust; if this dust has burnt with the love of fire, then it must not be dubbed dust.

۳۰ [۳۲۶]

۱. سیرِ همای عشقش والا بود همیشه — ظلِّ جلالِ حکمش بر ما بود همیشه

۲. چون مسندِ جلالش دلهای بیدلانست — پس شاهبازِ حُسنش بر جا بود همیشه

۳. بوی ز خاکِ کویش بر جانِ هر که آید — انفاسِ مُشکبارش بویا بود همیشه

۴. وانکو عمای غفلت پوشیده[۳۲۷] چشمِ سرّش — خطِ وی از مسمّیٰ اسما بود همیشه

۵. زیبِ جمالِ معنی چون نورِ معرفت شد — سیرِ صفای عارف زیبا بود همیشه

۶. هر کو ندید رویش کوری دو عالم آمد — وانرا که دیده وا شد[۳۲۸] بینا بود همیشه

۷. جائیکه سوزِ عشقش منزل کند زمانی[۳۲۹] — لذّاتِ جاودانی آنجا بود همیشه

۸. سودای وصالش شیدای انجمن شد — در آفتاب و[۳۳۰] ذرّه پیدا[۳۳۱] بود همیشه

۹. بر درگهش علائی از ما و من گذر کن
زیرا که بزمِ عشقش بی ما بود همیشه

۱۔ عشق کی پرواز ہمیشہ بلند ہوتی ہے اور ہم پر اُسکے جلال کا سایہ ہمیشہ رہتا ہے۔

۲۔ چونکہ عاشقوں کے دل اُسکے جلال کی مسند ہیں اس لئے اُسکے حسن کا شہباز ہمیشہ اس پر کہیں نہ کہیں بیٹھا ہوتا ہے۔

۳۔ جس کسی کو بھی اُسکے کوچے کی خاک نصیب ہوئی اُسکی عنبریں سانسیں ہمیشہ کے لئے مشکبار ہو گئیں۔

۴۔ جس کسی نے اپنی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالدیا ہو اُسے محبوب کے ناموں سے کچھ اور ہاتھ نہیں آتا۔

۵۔ معانی کا حسن و جمال اُس وقت معرفت کا نور بنتا ہے۔ جب عارف کا یہ پاک سفر ہمیشہ زیبا ہو۔

۶۔ جس کسی نے اُسکا جلوہ (نور) نہیں دیکھا وہ دونوں جہاں میں اندھا ہی رہا اور جس کسی کی آنکھ کھل گئی وہ ہمیشہ کیلئے بینا ہو گیا۔

۷۔ جس دل میں اُسکے عشق کی تڑپ پیدا ہوئی اُس نے ہمیشہ کی لذت حاصل کر لی۔

۸۔ اسکے وصال کا جو بھی سودائی اس کی انجمن کا شیدائی بنا۔ وہ ذرے سے لے کر آفتاب تک ہر چیز میں عیاں ہوگا۔

۹۔ اے علائی اس کی بارگاہ میں "ما و من" سے گذر جاؤ کیونکہ اُسکی بزم ہمیشہ بے "چون و چرا" ہوتی ہے۔

۱۔ (الف) تس عشقہ راز ہو ؤزنس وُپھتے دُرُو تھو دمے چھے
بوڈ چھس ہمیشہ اقبال تس رو تیہ لڈی لڈی چھے

(ب) نو رمان اسے کرِ ڈاڈ دِرِ ٹھکیمے اکی درٛاے
چھی بختہ بڈی اکی دو زیٖبہ شاسے چھ ژھرہ ژھاے

۲۔ (الف) دِل بیدِلن ہندے کوٚرمند تس سندی جلالن
بے جایہ کرُتوے جاے ڈاڈ تس سندی جمالن

(ب) یُس خو بِنہ کے چھ شہباز تس وَن مہ تس چکونہ
نہ بی نو نوٚمہ ہے نیب ڈیشن چھ گو نہ گونہ

۳۔ مُشکیمے ژھو ٹہ میٚر شنڈ لیس لیس زُوس تس شنڈ آے
تس دمبدم دمن مستی کم عنبر ابر درٛاے

۴۔ (الف) یُس غفلتچ وُنِل بیٹھ چیشمن نتہ اَنیٖو پیشو
تس ناوِ بے نوٚگے ناے تس نزِہ جدا گو

(ب) تس نامہ لیو کھ جبین تو رحمت نہ کانہہ ہواوے
زانی فقط شہ ناواہ حاصل تمن چھ ناوے

۵۔ (الف) پیٚوکٲر تس بوٚمدت پئے تس دِتے نہ ذاتن
لیش پانہ بے تمی پو دوٚتھ راونس راتن

(ب) شوٚ بے چھ اندرِ حق سنس عرفانکے تس شنڈ نور
سوٚ سے عارفن دِ تھے گے اندرِ س گژھکھ نہ زانہہ دور

۶۔ ییمۍ وُچھنہٕ تمۍ سُندٕ روے دوٚن عالمن ہُراوٚن گوٚو
یَس چشمے دِتھُکھ گاش ڈاڈے رٕٹ دِلیشہٕ وُن

۷۔ یَتھ جایہِ جایہٕ نے کوٚر عشقن تَس اِشندی تہٕ شوٗرَن
(ز) لَذَتھ ہمیشہٕ تتھٕ چھے راحتھ تیتھ کہٕ سوٗرَن

(ب) عشقن ترٛزرٕ دِزٕ برٕ سا تھاہ تہٕ اَکھ ہوا واہ
بَڈ نیامتِ الاہی تہٕ شاہشاہی کہ چھ واہ واہ

۸۔ چھے مالہٕ موٚت تَس سُندے دِراٛمت ہبراتہٕ فلوا
(ز) اَفتابکی ہہٕ پاسکھن ذٕژزن گوٚمت ہویدا

(ب) سوداز دِ سینہٕ تَم سٕنی مژیمَن تَس مٕنز ماے
کھٕٹی کھٹی اَتھٕ منزن سپے نُژگے تہٕ پھٕٹی پھٕٹی دراے

۹۔ دَرگاہ ہہٕ تمۍ مٕنزٕ سے پیٹھ گژھ پانہٕ نش علی شاہ
(ز) بوزٕ تھ کرٕ عشقہٕ مجلس چھیٚنہٕ "من ہمہ" منز اٚہ

(ب) زانہنہٕ ےٚ اَزی نہٕ دَربار ییمۍ وُچھی پَنُن پان
سرکارچی چھ عبٕدٕ ڈاگاہ خوٗدی گژھن فان

GHAZAL 30

1. Love always flies higher and higher and we always live under the radiance if its shadow.

2. Since lover's hearts are the seat of His radiance, the Hawk of His beauty does find a resting place.

3. He who mixed with the dust of His lane, had his long breaths embrace fragrance for ever.

4. He who covers his eyes with the veil of restlessness, does not get anything through the remembrance of Beloved's names.

5. The beauty and radiance of meaning becomes the light of knowledge because the pursuit of such meaning always suits the knower.

6. He who did not see His light, remains blind in both the worlds and He whose eye did open, becomes a seer for ever.

7. The heart that pulsates with His love finds joy for ever.

8. A quester seeking His union and becoming a devotee, prevails on the whole world-from particle to the sun.

9. O Alaie, in His divine domain you should always discard the drives of your heart because His divine domain is always unquestionable.

۱۳[۲۳۲]

۱. گر نسیمِ وادیِ اسرار خواهی تن گداز
در تجلای[۲۳۳] جمالِ یار خواهی جان بباز

۲. تن چو زندانت و جانت[۲۳۴] سدِ راهِ جانِ جان
جانِ جان گر بایدت با بند و با زندان مساز

۳. هر چه غیرِ اوست دشمن دان تو اندر[۲۳۵] راه دوست[۲۳۶]
در حضورِ[۲۳۷] دشمنان با دوست نتوان گفت راز

۴. شیوهٔ رندانِ این درگاه جانبازی بود
چون تو این بازی ندانی در رهِ او کج مباز

۵. طاعت و زهدِ ریایی را بر آن در قدر نیست
تحفه آنجا نیارد[۲۳۸] کس بجز سوز و گداز

۶. زیرِ[۲۳۹] باران بلای دوست هر کو سر نهاد
بر فرازِ طارمِ علوی کشندش سرفراز[۲۴۰]

۷. باہمہ عشقش تو از لذاتِ جسمانی مگو
بادجودِ روضۂ رضوان تو از گلخن مناز

۸. فیضِ روحِ قدس گر خواہی تو اندر سیرِ جان
مرکبِ حرص و ہوا را درپئ عزلان متاز

۹. بحترِ رفعت بر سرِ کیوان علائی سرکشی
چشمِ ہمت گر ازیں دونان تو بردوزی چو باد

○

۱۔ اگر تم وادیٔ اسرار کی ٹھنڈی ہواؤں کے خواہاں ہو تو اپنے وجود کو پگھلا دو اور اگر تمہیں حسنِ یار کے جلوے دیکھنے ہیں تو اس کے لئے جان کی بازی لگا دو۔

۲۔ تمہارا جسم ایک قید خانہ ہے اور یہی چیز محبوب کے راستے کی رُکاوٹ بھی ہے اگر تمہیں محبوب کی تلاش ہے تو اس قید و بند سے باہر آ جاؤ۔

۳۔ محبوب کے راستے میں اس کے سوا تم جو کچھ بھی دیکھو اُسے دشمن سمجھو اور دشمنوں کے سامنے دوست کے ساتھ راز کی باتیں نہیں کی جا سکتیں۔

۴۔ اس درگاہ کے رندوں کا طریقہ جانبازی ہے۔ تم اگر اس کھیل سے واقف نہیں تو اس راستے میں کج فہمی سے کام نہ لو۔

۵۔ اس کی دہلیز پر دکھاوے کی عبادت اور پارسائی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے وہاں صرف سوز و گداز کا تحفہ ہی کام آ سکتا ہے۔

۶۔ جس کسی نے اپنے دوست کی تکلیفوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھایا اُسے لامکان کی وسعتوں میں اونچے مرتبے سے سرفراز کیا گیا۔

۷۔ اُسکے عشق کی یاد میں تم کو جسمانی لذتوں کی باتیں نہیں کرنا چاہییں۔ باغِ ارم کی موجودگی میں تم کو آگ کی بھٹی پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔

۸۔ تم اگر روحِ قدس سے فیضیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنے جسم میں موجود حرص و ہوس کے گھوڑے کو دیووں کے پیچھے نہ دوڑاؤ۔

۹۔ علائی، شاہین کی طرح تم نے اگر ان کمینوں سے اپنی ہمت کی آنکھیں بند کر لیں تو تم اپنی بلندی کا شامیانہ ساتویں آسمان پر نصب کر دو گے۔

۱۔ یوژ گژھی اسرار کے ماوآن کُے زِ ژیٚہ خوش ہوا
رہ چھُے بَدن گالُن ژیٚہ لازِم تَن بچاوِنی ناروا

(ب) یا تمنای تجلّایِ بقای ذوالجلال
چھُے زوُس گنڈُن گُژھِ وُیُن جان، بَنی ڈیشُن جمال

۲۔ زُو ژیٚہ ٹھوُر ماشوقہِ سُند چھُے، تَن بنیمرِ قادخان
قادخانچ لرتہِ دوس لُرِ مشُل کَر با جانِ جان

۳۔ دُشمنِ جان، تم ژیٚہ، یم ٹھوُر یارِ ہنزے چھی رَتے
بسرتو کُسمبرِ دُشمنَ تمی یارہِ بے بادکھ ستے

۴۔ رِندِ نے درگاہہِ ہندِ ین بازِ جان بازی سگے
کرِژھ گرِ ذ ژیٚہ عشقبازی یژھ ژیٚہ بازی نہ گے

۵۔ سول ریاٗی زاہدن نوِ وانہ تتھ درگاہہِ چھُے
پیش کش ستے ڈالہِ بڈاکھ دردو سوزو بَیہِ ہے

۶۔ ییمی بلاین یارٕ سٕنزٕن دار گردن ترٛاوٕ سر
(ا) تس سرفرازی کرٕکھ اقبال تس دیُت ہے زبر

(ب) تمی ستو آسمان وۅے ییٚمیٚ کنٛز گلہٕ کوٚڈ مرحبا
صبرٕ و تسلیم و رضا آسہٕ آمٕت بوٚڈ مو رتبا

۷۔ کتھ مہ کر لذاتِ جسمٕچ ووٚہ تھوٕ ییٚمی زن عشقٕ نار
اَکر تھیجے گلزارِ جنتھ کیاہ ماچھ گژھ بکار

۸۔ روحِ قدسی فامن ژٕ یہٕ دِن سیر جانگ عتاد پوٚ
حرصہٕ کےٚ تےٚ لوٗبہٕ کے گُر زاہمن پتھ مو ژٕکھو

۹۔ تُرِ مےٚ پوٚہ ہرٕس بہکٕھ پیٹھ دِتھ ژٕ شاہی تاپہٕ دان
(ا) اے شاہِ ہمدان سہٕ ایوانہٕ چھےٚ کیوال تتھ دیان

(ب) یوٚڈ وۅہٕ ذرٕ روز کھ اَینہٕ ژٕ چشمہٕ شرٕو پرتھ یکھٕ زاگ
ژٕ پھٕہٕ ژٕھ ٹھتراوِتھ اَکھ ژٕ ہٕنجی باز تیٚمہٕ ژٕ ناک لاگ

GHAZAL 31

1. If you wish to feel the cool of the winds of the valley of mysteries, then you should melt your existence and if you wish to see the beauty of the Beloved, then you should lay down your life.

2. Your body is a prison and this is a stumbling block in your union with Beloved. If you're looking for Him, then come out of this prison.

3. If in the path to the Beloved you see His peers, then they are your hurdles. Secrets cannot be exchanged with the Beloved in the presence of peers.

4. It is a routine for this sanctuary's dwellers to lay down their lives, If you are not aware of this game, then do not rely on your poor understanding .

5. Your ostentatious prayer at His threshold has no value if offered for show; only a gift of deep remembrance will work there.

6. He who shoulders the burden of his friends's difficulties, finds an elevated place in the Infinite.

7. Do not talk of bodily pleasures while lost in your love for Him. You should not take pride in the furnace of fire in the Garden of Eden.

8. If you want to be a beneficiary of a pious soul, then you should not mount the horse of lust and ambition.

9. Alaie, if you like a hawk, shut the eyes of your courage before the wicked, you will pitch the canopy of your elevation on the sky.

۳۲ [۳۴۲]

۱. آنکه از سایهٔ لطف تو نشانی یابد — چون[۳۴۳] به بیند رخ تو تازه روانی یابد[۳۴۴]

۲. وانکه بر خاک سر کوی تو منزل سازد — عیش صد ساله بر آن خاک زمانی یابد

۳. تشنهٔ وصل تو چون ره بخیالت[۳۴۵] سپرد — نزل ره هر نفسی ملک جهانی یابد

۴. لذت درد تو هر مرده[۳۴۶] دلی کی یابد — دولت آن یافت که از درد تو جانی یابد

۵. هر که در ملک غمت نیست ندارد عیشی — ای خوش آن دل که درین کوی مکانی یابد

۶. دل گمان برد که ذوقی ز غمت یافته است — این[۳۴۷] نه گنجیست که هر کس به گمانی یابد

۷. وصف سوز غم هجر تو کسی را زیبد — که ز هر[۳۴۸] موی از این[۳۴۹] شیوه زبانی یابد

۸. گر کنی بر دل پر درد علائی نظری[۳۵۰]

از جفاهای فلک یکره امانی یابد

۱۔ جو کوئی بھی تمہارے سایۂ عاطفت میں آجاتا ہے اور تمہارا جلوہ دیکھ لیتا ہے تو
اسکی روح تازہ ہو جاتی ہے۔

۲۔ اور جو کوئی تمہارے کوچے کی خاک پر اپنا گھر بنا لیتا ہے تو اُسے ایک ایک پل سو سو سال کی
عیش و عشرت کے برابر محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ تیرے وصال کا پیاسا جب تمہارے ہی خیال میں کھو جاتا ہے تو ہر سانس کے بدلے
اُسے ایک ایک دنیا عطا ہوتی ہے۔

۴۔ مردہ دل، تیرے درد کی لذت کیا جانیں، یہ دولت تو وہی حاصل کرتا ہے جس نے
تیری یاد میں رہ کر زندگی پائی ہو۔

۵۔ جو تیرے درد و غم کی سلطنت میں شامل نہیں اُسے کوئی بھی راحت نصیب نہیں
اور لائق صد آفرین ہے وہ، جس نے تیرے غم وصال کے کوچے میں اپنے لئے جگہ بنالی۔

۶۔ دل پہ یہ گمان گذرا کہ اُس نے تیرے غم کا ذوق پایا ہے لیکن یہ وہ خزانہ نہیں کہ خیال
ہی خیال میں اسے حاصل کر لیا جائے۔

۷۔ تیرے غم ہجر کی توصیف اُسکو زیب دیتی ہے جس کا ہر ذرہ اس راستے میں زبان بن
چکا ہو۔

۸۔ اگر تم علائی کے درد بھرے دل پر ایک نظر ڈالدو تو آسمان کے مظالم سے
اُسے یکسر امان مل جائے گی۔

۱۔ بیٚنہٕ یٔس رحمتہٕ چانے مہر چانیکٕ شیٖلیٖ
نوٗسہ ڈیشنہٕ چانے لبہٕ زوٗ تازٕ قورے

۲۔ نتہٕ یٔس پیٚتھ میٚشرٕ چانے ڈُلیٖ ژٲوِ رُما
مٔزتے سوکھ پتہٕ راحت تیمنہٕ ہتہٕ بے وٲنز چھما

۳۔ ژٕلیشہٕ ہوٚت چانہٕ وصلکٕ ژٕیہ کُن ییٚلہٕ چھُ لکان (رِ)
پیشکش پٔزِتھ دٕمبے شُرکٕ عالم چھُ لبان

(ب) دتہٕ دتہٕ حپانہٕ خیالہٕ ژٕیہ دوان یم چھِ وٗنی
قدٔمس پٔزِتھ قدمس تم چھِ موزوٗری نوٗنی

۴۔ دادِ چانیکٕ مٔز گٔر زانہٕ سہٕ یٔس دِل موٚتے
لبہٕ دوٚلتھ سہٕ پہٕ یٔس موٚر دادِ چانہٕ زٕتے

۵۔ سوکھ نہٕ تٔس یٔس نہٕ چھُ چانِس غمہٕ مُلکس آسان
آفرین تٔس دِلے یٔس ژھوٚٹہٕ چانیکٕ چھُ مکان

۶۔ دِلے گو پہٕ گمان میٚہ غمہٕ چانیکٕ مٔز ژٲو
کیٚنہہ زٲنان چھُ خزانہٕ بگمان کٔس کتہٕ دراو

۷۔ صفتھٕ دُرٕ ہنار کٔ وٗنہٕ تٔس چھِ شوبان
رُمہٕ پٔزِتھ رُمہٕ غمہٕ چانیکٕ چھِ زبان

۸۔ غمہٕ ہوٚت تے دادِ بوٚرتے شاہ ہمدانُن دِل (رِ)
جِسٕ نہٕ پانٔس لٔشہٕ درمان اَتھٕ تنہٕ پانٔس دِل

(ب) بکھ تہٕ میانے دِلہٕ کٔن دِلبرٕ جِسم چانٕ گٔژھن
چانہٕ درشن دِتہٕ بلہٕ تے غم دُنیاہ میٚہ ژٕلن

GHAZAL 32

1. He who comes under the shadow of thy security and sees thy reflection, refreshes his soul.

2. He who builds his home on the dust of thy lane, enjoys each moment a hundred years pleasures.

3. He who is thirsty for union with thee and gets lost in contemplation, receives a world for each breath.

4. He whose heart is hollow, cannot experience the taste of his pain for thee. This wealth can be secured by he who has housed thee in memory.

5. He who is not included in the kingdom of sorrow and pain, can't get comfort and he who finds a niche in the lane of sorrow and pain, deserve all praise.

6. The heart fancied as if it had a fond sorrow for thee but this treasure is not to be found in thoughts only.

7. Praising gloom caused by thy separation quite befits he whose each sigh assumes a tongue.

8. Were thee to cast a glance at the aching heart of Alaie, he would at once be liberated from the wrath of the sky.

۳۲

۱- صبح[۲۵۱] دولت دمد[۲۵۲] از مشرقِ رویت روزی
جان ز هجرت[۲۵۳] شود اندر سر کویت روزی

۲- نورِ خورشیدِ امیدم که فرو شد ز غمت
هم برآید ز رهِ مطلعِ کویت روزی

۳- دل که خو کردهٔ لطف است بخون میگردد
تا که بوی رسدش از گلِ خویت روزی

۴- چترِ اقبال بر افلاک رساند بختم
گر بیابد[۲۵۴] اثری[۲۵۵] میل ز سویت روزی

۵- تشنگانِ طلب بادیهٔ[۲۵۶] هجران را
شربتِ وصل رسد از لبِ جویت روزی

۶- هر که سرگشتهٔ چوگان غمت گشت چو گوی
سر چو چوگان هند اندر سرِ کویت روزی

۷- سوخت بر درگهِ تو[۲۵۷] جان علائی عمری
بامیدی که شود زنده ببویت روزی

۱۔ ایک نہ ایک دن تیرے چہرے کے سورج سے صبح کی دولت چمک اُٹھے گی اور کسی نہ کسی دن تمہارے کوچے کے نکڑ پر تیرے ہجر میں یہ جان دم توڑ بیٹھے گی۔

۲۔ میری امید کے سورج کا نور تیرے غم سے ماند پڑ گیا ہے لیکن ایک نہ ایک دن تیرے کوچے سے اُس کا گذر ضرور ہو گا۔

۳۔ تیرے لطف و کرم کا عادی یہ دل اس لئے خون ہو رہا ہے تاکہ اُسے تیرے فضل و کرم کے پھولوں کی خوشبو حاصل ہو سکے۔

۴۔ مجھ پر اگر ذرا سی بھی نظر عنایت ہو جائے تو میری خوش بختی کا شامیانہ افلاک کی بلندیوں پر نصب ہو جائے گا۔

۵۔ صحرائے ہجر میں تشنہ طلبوں کو ایک نہ ایک دن تیری نہر کے کنارے سے شربتِ وصال میسّر ہو جائیگی۔

۶۔ تمہارے درد و غم کا جو شیدائی گیند کی طرح لڑھکتا رہیگا وہ ایک نہ ایک دن چوگان کی طرح تیرے کوچے پر آ ٹھہرے گا۔

۷۔ علائی نے عمر بھر اپنی جان تیری درگاہ میں اس امید سے جلائے رکھی کہ ایک نہ ایک دن وہ تمہارے کرم سے زندہ ہو جائے گا۔

۱۔ گاش پھِیَہ مُشرِتھ چانے بَنہِ سہ اُکھ تہٕ دُبا
رِی
دِکھ ژٕنُوہا دِلبرٕ سانے بَنہِ سہ اُکھ تہٕ دُبا

(ب) زُو چھُ آمُت مُبہٕ ووٚنی امہٕ دٕورہٕ گرِ لسہٕ سہٕ

کٔہ کوتاہ میلہٕ باہو چھُ پرٲنی یا ہو

۲۔ غمہٕ کے مغربہٕ چانے پیٚوٚ میٚہ وکی تھے بوٚن رُو

کھٔسہٕ آخر ژھوٚٹہٕ چانے پٮ۪ر بوٚ تراوِم کیاہ گوٚ

۳۔ دِل چھُ خوگر مہرِ چانیک گژھہٕ خوٗن تسٕ چھُنا

گومُت ہتہٕ چانہٕ علاجِ چھُ یژھان بوٚ بنہٕ نا

۴۔ بختہٕ میانیک تابہٕ دانہٕ کھٔسہٕ فلکو زبرے

بوزِ یوٚدوے زِ قوٚبوٗلی ووٚنہٕ اکہٕ خوش خبرے

۵۔ دورِ رکی ترِیشہٕ ہتی چانی ژرِیہٕ تھی گٔنہٕ ووٚنی

میلہٕ شربتھ ووٚنہٕ اکہٕ، تم کولہٕ ٹھ چانہٕ ترٕ چھین

۶۔ غمہٕ لٹھ چانہٕ چھو کرِ لدٕ چھُ اکھا لیُس گومتے

وونہٕ اکہٕ چانہٕ ژھوٚ چہٕ منزرٕ سہٕ کو لکل زان پیوٚمتے

۷۔ درگہٕ چانہٕ پیٹھ دٔود شاہ ہمدانٕس زُو

مُشکہٕ چانہٕ اکہٕ عرستن زِ نہٕ گژھون سہٕ چھُ

رُو

(ب) برانتھ چھس، زُو موٚمتس مابدن بنیہٕ پھیر

گیہٕ عمراہ وونہٕ اکہٕ وونی دلو تمنا نیہٕ

GHAZAL 33

1. A day will come when the sun of thy face lends glamour to enrich the wealth of the dawn and a day will come when in a forsaken corner of thy lane I breathe my last.

2. The light of my hope's sun has been dimmed by sorrow, but a day will come when it passes by the lane.

3. The indulgent heart is bleeding only to receive the fragrance of thy kindness and benevolence.

4. Were thee to cast a glance of kindness on me, the canopy of my fortune would be pitched on the high skies.

5. A day will come when in the wilderness of separation, thirsty lips moisten themselves with the wine of union.

6. A day will come when the wandering quester of sorrow and pain happens like a ball, to find thy lane.

7. Throughout his life Alaie has been burning himself in thy sanctuary in the hope that through thy grace he will be immortalized.

۳۴

۱. آنکه بر هر ورقی عکس[۳۵۸] جمالِ تو ندید
عرقِ آبی ست یکقطره به لذت نچشید[۳۵۹]

۲. در زِ کامِ غمِ هجرِ تو فرو رفت بخاک
آنکه از طرهٔ مشکین تو بوئی نشمید

۳. هر که بیرون ز خود[۳۶۰] اندر طلبت سعی نکرد
از پیِ آب چو ماهی بهمه عمر[۳۶۱] طپید

۴. آنکه با عقل طلب کرد همه عمر[۳۶۲] نیافت
وآنکه بی خویش در آید بیکی لحظه رسید[۳۶۳]

۵. خوابِ جهل از حرمِ قربِ[۳۶۴] مرا دور افگند
ورنه نزدیک ترا[۳۶۵] از دوست کسی هیچ ندید

۶. از تجلای[۳۶۶] جمالش همه ذراتِ جهان
مست عشقند ببادی که ازاں کوی وزید

۷. همه پرورده[۳۶۷] لطف اند چه هشیار و چه مست
همه در عینِ وصالند چه پیر و چه مرید

۸. چون تو آنرا همه[۳۶۸] بینی همه دانی بیقین
یافتی گنجِ حقیقت که بران نیست مزید

۹. پرتوِ[۳۶۹] عکسِ رخش چون ز لبِ پرده بتافت
شبنمِ جانِ علائی سوی خورشید کشید

۱. جس نے ہر ورق پر تیرے پرتوِ حسن کو نہیں دیکھا وہ ایسا غرقِ آب ہے جو پانی میں ڈوب کر بھی قطرہ بھر پانی کی لذّت سے محروم رہا ہو۔

۲. جس نے تیری عنبرین زلفوں کی مہک نہیں سونگھی وہ تیرے غم ہجر میں مارا گیا۔

۳. جس کسی نے اسکو خود سے باہر آکر تلاش نہیں کیا وہ مثلِ ماہی عمر بھر پانی کی تلاش میں تڑپتا رہا۔

۴. جس کسی نے تیری تلاش میں عقل کے گھوڑے دوڑائے اُسے تو عمر بھر نہیں مل پایا اور جو اپنے وجود کو چھوڑ کر چلا آیا اُس نے اُنِ داحد میں تجھے پالیا۔

۵. جہالت کی پندر نے مجھے قربت کے حرم خانے سے دور پھینک دیا ہے، ورنہ دوست سے زیادہ نزدیک کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

۶. اُنکی گلی سے حُسنِ نورؐ کی جو ہوا گذرتی ہے اس سے تمام ذرات عالم اُس کے عشق میں مست و مدہوش ہیں۔

۷. چہ ہوشیار و چہ مست' سب اُن کے کرم کے پروردہ ہیں کیا پیر اور کیا مرید' سبھی اُس کے عین وصال سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۸. جب تم اسکو مکمل طور پر دیکھ لو اور اس پر تمہیں یقینِ کامل ہو جائے تو سمجھ لو کہ تم نے حقیقت کا وہ خزانہ حاصل کر لیا جس سے بڑھ کر اور کوئی خزانہ نہیں ہے۔

۹. پردے کے پیچھے سے جب اُس کے چہرے کا پرتو مطلعِ انوار ہوا تو علائی کی روح (شبنم جان) کشاں کشاں سورج کی طرف چلی گئی۔

۱۔ ییمی نہٕ پیٹھ پرٕتھ درٕس وُچھ دلبرٕ چانٛی ژھاے
(ژ)
یوٚرٕ نہٕ ییمی پہٕ سبق چون سٕرٕ ییمی کوٚرٕ نہٕ خو دا ے

(ب) پھوٚٹ مت زٕن چھُ سُہ آبٕ قطرٕ تمی کانٛہ تٕہ تہٕ چو
ژٕلیشہٕ ژٕلیشہٕ چھُ کران تس ہٕٹہٕ بوٚن آب نہٕ پیٛو

۲۔ ژٕلہٕ بادی ہیتھ سُہ چانے دوٚرٕ رگ گو میٛشرِ تل
(ژ)
ژھاگہٕ چانیک نہٕ دیمانس آسہٕ مشکاہ زٕ خلل

(ب) زُلفہٕ چی بوی خوش وکاکُل آن دلبرٕ و یار
یہٕ تس کرٕ پیٛیہٕ لیس لیس ژٕلہٕ کےٚ بادٕ بنجار

۳۔ ځدٕ نیرٕ تھ لیک نہٕ وہ ڈٕ ژٕیہٕ دٕیہٕ گاری تٕہ ژھاری
آ بہٕ یے منز عمرٕ پننہٕ ژٕلیشہٕ ژٕلیشہٕ لوٚگ گاڈی

۴۔ عقلہٕ سان ژھوٚنڈ ییمی پےٚ چھُ لبان عمرٕ سُہ ما
پانہٕ روٚستے چھُ گژھان لیس اتھ تس آ د رُما

۵۔ نٕندرٕ نازٕن ہنزٕ بو قربہٕ گرٕ گوزٕ سُہ جُدا
نتہٕ تیوٚت یٛوٚرٕ تہٕ نکھہٕ تل چھُنہٕ کانٛہ یوٚت چھُ خودا

۶۔ جلوٕ چانے چھُ جمالک چھُ تجلی یہٕ عیان
(ژ)
ذرٕ ذرٕ عشقہٕ چانے چھُ نٕنزان کلٕ جہان

(ب) چھُیہٕ نہٕ مستی یہٕ زٕنزٕن ہنزٕ پانہٕ اکھ دانہٕ ہیوٚ آد
یہٕ اژانٛی تہٕ ڈلان چھُکھ ژوچہٕ چانے نشہٕ واد

۷. ہہر چانے چھ ہتہ یمتی نیک وبد کاشنہ نہ نبر

مثل ساریٔ چھ بنیومت چھیہ خبر یا نہٕ خبر

۸. ژرٕ یہ وچھن ییلہِ یہ بنی تی ننہ تیلہٕ میؤن دٕن

امہٕ پتھٕ کنز تہٕ خزاناہ ژرٕ یہ گتھ پھٕٹہٕ اَن

۹. پرد تمی ییلہِ تراوِ تمی بھمی نیہ زیہ دلی منیہ پرٕ پو

۱۰ زٕ پہ ہے کن شاہ ہمدان گیہ ہیتھ رود زدٕ پوٕ

۱۱، دپہٕ کرلاف. بجائی لوٕ ییلہٕ تمہ پییہٕ تاپھ

چھہٕ خوٕد آئی لکھنی مدٕنہٕ خوٕدی کرادہ رٕ صاف

GHAZAL 34

1. He who fails to see every leaf as an embodiment of thy beauty, is like one who is thirsty for a drop inspite of being in water.

2. He who does not feel the fragrance of thy shining tresses, is killed in his separation from thee.

3. He who does not negate his self in search of thee, is like fish put out of water.

4. He who does not negate his self in search of thee, arrives always at naught; he who anihilates his self identifies thee as the Absolute.

5. The slumber of my ignorance kept me away from tne domain of thy intimacy; otherwise none other that thee are beside me.

6. When the winds of beauteous light pass by His lane, all the particles of the world feel intoxicated.

7. Whether awake or intoxicated, all depends on His kindness; whether priest or disciple, all are blessed in the union with his image.

8. When you see his picture in perfection and nurse perfect faith in it, think that you have got that real treasure which has no peer.

9. When the radiance of His face appeared behind the veil, Alaie's soul, like dew evaporated and the vapour went up toward the sun.

۳۵

۱. زعکسِ[240] روی تو پابند مقبولان هدایت ها
زخاکِ[241] کوی تو پابند مسعودان سعادت ها

۲. تو آن انفاسِ روحانی که جانها از دست پابند
تو آن دریای غفرانی که شوئی خجالت ها

۳. قباحت های فعلِ ما که ننگ زان عار میدارد
بغیر از پردهٔ عفوت که گر[242] پوشد این[243] قباحت ها

۴. عنایت های بی علت که با هر مفلسی داری[244]
تسلّی می دهد دل را امیدِ آن عنایت ها

۵. حمایت های فضل آورد جان را از عدم بیرون
دگر ره چشم میدارد ز فضلت آن حمایت ها

۶. همای لطف اگر یکدم نظر بر جانم اندازد
سر هر موی من یابد ازان دولت کرامت ها

۷۔ زِ رُخت بی کسی[۲۷۵] ہر دم حدیثِ دیگر آغازد

رُخت گر جلوہ سازد نماید این حکایت ہا

۸۔ عقولِ قدسیان گم شد ہم اندر یک خمِ زلفت[۲۷۶]

زمشتِ خاکیان آنجا چہ سنجد این مقالستہا

۹۔ علائی دامنِ ہمت اگر از خود بر افشانی

رسی[۲۷۷] در عالمی کانجا نباشد این ملامتہا

۱۔ تیرے مقبول بندے تیرے ہی پرتوِ انوار سے ہدایت پاتے ہیں اور سعادت مند لوگ تیری ہی گلی کی خاک کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ تم روحانی انفاس کا وہ مجموعہ ہو کہ تمہارے ہی دم سے زندگیاں وجود پذیر ہوتی ہیں اور تم ایسے دریائے معرفت ہو جو گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

۳۔ ہمارے بُرے افعال دیکھکر کتے کو بھی شرم آتی ہے۔ تمہاری عفوت کے بغیر ہمارے ان بُرے اعمال کو کون ڈھانپ سکتا ہے۔

۴۔ ہر کس و ناکس کے لیے تیری بے لوث عنایات کی امید سے مفلسوں اور ناداروں کی دلجوئی ہوتی ہے۔

۵۔ تیرے ہی فضل و کرم سے انسان عدم سے باہر وجود میں آیا اور آج بھی وہ تیرے ہی فضل و کرم کا منتظر ہے۔

۶۔ مجھ پر اگر تیرے لطف و کرم کا ذرا سا بھی سایہ پڑ جائے تو اس دولتِ بیکراں سے میرا رُواں رُواں کرامتوں کا مجموعہ بن جائے۔

۷۔ ہر کوئی تیرے حسن کو ہر وقت اور ہر بار نئی نئی طرح سے تعبیر کرتا ہے کاش کہ تیرے نور کا ایک بار ظہور ہو جائے تو ان تعبیروں کی تعبیر ہو جائے۔

۸۔ تیرے ایک خم زلف سے فرشتے بھی دھنگ رہ گئے تو بھلا آدم خاکی کی کیا مجال کہ وہ یہ باتیں سمجھ سکے۔

۹۔ علائی، تم اگر غرور اور گھمنڈ کا دامن چھوڑ دو تو تم ایسی دنیا میں پہنچ سکتے ہو جہاں تمہیں یہ شرمندگیاں نہیں اُٹھانا پڑیں گی۔

۱۔ نَبَن گَم گَم ہدایَتھ تَم وُچھن یَم چانہٕ روتَس ژھاے
رِی تَمَو گَم گَم سعادت نی، یمَو گرُ چانہٕ بُرانٛدٕ پچ جای

(ب) قوبُول مقبلن چانٛن تھنٛدِی لانہٕ فَرژَر ادس
ژٕ بُتھ یَم یَم نہٕ بَرزانوے نَصیبہٕ تَمی ہندے شَرادس

۲۔ ژٕ بوٗ ہو، حضرَت یا ہو زُوان زوٗ، پانہٕ بے کُن نیوٗ
ژٕ دُرٛی یا چھَک تہٕ بخشنہار گوناہن سانہٕ نے دُوب دیوٗ

۳۔ اَترٕی کرٛی کرٛی اَترٕی واراہ، چھُہ ہوٗنس کارٕ سانٛگ عار
ژٕ کرٕ یوٗ شیدٕنی عابن چھُہ چلنے سَترٕ گے وِدٕ ذکار

۴۔ عنایَتھ تے کرَم چونے گدایَن گیژت تہٕ نادارَن
تسلی دِتھ چھُہ سوے رحمتھ دِلس سارینٛی گوٗنہٕ گارَن

۵۔ جماعتٕ فضلکی چاذ گرَبن نا آبہٕ نے اُتی آے
رِی جمایَتھ سوے وِدِن منگان زوٗ، چھُہ فضلس چاذ بے بجنائے

(ب) مہربانی کرِتھ پانے بباطن زوٗ دِلس اَندر

مہربانی تہٕ بُدلاون گوٚناہن گندران دوہ ن کر

۶. سہ مہرک راز ہوٚنزی میٚنہٕ زوٗدس میٹھ اَکھ نظر ترٛاوی

رُمہٕ رُمہٕ جسمکی میانی کرامژ دوٚہ لٔژی پٔراوی

۷. (الف) چھُ حمہٕ سنہٕ چاپنٕے وَن وَن کران ژٕ تِتھ ساتہٕ دِلسوزے

دِکھے اَکھ دَرشناہ جلواہ وُنہٕ وَن کانٛہہ مارونے

(ب) ژٕ برُ تہٕ ترٛاوِتھ موکھ ہاو چھُ زوٗراہ اوٚن مُتے مُتوٗرن

ژٕ روٗ ہنزاوِتھ موژٕ راوا دِما گفتگو فورن

۸. لگی زُلفہٕ وَدَرس اَکرے ژٕرِیہٕ قدسی گمی ہتی پھلوا

وَنَن کیاہ آدمی خاکی گمی متی دَردِ متی پھلوا

۹. علی شاہ ہیمتک ڈوٗل دِن پیٚٹھن ژٕ پانہٕ نٔشہٕ فانی

نِنے تِتھ عالمس اَندریمتہٕ غم یم ژٕلن جانی

GHAZAL 35

1. We thy dear followers receive instruction from thy radiance; and thy chosen are blessed with the dust of thy street.

2. Thou art such a conglomerate of souls that all lives emanate from thy existence and thou art such a river of knowledge that washes away all our sins.

3. On seeing our evil deeds even dogs feel ashamed; only thy forgiveness can provide a cover to our evil deeds.

4. The expectation of thy unbiased blessings is what stir the hearts of us, poor and helpless.

5. It was due to thy benevolence that man came out of paradise and is still awaiting thy kindness and benevolence.

6. Were a little shadow of thy grace to protect me, this inexhaustible wealth would turn my totality of humble guestures into a mass of miracles.

7. By turns, everybody each time attributes new dimensions to thy beauty. Were thy radiance to reveal itself only once, these attributions would be settled once and for ever.

8. When just a single curve of thy tresses is more than enough to astonish angels, then how will poor man understand these secrets.

9. Alaie, if you do away with pride and arrogance, then you will land in a world where there are no limitations to be faced.

۳۶

۱. در محیطی فگنده ام زورق[۳۷۸] — که دو عالم در وست مستغرق

۲. نی ز زورق توان شناخت محیط — نی محیط از وجودِ آن زورق

۳. آب شد زورق و ز سیل[۳۷۹] آسود — اینت معنیِ مشکل و مغلق

۴. به تفاوت مبین[۳۸۰] که اصل وجود — نشود مختلف به هیچ نسق

۵. کفر و اسلام و بدعت و سنّت — اختلافت در میان فریق

۶. حق پرستی و ما[۳۸۱] و من گفتن — راه گم کرده ای زهی احمق

۷. ای علی لفظ ما و من حمقست
چون زما بگذری بماند حق

۱۔ میں نے کشتی کو ایک ایسے میدان میں ڈال رکھا ہے جسمیں دونوں عالم مستغرق ہیں۔

۲۔ اس کشتی سے نہ تو کنارہ ہاتھ آتا ہے اور نہ ہی کنارے سے کشتی کا نشان ملتا ہے۔

۳۔ کشتی پانی میں سماگئی اور سیلاب کا خطرہ جاتا رہا۔ مشکل و مبہم کے معنی یہی ہیں۔

۴۔ تم اسکو تفاوت کی نظر سے نہ دیکھو کیونکہ وجود کی حقیقت کسی بھی صورت میں مختلف نہیں ہو سکتی۔

۵۔ کفر و اسلام اور بدعت و سنّت گروہوں کے درمیان اختلاف یقینی ہے۔

۶۔ حق پرستی کی راہ میں "میں" اور "ہم" کہنا راستے سے بھٹکے ہوئے احمقوں کا کام ہے۔

۷۔ اے علی! لفظ "ہم" اور "میں" (ما و من) کہنا حماقت ہے۔ جب تم "ہم" چھوڑ دو گے۔ تو تمہیں حق سمجھ میں آجائے گا۔

۱۔ چھُم مُگمُتس منز میہ اپرُز ڈُنی مُشرناو
نیب تتہ منز ہٕ عالمَن دوٚن آو

۲۔ ڈٔبہٕ ایوان ہٕ عارَتَن اُمی عارٕ
ناوِ لِشہٕ آب آبہٕ نتہٕ نمکارٕ

۳۔ ناوِ گو آب بیئُر ہئیوٚت روزُن
رِتھ
مانہِ مشکل چھُ تگمنی ہٕ بوزُن

(ب) آب دٕرۍ یاو آبہٕ ہے گرٕ کیاہ

مُرُون موٗد، موٗنتہٕ مُرُ کیشاہ

۴۔ وُچھ تفاوت مرٕ جیمی بُزٕ یاد
(ر)
ٹھُہرٕ رٔژ چھی ہمیشہٕ تھاوِتھ یاد

(ب) اصلیہٕ کیتھو تغیرٕ تہٕ تبدیل

تھُ بجاے چھِ رنگ برنگ ڈیل

۵۔ کفر و وسواس کارِ شیطانی
(ر)
بدعت و سنت و مسلمانی

(ب) ٹھوٚرِ یہٕ گو ٹھوٚر یہٕ زانہٕ نو نادان

آگرٕ ہن لشہٕ چھ ساری ہے یکسان

۶۔ ییمی خودا ژھونڈ من ہمی تنہٕ تراوی
(ر)
کُن سہٕ وٲتی نہٕ احمقس وُتھ راوی

(ب) ییمہٕ اُسی دوٚپ تہٕ بُجے تہٕ بُجے تہٕ دوٚنے

تُس خودا چھی نہٕ گو جدا تہٕ اوٚنے

۷۔ "ما" و "من" وَن مہٕ اے شاہِ ہمدان

(ر) گوکھ پندارٕ با خودا چھے زان

(ب) لافِ پندار احمقن چھُ کار

تراوِ پندار ڈیشہٕ ہس دیدار

GHAZAL 36

1. I've put my life's boat in such an infinite sea that harbours both the worlds.

2. This boat does not lead me to the shore, nor does the shore tell me where the boat stands.

3. The water has absorbed the boat and the danger of flood is over; this is the meaning of ordeals and ambiguity.

4. Do not discriminate between the two, because the reality of existence remains unaltered.

5. Heresy and Islam and evil and sunah (Prophet's sayings) are bound to clash with each other.

6. To say 'I' and 'We' is devilry in the path to reality-worship.

7. O Ali, to say that the words 'I' and 'we' are mutually complementary, is sheer foolishness. It is only when you dismiss 'we' that you will understand what reality is.

۳۷

۱. آندل که یافت یکدم از کوی او نشانی — کرده نثار راهش در هر نفس جهانی

۲. روحانیان علوی در رشک و حیرت افتند — چون بیدلی نشیند با یاد[۲۸۲] تو زمانی

۳. با لذت خیالت خلد برین سرائی — با نام تو دو عالم نان ریزه ای ز خوانی

۴. برق شعاع رویت بر دیده برنتابد[۲۸۳] — وصف غمت نگردد مقدور هر زبانی

۵. بوئی ز خاک کویت مطلوب هر ضمیری — عکسی ز نور رویت محبوب هر روانی

۶. از سوز داغ هجرت[۲۸۴] در حضرتت چه گویم — چون در حریم علمت پیداست هر نهانی

۷. مه در نقاب عزت پنهان و خلق[۲۸۵] عالم — هر کس ز نور حسنش[۲۸۶] در پرده[۲۸۷] و گمانی

۸. سودای بیدلان را سودی ز اصل فرمای — چون نیست حضرتت را از سود ما زیانی

۹. سری که صد هزاران سر در غمش[۲۸۸] فرو شد
کی گردد ای علائی[۲۸۹] حاصل ز نیم جانی

۱۔ وہ دل کہ جس نے کبھی اُسکی گلی کا پتہ ڈھونڈ نکالا ہو وہ اسکی راہ میں ہر سانس میں ایک ایک جہان قربان کرتا ہے۔

۲۔ جب کوئی عاشق تم سے لَو لگا لیتا ہے تو فرشتے بھی رشک و حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔

۳۔ تیرا تصوّر سرائے میں بھی خلد بریں کی لذّت دیتا ہے اور تیری یاد سے دونوں عالم دسترخوان پر بکھرے ہوئے روزی کے دانے کے برابر لگتے ہے۔

۴۔ تیرے چہرے کا نور ہر آنکھ کو دکھائی نہیں دیتا اور تیرے غم کا وصف ہر زبان کا مقدور نہیں۔

۵۔ ہر اندیشہ و خیال تیری ہی گلی کی خاک کا متلاشی ہے اور ہر راہ گیر تیرے ہی مطلع انوار کا شیدائی ہے۔

۶۔ تیرے حضور میں داغ ہجر کا حال میں کیا بیان کروں کہ تُو عالِم الغیب ہے۔

۷۔ چاند پردہ حرمت میں پنہاں ہے اور دنیا کی مخلوق سب کے سب اُسکے نورِ حسن سے متحیر ہیں۔

۸۔ اے خدا اگر تو اپنی بارگاہ رحمت سے عاشقوں کی تشفّی فرما دے تو تیری بارگاہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۹۔ اے علائی، جس راز کی تلاش میں لاکھوں سر کھو گئے ہوں وہ تم جیسے نیم جان کو کیسے حاصل ہو سکے گا۔

۱. تۄب دۄر ہر چانہٕ ہِنٛدٕے مینٛی مینٛی دِلَن نِشانہٕ

وٕنٛدان چھُ تَتھ وَتے ہے پرٕہتھ پرٕتھ شمس جہاناہ

۲. رنٛگس تہٕ عارَس مَنز بڈٕ بڈٕ ملاۍ یکھِہے پے

داۍدی لداہ پچھُ چونے دَر ذِکر ہوٗتہٕ ہے ہے

۳. چانے خیالہٕ ناوِ ییٚس یس مۆدرٕ گومُت زوٗ

(الف) تس لذتس چھِ نِسبت جنتھ تہٕ درو ہنا ہیوٗ

(ب) تس خانہٕ کے مُشرہٕ چھِ زِن گامتی وہٕ شوے پچھِ عالم

تس نِشہٕ برابرٕ ہے چھُی اندوہ وشادی وغم

۴. گیسو ٹھہرنے چھُ چشمَن ییٚرھ نوٗرٕ زھٹھ چھِ چانٛی

تارِیف ئم وَنِنہٕ چانٛی طاقتھ چھِ کتھ زبانی

۵. گوٗژھ چانہٕ کوچہٕ مُشکاہ ارمان دِلَن پچھُ ہے ہے

زوٗ سارِنے چھِ کرٕیشان گژھ نوٗرٕ چانہٕ چی ژھاے

۶. دۆدے بہٕ داغہٕ چانے مطلوب تی وَنے گیاہ

روشن ژیٚہ نِشہٕ چھُ سورُے اِسرار نے ژٕ آگاہ

۷. دِتھ برقہٕ عرتک چھکھ زن روٗن اذبرٕ ژھایے

لوٗکن چھُ نوٗرٕ چانٛنک بیٛوٗن بیٛوٗن گمان تہٕ رایے

۸. سوٗدا چھُ بیدِلَن چون موٗدا اَمے دِ سوٗدا

جوٗدک ژیٚہ کانٛہہ نہٕ نوقصان گرسیلہٕ گے ودان جوٗدا

۹. سرسا بہٕ بڈٕ تہٕ پھُ گۍ بڈٕ بٹکہٕ چھِ سرٕ سہٕ گیاہ ہیوٗ

مے سربنیا علی شاہ تس تس میٛمس اوڈمے زوٗ

GHAZAL 37

1. The heart that ever finds His path, sacrifices a world with each breath.

2. When a lover ties a know with thee, then angels feel astonished with envy and surprise.

3. Nursing an idea of thee in my mind makes this mansion as tasteful as the splendid paradise, and remembering thee makes both the worlds appear as foodgrains scattered on the eating sheet of cloth.

4. Every eye can't see the radiance of thy face and the beauty of my sorrow for thee mutes every tongue.

5. Each thought yearns to see the dust of thy street and every quester is fond of the appearance of thy radiance.

6. How can I describe the wounds of separation in thy dumbfounding presence; Thou art thyself the knower of the unknown.

7. Thou moon has masked herself in raiment and all the creatures of the world are stirring with the beauty of His light.

8. O God, were thee to grant thy lovers contentment from thy reservoir of blessings, the reservoir would not at all exhaust itself.

9. O Alaie, a weakling like you can't explore the secrets which has engaged millions of thinkers without much ado.

۳۸

۱. دردِ عشقت [۲۹۰] که دوای دلِ شوریدهٔ ماست
مهرِ سرِ موی ازان هر دو جهان نیم بهاست

۲. از صفای غمِ تو بی‌بصران راچه خبر
قدرِ این تحفه کسی یافت که از اهلِ صفاست

۳. مرده است آنکه نه مرده است [۲۹۱] ز دردت روزی
کُشتهٔ تیغِ جفاهای ترا ملکِ بقاست

۴. لذّتِ عمرِ دل از ضربِ بلاهای تو دید
وانکه از دولت [۲۹۲] جفا خلعتِ اربابِ وفاست

۵. گر همه خلقِ [۲۹۳] جهان از سرِ زر برخیزند
دولتِ وصلِ تو آن یافت که از سر برخاست [۲۹۴]

۶. جمله جانها سپرِ تیرِ [۲۹۵] غمت ساخته اند
تا کرای [۲۹۶] میرسد این دولت و این بخت کراست

۷۔ ہر کی از درِ لطفِ تو مرادی طلبد
مرادیٔ[۳۹۷] چو مرادِ تو بود مطلبِ ماست

۸۔ جز ہمت نیست مرا در دو جہان ہیچ مراد
دانکہ[۳۹۸] زین غم دلِ مجروح مرا مرہم ہاست

۹۔ ہر کس اندر طلب سود برد سودائی
حاصلِ جانِ[۳۹۹] علائیؔ ز خیالت سود است

۱۔ تیرے عشق کا درد ہمارے پریشان دلوں کی دوا ہے اور دونوں جہان اس درد کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔

۲۔ اندھوں کو تیرے غم کی پاکیزگی کی کیا خبر ہے اس دولت کو خالص دوست ہی پہچانتے ہیں۔

۳۔ مردہ وہ ہے جو تیرے درد و غم میں نہ مرا ہو۔ تیری جفاؤں کا مارا ہوا ہی ملک بقا حاصل کر پاتا ہے۔

۴۔ ہم نے تو دل کی دھڑکنوں کا مزا تمہاری آزمائشوں میں دیکھا اور یہ جفائیں اہل وفا کے لئے ایک خلعت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۵۔ اگر دنیا کی ساری مخلوق جان و مال کے سمیت بھی حاضر ہو جائے تیرے وصال کی دولت اسے نصیب ہو گی۔ جو اپنے غرور اور گھمنڈ کو چھوڑ دے۔

۶۔ سب تیرے غم میں محو ہیں اور تیرے غم میں خود کو ڈھال بنا رکھا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ دولت کسے نصیب ہوتی ہے اور یہ بخت کسے نصیب ہے۔

۷۔ تیرے رحم و کرم کی بارگاہ سے ہر کوئی، کوئی نہ کوئی مراد مانگتا ہے۔ ہمیں بس تیری رضا مطلوب ہے۔

۸۔ تیرے درد و غم کے بغیر دونوں جہانوں سے میری کوئی مراد نہیں کیونکہ تیرے ہی غم سے میرے دلِ مجروح کو دوا ملتی ہے۔

۹۔ ہر کوئی کسی نہ کسی فائدے کی تلاش میں کچھ نہ کچھ پاتا ہے۔ علائیؔ کی جان کا حاصل یہ ہے کہ وہ تیرے ہی خیال میں محو رہے۔

○

۱۔ درد عشقُک چونے سانِہ ون دِنہ دادِن درمان
تمہِ دادیُک سر ہر موٗ لیہِ مُلکِ دو جہان

۲۔ غمہِ چانیُک موے چھُ آمت جعہ رِتی نِہ بانَ
کنیاہ سہ توفاہ چھُ تہِ کران زانِہ نہِ بینا زانَ

۳۔ (الف) موٗدِ لیُک دادِ نہ چانے مرزانِہ غمُ نہ برے
تس دِ تکھ مُلکِ بقائیُک چانہِ شمشیرِ مرے

(ب) تم مُران کر چھِ، مران تم یم کرآئی ژِ شہید
وُچھُن چونے چھُ شہیدن لُکنُ تے سوے عید

۴۔ (الف) ڈُپٹھے چانہِ بلایہ عمرُ مُزتلُ دِلِنے
یارِ سُنُدُے چھُ جفازن خلعتھاہ کا ملنے

(ب) لایہ نے دِلبرِ سُند چھُ دوٗ فاہَن نہ جفا
نیا متھاہ بُڈ چھِ تمن سوٗ یہ عنایتھ نہ کفا

۵. دِیارو رےٚ نِشہٕ چھُ دوہ ہمن، یوٚدیار دُنیاہ یارن

(ا) ترٲوِنے سَر چھُ تمَن یِم ژٕ یہٕ دِلن وَن گارن

(ب) دَوٕلتھ میلنہٕ چاپانٛچ چھیٚنہٕ مُفتی آسان

زَر چھُ دُنیاہ لوٗکہٕ ہنے دِیُن سَر ژٕ یہٕ دیٖن گژھہٕ تعمان

۶. داریاہ تیٖر غمس ژٕ یہٕ پیٚر گرٕتھے پھُہ زوٗ

(ا) ییٚدِ کٔس وَن وہ ذٕ بِگس کیاہ سنا طالع کٔس چھُ

(ب) تیٖر چوٗنے بوڈ چھُ ہمہٕ ژُن وَ پچھے تےٚ زٔتھے

ییٚدِ ناسےٚ ہیوٚ ناے چھُ میٚہ تمہٕ کے سوٗہے

۷. چانہٕ دَربارٕ ژٕھان کینہہٕ نہٕ کینہہ سآری جُدا

نہٕ ژٕھَن دوہ ذٕ چھُ ژٕھن سوٗن چھُ ہمیٚشہٕ چوٗنہٕ مُدا

۸. مُطلب کانہہ نہٕ دِلس میٚہ غمہٕ چانہٕ سِوا

غم تہٕ یِم چاٲنی دِلس وآدی لدٕن ہندی چھِ دوا

۹. سوٗد بٲگِس وِسہٕ اَندرٕ طلب سوٗد ہِوان

ژٕ یہٕ نہٕ سودا ہوا کینہہ چھُے علی شاہ پوان

GHAZAL 38

1. The pain of my love for thee is a balm for aching hearts and both the worlds amount to naught before this pain.

2. The blind do not understand the piousness of thy sorrow; only pure friends recognize this wealth.

3. He who does not die in sorrow and grief, is really dead. He who dies for thee secures his immortality.

4. Thy tests could be ascertained by our heart's palpitation; and these trying moments have secured a niche for thy followers.

5. Were all creatures of the world to sacrifice their lives for thee, they would be blessed to see thee provided pride and arrogance did not bar the way.

6. Everyone is lost in his sorrow for thee and uses it as a shield. Who gets this wealth remains to be seen; he will be really lucky.

7. From the throne of thy grace and kindness, everyone gets his share; we only want thy consent.

8. I don't find a purpose without sorrow and pain; only my pain for thee works as a balm for my wounded heart.

9. He who sets out to achieve something is ultimately benefited. Alaie's life's achievement is this that he gets drowned in contemplation.

۳۹

۱. درین ره هر که او ثابت قدم نیست   ره جانش باسرار قدم نیست

۲. دلی کز ملک معنی با خبر شد   درو اندیشهٔ شادی و غم نیست

۳. بیا در عشق محرم باش زیرا   ره نامحرمان اندر حرم نیست

۴. تو همچون قطره از دریا جدایی   ازانت درّ عرفان در شکم نیست

۵. نمی تابی به بحر انداخت خودرا   ترا دریای گوهر لاجرم نیست

۶. بدریای فنا انداز خود را   که آنجا صورت لا و نعم نیست

۷. چو قطره غرق دریا شد بکلی   همه دریاست انجا کیف و کم نیست

۸. دلی نابود تو شرط است اینجا   که هرگز آفتاب و شب بهم نیست

۹. علی هم نام را بنگر که جز او
بالله جز محمد رهبرم نیست

۱۔ جو کوئی بھی اس راہ میں ثابت قدم نہیں رہا وہ اسرارِ ازل سے لاتعلق ہوا۔

۲۔ جو دل اُسکی دنیائے معانی سے باخبر ہوا اُس میں خوشی اور غم کا کوئی بھی اندیشہ باقی نہیں رہتا۔

۳۔ آؤ اور حریمِ عشق بن جاؤ کیونکہ نامحرموں کو حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی۔

۴۔ تم ایک قطرے کی طرح دریا سے جُدا ہو چکے ہو اسی لئے عرفان و تسلیم کے موتی تمہارے اندر موجود نہیں ہیں۔

۵۔ تم اس سمندر میں اپنے آپ کو اُتار نہیں پاتے ہو یقیناً اسی لئے تمہیں اس دریا کے موتی ہاتھ نہیں آتے۔

۶۔ اپنے وجود کو دارالبقا کے اُس بحرِ بیکراں میں غرق کر ڈالو جس میں امر و نہی کی کوئی گنجائش نہیں۔

۷۔ جب قطرہ مکمل طور پر دریا میں ضم ہو گیا تو تبھی وہ دریا کہلایا اور اسمیں کسی بھی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

۸۔ اس منزل پر پہنچ کر تمہارا مٹ جانا شرطِ اوّل ہے کیونکہ رات اور دن کسی بھی صورت میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

۹۔ اے علی، تم اپنے ہمنام (حضرت علی کرم اللہ وجہ) کو دیکھو جو خدا اور اُسکے رسولؐ کی جانب تمہاری رہنمائی کرتا ہے۔

۱۔ یمِس دُرِتھ دَیہٕ اَنْدَر نہٕ کھور چھی

(ا) تمِس وَتھ عالِم باطن تہٕ کرٕ سپھے

(ب) تَس شُندزو نیٚبر اسرارٕ نٕشہٕ گو

سُہ از دِلدارٕ تے دیدارٕ نٕشہٕ گو

(ج) کرٕنہٕ بیٚتھر گژھی ژٕ یہٕ استقامتھ

زَبان اَتھ چھی کرامتھ بَڈ کرامتھ

۲۔ دِلہٕ لیٚس ملکہٕ مانے سائیے ژاد

(ا) تمِس سورُے خطرٕ تے دُنُوسہٕ دژاو

(ب) خبردارس زٕبرٕ گرٕی ہَس کَرٕم کَم

تمِس کرٕتھ فکرٕ شادی تے کیٚنکہٕ غم

۳۔ وہ لو محرم یہٕ عشقس وہ لوہو

(ا) وہ لو ہا تمی بنزٕرے دیرے گَو ہو

(ب) یہٕرٕس واقف گرٕن ژٕ یہٕ دانہٕ دانہٕ

چھہٕ بیگانٕن نہٕ ژاتان محلہٕ خانہٕ

۴۔ زٕ دُری یامی جُدا زٕن قطرٕ ہیٚو پان

توٚنے نو دُرِ شکم ژٕ یہٕ درٕ عرفان

۵۔ تگان پچھے نہٕ بدریا دِنہٕ بُرِتھ تَن

کیٚنکہٕ ژٕ یہٕ موختہ کے دُری یاد آسن

۶۔ سَہَن فانٔی تھِہا مَنٛز شُدرِ ہے لاے
(ا) چھِیہِ اِلکارِ چ نٕہ البقرارِ چ تَتہٕ جاے

(ب) فنا آخر گژھن آخر فنائی
ہیٚہ لارُن یورِ تورَے ناد لایی

۷۔ بُرِتھ آبَس یِیلہِ دِیُت قطرَنے یان
سَپُن ود نٕی تَتھ تہٕ تی دٔری یادٕ چھُ یکسان

۸۔ وُہ لیکِن شرط گونا آسنٕی چھُون
(ا) شُمِتھ راتَس تہٕ آفتابس کمیٚشو مون

(ب) سَپَن ژٕرے پانہٕ نِشہِ نابُودٕ تَے صاف
شُہُل گو راتکُہ پیٚیون دوہَس تاف

۹۔ علی مرتضیٰس کُن نظر کرَ
(ا) علی شاہو سُہ چھُونے پیرِ رٔہبَر

(ب) خوداو مصطفیٰ سُے پیرِ ہادی
تَمِس رٕوٚستے نٕہ اوٚت کانٛہہ واتہٕ نادی

(ج) اَتی کُن فاطمہ ژٕون یارَن خبر دِژاو
چھُہ ناداہ بیٚون بیٚونے آگُر گُنہ آد

(د) خوداو مصطفیٰ تہٕ ٹیٚشوے عنایتھ
کَرَن یَس تَس گَری شاہِ ولایتھ

(ہ) علی شاہو ژٕریہٕ تمُہ سَنٛدے تہٕ چھِے ناوٕ
شہے ہمدان اُمی ناوَن دِتے باو

GHAZAL 39

1. He who is not firm in thy path, loses track of the mystery of his origin.

2. The heart that acquaints itself with the meaning of the world, learns not to care for an apprehension of happiness and sorrow.

3. Come and acquaint yourself with love; those who do not do so are barred from entering the domain of the acquainted.

4. Since you've isolated yourself like a drop from the river, you've therefore lost the pearls of divine knowledge and self-realization.

5. Since you've not been able to dive in the sea, you fail to get hold of its pearls.

6. Drown yourself in the eternity of that shoreless sea in which, once drowned no attempt at withdrawal works.

7. When a drop of water merges with the sea, it's still called the sea; there is no scope for doubting this fact.

8. Your destination is a precondition to arrive at this gate because night and day can never be put together.

9. O Alaie, you should look for your synonym (Ali Karrmallahu-wajbahu) whose guidance leads to God and His Messenger.

۴۰

۱. ای شده نورِ خدا از مهِ نورِ تو پدید
خرم آنکه[ع ۴۰۴] درین عید مه روی تو دید

۲. بخراباتِ فنا محو شود در لمعات
از مئ عشقِ تو یک جرعه هر آنکس که چشید

۳. توتیا خاک شود[ع ۴۰۵] در نظرِ همتِ او
آنکه در دیده ز خاکِ درِ تو سرمه کشید

۴. چون مه نو شود انگشت نما در همه جا
پشتِ هر کس که ببوسیدن پای تو خمید

۵. شده از طالع فرخنده سرافرازِ جهان
آنکه از صدق و ارادت برکاب تو دوید

۶. به علی یک نظری کن ز سرِ صدق و صفا
که بجائی نرسد بی نظرِ پیر[ع ۴۰۶] مرید

۱۔ اے میرے مرشد تیرے نور کی درخشندگی میں نورِ خدا جلوہ گر ہے اور وہ خوش نصیب ہے کہ جسے یہ مبارک لمحہ نصیب ہوا۔

۲۔ جس کسی نے تیرے عشق کی شراب کا ایک گھونٹ بھی پی لیا ہو وہ مقام فنا کے میخانے سے تیرے جلوؤں میں کھو جاتا ہے۔

۳۔ جس کسی نے تیری دہلیز کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنا لیا ہو اُسکی پُر استقلال نگاہوں میں خاک بھی سُرمہ بن جاتی ہے۔

۴۔ جس کسی کی کمر تیری پابوسی کے لیے جھکی اُسکی انگشت نمائی ہر جگہ نے چاند کی مانند ہوتی ہے۔

۵۔ جو کوئی صدق دل کے ساتھ تیری جانب بڑھا وہ دنیا میں نیک بختی سے سرفراز ہوا۔

۶۔ صدق و صفا کے صدقے علی پر ایک نظر کرم ہو جائے کیونکہ نگاہ مرشد کے بغیر مرید کسی منزل کو نہیں پہنچ سکتا۔

ا۔ پیر نو، رانہِ نشہِ چانہِ نخان نوُر خو دا
ژُندُرَ ہے ہم ژنیہ وُچھان زَن تمنے پوُرِ خو دا

رب، مرحبا مُچھکھ، پھِ بنان کیاہ تمنے جان سو ید
روبرو ہم ژنیہ وُچھانے ہمی تہ ہم دید بدید

۲۔ سُہ خراباتِ فنا ہَس وٕزِ زَن محو پیٚیہِ
گٔمہٕ سیتَن تہٕ اَکے دامہٕ چیٚیہِ عشقہٕ مَیہِ

۳۔ خاک زَن سوٗرمہٕ تٔمِس درِ نظر پاک بَنی
لاگِہ یُس بُرانٛدٕ میٚشرِ چانٛی آچھَن سوٗرمہٕ کٔنی

۴۔ ژٕنٛدرٕ ہے تَس وُچھنہٕ گمہو تہٕ پنٕنس ساری پٔزَن
ژکو غٕ ہے زَن نیٚمٕ تِمے یُس ژٕریٚہ دِیی بوسہٕ کھوٚرَن

۵۔ واہ سُہ کیٛاہ بختہٕ بوٚڈ کیٛاہ سُہ تہٕ کارِ تیٚلکے
پارٕس یُس ژٕریٚہ میٚشرمی سُہ اَنہٕ جلوٕ چانہٕ گٕگے

۶۔ شوٗزٕرے چھُپی لعلی شبہٕ نَظراہ تَس تہٕ ژٕ کَر
واتہٕ کُن کُن سُہ مُریدے پیٚیہِ یَس پیرِ نظر

GHAZAL 40

1. O my Guide, the brilliance of thy light reveals God's radiance; lucky is the man who embraces this blessed moment.

2. He who tastes a sip of wine of his love for thee, passes from the stage of destructivitys wineshop to a merger with thy splendours.

3. He who merges with the dust of thy threshold, turns the dust into a collyrium for his rolling eyes.

4. He whose back bends in faith, shines like a new moon..

5. He who adopts thy path with sincerity of heart, is lucky.

6. Because of this purity and sincerity Ali is blessed with a glance of kindness; without the Guide's glance the disciple can't reach his goal.

١٤

١- گشتِ تا محوِ تجلای جمالت[٢٠٧] جانم
دیده ام حسن و جمالی که درو حیرانم

٢- تا شُد از صفحهٔ دل محو نقوشِ کونین
خطِ رخسارِ تو هر لحظه ورو میخوانم

٣- روزگاریست که هم طالب[٢٠٨] و هم مطلوبم
طرفه حالیست که هم دردم و هم درمانم

٤- کافرِ عشق منِ بیدل و دین[٢٠٩] تا گشتم
فارغ از شک و یقین بے خبر از ایمانم

٥- تا شدم همچو علی پادشہ ملکِ فنا
اسپِ همت بسوی ملکِ بقا میرانم

۱. جب سے میں تیرے جمال کی تجلیوں میں کھویا ہوں تب سے میں اِنکی رعنائیوں میں متحیّر ہوں۔

۲. جب سے میرے صفحۂ دل سے نقوشِ کونین مٹ گئے تب سے میں اپنے دل میں تیرے ہی جلووں کی جھلک پاتا ہوں۔

۳. ایک عرصہ سے میں طالب بھی ہوں اور مطلوب بھی' ایک عجیب کیفیت ہے کہ درد بھی میں ہی ہوں اور دوا بھی میں۔

۴. جب سے یہ کافرِ عشق' دیوانہ اور بے دین ہو گیا ہے تب سے شک و یقین سے فارغ اور ایمان سے بیخبر ہو چلا ہوں۔

۵. جب سے میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کی طرح ملکِ فنا کا بادشاہ بن گیا ہوں تب سے میں اپنے ارادوں کا گھوڑا ملکِ بقا کی طرف دوڑا رہا ہوں۔

۱. مٲلِشتھٕ چھون تجلّی یَنہٕ بو آس نَبہٕ
دٕچھِیہٕ سے حُسن و جمال میٚہ ژٕرِیہٕ حاراں بو تِنہٕ

۲. یَنہٕ کُلِ نقشہٕ دوٚ عالم دِلہٕ چھیٚلی تِھے میٚہ نواں رٕژ
خط میٚہ دِلدارٕ دِلس مُنٛزٕ تِنہٕ پٕچھونے چھُہ پوان

(ب) نُنٛنے دِی ننہٕ وَرقس یَنہٕ مُجھ آمٕہ صَفا
پوٚز میٚہ دیدارٕ سبق پٕچھونے مَوش میٚہ سوٗرے زنفا

(ج) ماہ سوا اکھ بوٗ یا تہٕ علی میہ چانٕنگ چھُہ میٚہ کار
زان چاٮ۪نی چھیہٕ میہٕ کرٕ جان بیٚزآنی پٮ۪ٹھٕ بےکار

۲۔ گیہ گمراہ تہٕ عجایب چھُس کُنہٕ بوٗ وُچھان
(ا) پانہٕ ژھانڈان بوٗ پٮ۪نُن پان پانہٕ چھےٚ کینہٕ نہٕ میہٕ زان

(ب) پانہٕ ہے بوٗ پانہٕ عاشق پانہٕ دوٗد تہٕ دَوا
راونُک نیب لوٗب نو کانٛہہ نشہٕ پانہٕ سِوا

۴۔ عشقہٕ کافرینہٕ سپٕدُس دِل تہٕ دین ینہٕ میہٕ ژوٗل
(ا) تنہٕ بوٗ از شک و یقین تہٕ زا ایمان تہٕ مون کل

(ب) کٔسی ژرن کرٕ مہٕ خبر تہٕ روٗزنہٕ کُنہِ کُنہِ تہٕ خبر
یہ خبر با خبرن کرٕ وچھ میہٕ ڈٕز مہٕ زبر

۵۔ ینہٕ فانی گژھنکہٕ مُلک سپٕدُس ستے شاہ
(ا) لکوان چھُس تنہٕ بوٗ گرٕ ہمتک مُلکِ بقا

(ب) یہ علی شاہ ہہٕ عنایتھ ژٕ ییٚہ زٕ دربارِ علی
فانٕن یارانِ نبی نٕنٕن چھےٚ زٕ سرکارِ علی

(ج) یَس خوٗدا یَس سہ نبی ژٕ ییٚہ زٕ ڈٕ راضی گژھن
تس کرن شاہِ ولایتھ کرمیے فانٕن پژھن

(د) ڈٕل ڈٕل گوم ڈٕلیس زٕ علی جلوٕ کری
کاشرس ڈٕلیس کُن بہرِ اللہ نگری

(ہ) چھہٕ نظر چانٕہ بیٚمیٚژ اکھ یہ ڈٕل کملن
کاشرن کرٕ تہٕ نظر یم غم دارن ژٕلن

GHAZAL 41

1. Since I'm lost in thy radiance and glances, I stand imprisoned within the bounds of thy flashes.

2. Since the erasure of the traces of both the worlds from my heart; it is constantly battered by thy flashes.

3. For a pretty long time I have been the quester and the quest; in this rapture I am the pain and the balm.

4. Since the denier of love for thee has become mad and devious, both doubt and certainty have vanished for him and he has become oblivious of faith.

5. Since my becoming, like Ali Karramallahu wajhahu, the king of the world of destructivity, I have been riding the horse of my intentions for eternity.

oOo

حواشی و حوالہ جات

۱

۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں درج تقریباً ہر غزل عربی کے اس شعر سے شروع ہوتی ہے ؎

حَسبنا اللہ حَسبنا اللہ ربّنا ربّنا اللہ ربّنا اللہ حَسبنا

۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ شعر مطلع شعر کے طور پر درج ہوا ہے۔

۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وصف تو" کی جگہ "وصفغو" لکھا گیا ہے۔

۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "تہیہ" کی جگہ "چاہ" ملتا ہے۔

۵۔ ایضاً " " "شیمہ ای" کی جگہ صرف "شمہ" درج ہے۔

۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پرتوی" کی جگہ صرف "پرتو" لکھا ہوا ہے۔

۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ازان" کی جگہ "ازاد" درج ہوا ہے۔

۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "آتشی کی جگہ "یک قطرہ" کتابت ہوا ہے۔

۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زندگانی" کے بجائے "زندہ گانی" لکھا ملتا ہے۔

۱۰۔ نسخہ ۲۷،۲۳ میں "دردی" کے بجائے "داروی" تحریر ہوا ہے۔

۲

۱۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ غزل، غزل ۸ کے طور پر درج ہوئی ہے۔

۱۲۔ ایضاً ، "شکبوی" کی جگہ صرف "شکبو" درج ہے

۱۳۔ ایضاً ، "رخ ماہ" کی جگہ "مہ روی" لکھا ہوا ہے۔

۱۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بلا" کی جگہ "غمش" ملتا ہے۔

۱۵۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "وجود" کی جگہ "شہود" ملتا ہے۔

۱۶۔ نسخہ ۲۷،۲۳ میں "حیوان" کی جگہ "حیوانش" پایا جاتا ہے۔

۱۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "نقد" کی جگہ "بجر" لکھا گیا ہے

۱۸۔ نسخہ ۲۷،۲۳ میں "مرہم" کے بجائے "مرہمی" درج ہے۔

۳

۱۹۔ نسخہ ۲۱۲۳۔ میں یہ غزل، غزل ۹ کے بطور درج ہوئی ہے۔

۲۰۔ گنجِ عرفان میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "صفای" کے بجائے "صفات" لکھا ہے۔

۲۱۔ نسخہ ۲۷،۲۳ اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "تا" کے بجائے "چون" لکھا گیا ہے۔

۲۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ضیق" کے بجائے "عشق" درج ہوا ہے۔

۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بعد" اور "انس" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۴۔ نسخہ ۲۷،۲۳ میں "خریدہ" کے بجائے "چشیدہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دریدہ" کے بجائے "بریدہ" لکھا گیا ہے۔

۲۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "از" حذف کردیا گیا ہے۔

(۴)

۲۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ غزل، دوسری غزل کی شکل میں درج ہوئی ہے۔

۲۸۔ نسخہ ۲۷۲۳، نسخہ ۲۹۲۹ اور گنجِ عرفان میں "عدم" کے بجائے "ندم" لکھا گیا ہے

۲۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سازد" کے بجائے "نیابد" لکھا گیا ہے۔

۳۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گشتہ" کے بجائے صرف "گشت" درج ہے۔

۳۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سری" کے بجائے "سر" درج ہے۔

۳۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ع

درو شادی و گنجایش غم نیست

۳۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہستیٔ موہوم" کے بدلے "موہوم ہستی" لکھا گیا ہے۔

۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ار" کے بجائے "از" درج کیا گیا ہے۔

۳۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دستِ جم" کے بجائے "جم تمت" لکھا گیا ہے۔

۳۶۔ نسخہ ۲۷۲۲ اور ۲۱۲۳ میں "نکویش" کی جگہ "زکویش" درج کیا گیا ہے۔

(۵)

۳۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "جوی" کے بجائے "خواہی" لکھا گیا ہے۔

۳۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "در" کے بجائے "با" درج کیا گیا ہے۔

۳۹۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "این" کے بجائے "آن" لکھا ہوا ہے۔

۴۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "نیرزی" کے بجائے "نہ ارزی" لکھا گیا ہے۔

۴۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بوی" کی جگہ صرف "بو" درج کیا گیا ہے۔

۴۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ہمراز" کے بجائے "ہمپراز" درج کیا گیا ہے۔

۴۵۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "صید" کے بجائے "نیر" لکھا گیا ہے۔

۴۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خرم" کے بجائے "خورم" ہیں جو نادرست نہیں۔ البتہ یہ کلمہ یعنی "خرم" بدونِ "واو" (و) زیادہ مستعمل ہے۔

۴۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور ۲۹۲۹ میں "گشا" کے بجائے "گشای" درج ہے۔

۴۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "و" کے برعکس "وان" درج ہے۔

۶

۴۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کی جگہ "گر" لکھا گیا ہے۔

۵۰۔ " ۲۹۲۹ میں "کردے" کے بجائے "گشتہ" لکھا گیا ہے۔

۵۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "از" کے بجائے "کز" درج ہے۔

۵۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بیادی" کی جگہ "بیازی" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "نیازی" درج ہے۔

۵۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ شعر، شعر نمبر سات کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں درج کیا گیا ہے کہ

دریای شوق را گراز خود کنار بودے

۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "شمیدی" کے بجائے "شنیدی" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "شمندی" لکھا گیا ہے

۵۶۔ گنج عرفان میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "کار" کے بجائے "راہ" لکھا ہے۔

۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بہ" کے بجائے "ز" لکھا گیا ہے۔

۵۸۔ " " " اور نسخہ نمبر ۲۱۲۳ میں "جناب" کے بجائے "حیات" لکھا گیا ہے۔

۵۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "بر" لکھا گیا ہے۔

۶۰۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ور" کے بجائے "وز" اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "خیل" کے بجائے "جمع" لکھا گیا ہے۔

۶۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زاں" کی جگہ "زین" لکھا گیا ہے۔

۷

۶۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۹۲۹ میں غزل آٹھ کی حیثیت سے درج ہوئی ہے۔

۶۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کف" کے بجائے "تُف" لکھا گیا ہے۔

۶۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "سر" کے بجائے "روی" لکھا گیا ہے۔

۶۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کوس" کے بجائے "کوش" درج کیا گیا ہے۔

۶۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بجا کی کسودیہ" "برجان کو بند" کے بجائے لکھا گیا ہے۔

۶۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور ۲۹۲۹ میں "جہان را" کے بجائے "روان ہا" لکھا گیا ہے۔

۸

۶۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کشید" کے بجائے "کشود" درج ہے۔

۶۹۔ " " " "شیرہا" کے بجائے صرف "سر" اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "سیرہا" لکھا گیا ہے۔

۷۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "درین پردہ ہا" کے برعکس "ازیں ہر پردہ ہا" نقل ہے۔

۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "د" حذف کیا گیا ہے۔

۷۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حروف" اور "حدوث" کے درمیان "د" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۷۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "صورت" کے برعکس لفظ "صفحہ" نقل ہوا ہے۔

۷۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حدود" کے بجائے "وجود" لکھا گیا ہے۔

۷۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ما" اور "پردہ" کے درمیاں "است" لکھا گیا ہے۔

۷۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "دید" کے بجائے "دیدہ" لکھا گیا ہے۔

۷۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "زخش" کے بدلے "سرش" لکھا گیا ہے۔

۹

۷۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "درد" اور "بحر" کے درمیان "د" درج ہے۔

۷۹۔ " " " "عشق نالہ" کے بجائے "علم نغرہ" لکھا ہوا ہے۔

۸۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کتب" کے بجائے "صفحہ" لکھا گیا ہے۔

۸۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بہ شہر" کی جگہ "بہ قدس" درج ہے اور نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ پورا مصرعہ یوں درج ہے ؎ ازمدین صفا چو لبقدس وخار سند۔

۸۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کرم" کے برعکس "صفت" لکھا گیا ہے۔

۸۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سر" حذف کر دیا گیا ہے۔

۸۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "پچشید" کے برعکس "کرشند" نقل ہوا ہے۔

۸۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ثمر" کے بجائے "عز" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "غز" لکھا گیا ہے۔

۸۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سدرہ" کے بجا "صدرہ" نقل ہوئے ہیں۔

۱۰

۸۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "غیر" کے بجائے "عز" لکھا گیا ہے۔

۸۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "زلفت" کے برعکس "زلفش" لکھا گیا ہے۔

۸۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "گشت" کے بجائے "گشتہ" لکھا گیا ہے

۹۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور نسخہ ۳۹۲۹ میں "سوز" کے بجائے "شور" درج کیا گیا ہے۔

۹۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "حسنت" کی جگہ "حسنش" ملتا ہے۔

۹۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ؎

ز شورِ جلوۂ حسنش غبارِ غیر ظاہر شد

۹۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "غیر" اور "کفر" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۹۴۔ " " " "طلسم" اور "گنج" کے درمیاں "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۹۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ظل" کے بجا "دل" نقل ہوئے ہیں۔

۹۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "شوم" کے بجائے "شدم" درج ہوا ہے۔

۹۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "یکدم" کے بجائے "یکرہ" لکھا گیا ہے۔

۹۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برسر" کے برعکس "درسر" درج ہوا ہے۔

۹۹۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "نقط از نامم" کے بجائے "نقطۂ نامم" لکھا گیا ہے۔

۱۰۰۔ چونکہ پوری غزل محبوب سے مخاطب ہو کر کہی جا رہی ہے اسلئے "بیند" کے بجائے "بینی" مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ "بیند" صیغہ واحد غائب ہے اور "بینی" واحد حاضر کا صیغہ ہے۔

۱۰۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "گرت" کے بجائے "گرش" لکھا گیا ہے۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں غزل کا

آٹھواں شعر حذف کر دیا گیا ہے۔

۱۰۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "خور" کے بجائے "سر" لکھا گیا ہے۔

۱۱

۱۰۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ غزل، از روی ترتیب چھبیسویں غزل کے طور پر نقل ہوتی ہے۔

۱۰۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "حسنش" کے بجائے "لطفش" درج کیا گیا ہے۔

۱۰۵ "سوری" کے معنی "بچا کچھا" اور پھول کی پتیاں ہیں۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سوری" کے بجائے "سوزی" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "بردی" لکھا گیا ہے۔

۱۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں مداش کے بجائے "دوامش" لکھا گیا ہے۔

۱۰۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سریر" اور "ملک" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۰۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "کس" کے بجائے "کش" درج کیا گیا ہے۔

۱۰۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "یابد" کے بجائے "باید" درج کیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گر" کے بجائے "با" لکھا گیا ہے۔

۱۲

۱۱۱۔ نسخہ نمبر ۲۹۲۹ میں "منتقش" کے بجائے "عشقت" درج کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بی" کے بجائے "نا" اور نسخہ ۲۱۲۳ میں "پروا" کے برعکس "پیدا" نقل ہوا ہے۔

۱۱۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں نیکنامی کے بجائے "نیک و نام ار" تحریر ہوا ہے۔

۱۱۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور نسخہ ۲۹۲۹ میں "چشمہ" کے بجائے "چشم" لکھا گیا ہے۔

۱۱۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بیند" کے برعکس "پوشد" تحریر ہوا ہے۔

۱۱۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "او" کے بجائے "آن" ملتا ہے۔

۱۱۷۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ور" کے برعکس "در" پایا جاتا ہے۔

۱۱۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ اور ۲۱۲۳ میں "از" کے برعکس "در" لکھا گیا ہے۔

(۱۳)

۱۱۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زد" کے بجائے "زدہ" لکھا گیا ہے۔

۱۲۰۔ " " میں "پی" کے برعکس "سر" تحریر ہوا ہے۔

۱۲۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "سرزد" کے برعکس "کشد" درج کیا گیا ہے۔

۱۲۲۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بہ" کے برعکس "چو" درج کیا گیا ہے۔

۱۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "طعمہ" یعنی رزق حذف کردیا گیا اور "جلوہ" اور "او" کے درمیان "سیر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۲۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "کند" کے بجائے "دھد" تحریر ہوا ہے۔

۱۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خبر" کے ساتھ "ی" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۲۶۔ " ۲۱۲۳ میں "ہر" کے برعکس "تا" درج ہوا ہے۔

۱۲۷۔ " " میں "چون" کے بعد "کہ" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱۴)

۱۲۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر یعنی مطلع سے پہلے یہ شعر درج کیا گیا ہے۔ ؎

دوای جان و دلِ من دوای الا اللہ   ہوای آب و گل من ہوای الا اللہ

۱۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ شعر دوبار لکھا گیا ہے۔ پہلی بار "سیرہا" کی جگہ "سرا" اور دوسری بار "باسرا" نقل ہوا ہے۔

۱۳۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خود" حذف کیا گیا ہے۔

۱۳۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "از" اور نسخہ نمبر ۲۹۲۹ میں "د" حذف کیا گیا ہے۔

۱۳۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ز" کے برعکس "بہ" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۳۳۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "برای" کے بجائے "بروی" درج کیا گیا ہے۔

۱۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نمودہ" کے بجائے "نمودی" لکھا گیا ہے۔

۱۳۵۔ " " " "تیغ" اور "جفا" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۳۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "صفا" کے برعکس "وفا" لکھا گیا ہے۔

۱۳۷۔ " " " "ازدم" کے بدلے "مردم" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۳۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "ظلمت" اور "امکان" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۳۹۔ " " " "صوری" کے بجائے "صورت" لکھا گیا ہے۔

۱۴۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "شدہ" کے بجائے "شود" تحریر ہوا ہے۔

۱۴۱۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں یہ شعر درج نہیں ہے۔

۱۴۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مربدہ" کے بجائے "عربدہ" درج کیا گیا ہے۔

۱۴۳۔ " " " "خوش" کے بجائے "خویش" لکھا گیا ہے۔

۱۴۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کسی" کے بجائے "کس" اور نسخہ ۲۷۲۳ میں "کس" اور "تو" کے درمیان "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱۵)

۱۴۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "والا" کے برعکس "بیدل" لکھا گیا ہے اور نسخہ ۲۱۲۳ میں اس مصرعہ

میں درج "زھر" کے بجائے "نبہر" لکھا گیا ہے۔

۱۴۶۔ نسخہ ۲۱۲۲ میں "لبا النوار" کے بدلے "لبا کا لوار" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۴۷۔ " " " "زلفش" کے بدلے صرف "زلف" اور نسخہ ۲۷۲۲ میں "لطفش" درج کیا گیا ہے۔

۱۴۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ اور ۲۱۲۳ میں "ار" کے بجائے "از" لکھا گیا ہے۔

۱۴۹۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "جنت" کے بجائے "آتش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۰۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بہ" کے بجائے "ز" لکھا گیا ہے۔

۱۵۱۔ نسخہ ۲۱۲۲ میں "کہ" کے بجائے "بہ" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۵۲۔ نسخہ ۲۱۲۲ میں "بیادش" کے بجائے "زیادش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۳۔ نسخہ ۲۷۲۲ میں "بودی جان آید" کے برعکس "روح افزاید" درج کیا گیا ہے۔

۱۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دل" کے برعکس "رہ" لکھا گیا ہے۔

۱۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ اور ۲۱۲۳ میں "برویش غمی" کی جگہ "برروی غمش" لکھا گیا ہے۔

۱۵۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ ع۔ صدای جان ہر عاشق خیالش رانمی آید

۱۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آید" کے برعکس "باید" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۵۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "مہر" دوبار لکھا گیا ہے۔ اور "زدی" حذف کیا گیا ہے۔

۱۵۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ہر آنکہ دوستی" کی جگہ "ہر کو دوائی" لکھا گیا ہے۔

۱۶۰۔ ۲۱۲۳ میں "آید" کے بجائے "آیند" لکھا گیا ہے۔

۱۶۱۔ نسخہ ۲۱۲۲ میں "آن" حذف کیا گیا ہے

۱۶۲۔ دستیاب تینوں قلمی نسخوں میں اس مقام پر مبہم کی عبارت سامنے آتی ہے جسے صاف صاف نہیں پڑھا جاسکتا۔

۱۶

۱۶۳۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۶۳ میں درج نہیں ہے۔

۱۶۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زانظر" کے بجائے "طعنہ بر" لکھا گیا ہے۔

۱۶۵۔ " " " "عشقش" کے بدلے "شوقش" اور "از" کے بدلے "کز" تحریر کیا گیا ہے

۱۶۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تاب" کے برعکس "پای" لکھا گیا ہے۔

۱۶۷۔ " " " "زمین" کے بدلے "زان" لکھا گیا ہے۔

۱۶۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "جہان" کے برعکس "ہر زمان" لکھا گیا ہے۔

۱۶۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "وصلش" کے بجائے "وصلت" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۷۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "چو" کے مقام پر "کہ" درج کیا گیا ہے۔

۱۷۱۔ نسخہ " " "بجرأت" کی جگہ "بجزات" لکھا گیا ہے۔

۱۷۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خوش" اور "افشاں" کے درمیان "بر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۷

۱۷۳۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۱۷۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہر" کے بجائے "چون" لکھا ہوا ہے۔

۱۷۵۔ نسخہ " " "باتشنگان" کے بعد "قدس" اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۷۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پیام" کے بدلے "سلام" لکھا گیا ہے۔

۱۷۷۔ " " " "شکستہ" کے بجائے "گداگشتہ" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۷۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "و" حذف کیا گیا ہے اور مہجور کے بدلے "مجوب" تحریر ہوا ہے

۱۷۹۔ " " " "شدہ" کے بجائے "سدہ" لکھا گیا ہے۔

۱۸۰۔ " " " "دور" کے برعکس "است" درج کیا گیا ہے۔

۱۸۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "قفس" اور "طمع" کے برعکس "نفس" اور "طبع" لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی نسخے میں "بند" کے بجائے "ننذ" لکھا گیا ہے۔

۱۸۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نی رہ" کے بجائے "ذرہ" لکھا گیا ہے۔

۱۸۳۔ " " " "و" حذف کیا گیا ہے۔

۱۸۴۔ " " " "زیان" کی جگہ "زبان" لکھا گیا ہے۔

۱۸۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کردہ میشود" کے برعکس "میشود اگر" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۸۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "فضل" کے بجائے "فصل" درج کیا گیا ہے۔

۱۸۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "موج" اور "کرم" کے درمیاں "و" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۸۸۔ " " " "برخیز" کے بدلے "مرکب" لکھا گیا ہے۔

۱۸

۱۸۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "حیات" کے ساتھ "ت" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۹۰۔ " " " "آمین" کے برعکس "این" درج کیا گیا ہے۔

۱۹۱۔ " " " "زنگ" کے مقام "نقش" لکھا گیا ہے۔

۱۹۲۔ " " " "دارند" کی جگہ "دارند" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۹۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "و بیدلانند" کے بجائے "چو بیدلانش" لکھا گیا ہے۔

۱۹۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "اندر" کی جگہ "چون در" درج کیا گیا ہے۔

۱۹۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "نہادند" کی جگہ "نہانند" لکھا گیا ہے۔

۱۹۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بوی" کے برعکس صرف "بو" لکھا ہوا ہے۔

۱۹۷۔ " " " "خوی" کے بجائے "جوی" تحریر کیا گیا ہے۔

۱۹۸۔ یہ شعر نسخہ ۲۷۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۱۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "او" کا "ؤ" حذف کیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ غزل نمبر ۱۸ نسخہ ۲۱۲۳ میں نہیں ملتی۔

۱۹

۲۰۰۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۰۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پس" کے بجائے "بس" لکھا گیا ہے۔

۲۰۲۔ " " " "پوئیم" کی جگہ "پوم" لکھا گیا ہے۔

۲۰۳۔ " " " "نباشد" کی جگہ "بیاید" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۰۴۔ " " " "کی" کے برعکس "کین" درج کیا گیا ہے۔

۲۰۵۔ " " " "ماشد" کے بجائے "مانند" درج کیا گیا ہے۔

۲۰۶۔ نسخہ ۲۳۲۷ میں "دوز" کے برعکس "زودی" لکھا گیا ہے۔

۲۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برد" کے برعکس "بود" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۰

۲۰۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس مصرعہ کے بجائے یہ مصرعہ لکھا گیا ہے۔

ع درمیانِ خونِ دل جانم ہمیگرد قرار

۲۰۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ شعر درج نہیں کیا گیا ہے۔

۲۱۰۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "جانم" کے برعکس "جام" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کنارم" کی جگہ "میانش" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "میانی" کی جگہ "کناری" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۱۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کنارم" کی جگہ "کنارش" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۴۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "از" کے بجائے "در" لکھا ہوا ہے۔

۲۱۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔

مؔ زان میان آن برخورد کز بود خود شد برکنار

۲۱۶۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں "بود" کے برعکس "شد" درج کیا گیا ہے۔

۲۱۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے برعکس "بر" لکھا گیا ہے۔

۲۱

۲۱۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "سر" کے مقام پر "سر" لکھا گیا ہے۔

۲۱۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عیش" کے برعکس "عید" لکھا گیا ہے۔

۲۲۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں ضمیر واحد حاضر یعنی "عشقت" کے بجائے ضمیر واحد غائب یعنی "عشقش" کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ٥ مایدہ بمعنی دستر خوان۔

۲۲۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وجوہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۲۔ اس مصرعہ کے پہلے رکن یعنی "چون" کے بجائے نسخہ ۲۹۲۹ میں "خون" لکھا گیا ہے۔

۲۲۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "غنا" کے بجائے "رعنا" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۲۴۔ " " "دولت" سے پہلے "اید" لکھا گیا ہے۔

۲۲۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "چو" کے بجائے "کہ" لکھا گیا ہے۔

۲۲۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پس" کے بعد "پی" لکھا گیا ہے اور "از" حذف کیا گیا ہے۔

٥ رمد بمعنی درد چشم۔

۲۲

۲۲۶۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہوئی ہے۔

۲۲۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "قدسیاں" کے برعکس "لامکان" لکھا گیا ہے۔

۲۲۸۔ اس جگہ دونوں دستیاب نسخوں کی عبارت ٹھیک سے پڑھی نہیں جاسکتی ہے۔

۲۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "خاک" کے بدلے "جان" لکھا گیا ہے۔ مکنون یا مکموُن بمعنی پوشیدہ اور قیمتی۔

۲۳۰۔ " " " "کشد" کے بجائے "کشید" لکھا گیا ہے۔

۲۳۱۔ " " " اس شعر کا دوسرا مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔

؎ منجس اسرار و طبانش ذوق علم بیرون زند

۲۳۲۔ اس شعر کے بعد نسخہ ۲۹۲۹ میں ایک اور شعر درج ہے۔ شعر یوں ہے

جسم ہامونِ اجل گر بر کنید فرست یقین ۔۔۔ روح روحانی قدم در قدس ماہا رون زند

نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے۔ ؎ جسم کامل گر زبیتی بر کشد بالیقین۔

اور دوسرا مصرعہ کشمیری زبان میں لکھا گیا ہے جو یوں ہے ؎

روح روحانی چھُ تے اتھ روحی اُمُ ناد تھود

۲۳۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گر" کے بجائے "اگر" لکھا گیا ہے۔

۲۳۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بگذرد" "نگذرد" کے بجائے لکھا گیا ہے۔

۲۳۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہمت" کے برعکس "محبت" درج کیا گیا ہے۔

۲۳۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "و" حذف کیا گیا ہے اور "ریحان" کے بدلے ریحانی لکھا گیا ہے

۲۳۷۔ " " " "تاج" کے برعکس "پای" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۳۸- نسخہ ۲۹۲۹ میں "سریر" کے بجائے "سراین" لکھا گیا ہے۔

۲۳۹- " " "مکموُن" کے بجائے "مستوں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۰- " " "ارغواں" کے بجائے "ازغون" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۱- نسخہ ۲۷۲۲ میں "از" حذف کیا گیا ہے۔

۲۳

۲۴۲ (الف)- یہ غزل نسخہ ۲۱۲۲ میں درج نہیں کی گئی ہے۔

۲۴۲- نسخہ ۲۷۲۲ میں "زلفش" کے بجائے "لطفش" لکھا گیا ہے۔

۲۴۳- نسخہ ۲۹۲۹ میں "بر" کے برعکس "وار" لکھا گیا ہے۔

۲۴۴- " " "میشود" کے بجائے "نجود" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۵- نسخہ ۲۷۲۲ میں یہ مصرعہ شعر نمبر ۵ کے دوسرے مصرعے کی جگہ لکھا گیا ہے اور شعر نمبر ۵ کا دوسرا مصرعہ شعر ۴ کے دوسرے مصرعے کی جگہ لکھا گیا ہے۔

۲۴۶- نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۴۷- " " "صف" کے برعکس "منیف" لکھا گیا ہے۔

۲۴۸- نسخہ ۲۹۲۹ میں "نقد" کے بجائے "احد" لکھا گیا ہے۔

۲۴۹- نسخہ " " "زان" سے پہلے "ز" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۴

۲۵۰ (الف)- یہ غزل نسخہ ۲۱۲۲ میں درج نہیں ہے۔

۲۵۰- نسخہ ۲۷۲۲ میں اس شعر یعنی مطلع سے پہلے وہ شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۴۱ کی ابتداء

میں بھی لکھا گیا ہے۔ شعر یوں ہے ؎

ہوای آب و گل من ہوای الا اللہ   دوای جان و دل من دوای الا اللہ

چونکہ اس شعر کے قافیہ اور ردیف نہ غزل ۱۴ اور نہ غزل ۲۴ سے ملتے ہیں اس لیے
دونوں غزلوں میں کہیں بھی درج نہیں ہوسکا۔

۲۵۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ابواب" کے بدلے "ارباب" لکھا گیا ہے

۲۵۲۔ " " " "نور" کے برعکس شور تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۳۔ گنج عرفاں میں ڈاکٹر شمس الدین احمد نے "سمع" کی جگہ "گوش" درج کیا ہے۔

۲۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں اس جگہ "خود خبریابی" لکھا گیا ہے لیکن یہی الفاظ دوسرے شعر مصرعہ
ثانی کے آخر میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مزید بر آں نسخہ ۲۷۲۳ میں اس جگہ کے الفاظ اگرچہ
اچھی طرح سے پڑھے نہیں جاسکتے لیکن یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ الفاظ
"خود خبریابی" سے ہرگز نہیں ملتے۔

۲۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خبثت" کے بدلے "خست" لکھا گیا ہے۔

۲۵۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ازماہ روح" کے بجائے "زراحِ روح" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "نیمی" سے پہلے "اگر" لکھا گیا ہے۔

۲۵۸۔ " " " "از" کے بجائے صرف "ز" لکھا گیا ہے۔

۲۵۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "دم" کی جگہ "چو در" لکھا گیا ہے۔

۲۶۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "ره" لکھا گیا ہے۔

۲۵

۲۶۱۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۲ میں درج نہیں ہے۔

۲۶۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں معنوی لحاظ سے اس غزل کا آغاز بھی اسی شعر سے کیا گیا ہے جس سے غزل ۲۴ کا آغاز کیا گیا ہے۔ شعر کے لئے غزل ۲۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

۲۶۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "گوہر" کے بجائے "جوہر" لکھا گیا ہے۔

۲۶۳۔ " " "جوہر" کے بجائے "گوہر" لکھا گیا ہے۔

۲۶۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ز" سے پہلے "کہ" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۶۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "را" کے مقام پر "از" لکھا گیا ہے۔

۲۶۶۔ " " "صافی" کے بجائے "صنعہ" لکھا ہوا ہے۔

۲۶۷۔ " " "بود" کے برعکس "شود" لکھا گیا ہے۔

۲۶۸۔ " " "بیرونی" کے بجائے "افزونی" لکھا گیا ہے۔

۲۶۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "اگرچہ" کے برعکس "ازانکہ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "قبای" کی جگہ "فنات" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بود" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہرچہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۳۔ " " "سدرہ" کی جگہ "سدہ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۴ " " "سدہ" نہیں، "سدرہ" ہونا چاہیے

۲۶

۲۷۵۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۷۵(الف)۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر سے پہلے وہ شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخے میں غزل ۱ کی ابتدا میں بھی لکھا گیا ہے۔ شعر کے لئے ملاحظہ ہو غزل نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱۔

۲۷۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آتش" کی جگہ "دوزخ" لکھا گیا ہے۔

۲۷۷۔ " " " "ذوق" کی جگہ "پابند" اور پابند کی جگہ "ذوق" لکھا گیا ہے۔

۲۷۸۔ " " " "را" حذف کیا گیا ہے۔

۲۷۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "درورش" کی جگہ "وصلش" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۸۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بی" کے مقام پر "با" لکھا گیا ہے۔

۲۸۱۔ " " " "ار" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۸۲۔ " " " میں "دور شو" کے مقام پر "گوشہ گیر" لکھا گیا ہے۔

۲۸۳۔ " " " "ور" کی جگہ "وز" لکھا گیا ہے۔

۲۸۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "آن" کی جگہ "زاں" لکھا گیا ہے۔

۲۸۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جوئی" کے برعکس "خواہی" لکھا گیا ہے۔

۲۸۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بازاریچہ" کے مقام پر "مارنوری" لکھا گیا ہے۔

۲۸۷۔ " " " "او" اور "است" کے درمیاں "پس" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۸۸۔ " " " "وصلش" کے بجائے "فضلش" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۸۹۔ " " " "رائی" کے بجائے "راہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۹۰۔ " " " "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۹۱۔ " " " "فتادو باز شُد" کی جگہ "نشد دانی پہ شد" لکھا گیا ہے۔

۲۷

۲۹۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۹۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جلالش" کے برعکس "خلالش" لکھا گیا ہے۔

۲۹۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " زاں " کی جگہ " ازاں " تحریر کیا گیا ہے۔

۲۹۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں " سرمست افتادند " کے بجائے " مست مئی دواند " لکھا گیا ہے

۲۹۶۔ " " " جاں ہا " کے بجائے " دلہا " لکھا گیا ہے

۲۹۷۔ " " " دلہا " کی جگہ " جانہا " تحریر کیا گیا ہے۔

۲۹۸۔ " " " آنہا " کی جگہ " اینہا " لکھا گیا ہے۔

۲۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " دیدہ " کی جگہ " چشم " درج کیا گیا ہے۔

۳۰۰۔ " " " تاروں " کے بجائے " کربردی " لکھا گیا ہے۔

۳۰۱۔ " " " در " کی جگہ " بر " لکھا گیا ہے۔

۲۸

۳۰۲ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے

۳۰۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد وہ شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۱۱۴ اور غزل ۲۲۴ کی ابتداء میں بھی لکھا گیا ہے۔

۳۰۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " زلفش " کی جگہ " لطفش " لکھا گیا ہے۔

۳۰۵۔ اس جگہ نسخہ ۲۹۲۹ میں " یا ہر گوئے " اور نسخہ ۲۷۲۳ میں " مزکوی " لکھا گیا ہے۔

۳۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " تو " اور " خود " کے درمیاں " از " اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " نمودہ است تیز " کے بجائے " نمود آں ترا " تحریر کیا گیا ہے۔

۳۰۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرع یوں لکھا گیا ہے۔ مگر

خطای کر طایر ملکوت از تو زیب میدارند

۳۰۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " مزابل " یعنی " غلیظ جگہ " کی جگہ " مزایل " لکھا گیا ہے۔

۲۱۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہوا" کے بجائے "حسد" لکھا گیا ہے۔

۲۱۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دست" اور "دل" کے درمیان "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۹

۲۱۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۱۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "جان" اور "جہاں" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۱۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "در" کی جگہ "از" لکھا گیا ہے۔

۲۱۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مرادِ تن" کی جگہ "مرادت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۱۶۔ نسخہ ۲۷۲۴ میں "داری" کی جگہ "دادی" لکھا گیا ہے۔

۲۱۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "روحانیاں کُن" کی جگہ "روحان نباکن" لکھا گیا ہے۔

۲۱۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تر" کے بجائے "پر" لکھا گیا ہے۔

۲۱۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "بی صفا گویاں" کی جگہ "ذاتِ النعامی" درج کیا گیا ہے۔

۲۲۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ہما" کے بجائے "ہمان" لکھا ہے۔

۲۲۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "کن" سے پہلے "می" لکھا گیا ہے اور "کن" کے بعد کا "در" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "صفائی" "ساقی" کی جگہ لکھا گیا ہے۔

۲۲۳۔ " " "زاہ" کے بجائے "راہ" تحریر کیا گیا ہے اور "مطرب" سے پہلے کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ایدل برداو" کی جگہ "آید نزلِ او" تحریر ہوا ہے۔ جو غالباً "آید نزد او" ہونا چاہیے۔

۲۲۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بود" کے بجائے "برد" درج کیا گیا ہے۔

۳۰

۲۲۶۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۲۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پوشیدہ" کا "ہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۲۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "وا" کے بجائے "دور" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۲۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زمانے" کی جگہ "دلِ ما" لکھا گیا ہے۔

۲۳۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "آفتاب" اور "ذرہ" کے درمیاں واقع "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۳۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پیدا" کے مقام پر "شیدا" تحریر ہوا ہے۔

۳۱

۲۳۲۔ یہ غزل نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہے۔

۲۳۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد یہ شعر لکھا گیا ہے ؎

حسبنا اللہ حسبنا اللہ حسبنا اللہ ربنا   ربنا اللہ ربنا اللہ ربنا اللہ حسبنا

۲۳۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جانت سد" کی جگہ "حدت بند" لکھا گیا ہے

۲۳۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تو" کی جگہ "و" لکھا گیا ہے۔

۲۳۶۔ " " " "دوست" کے بجائے "دولت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۳۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "در" کے بجائے "با" لکھا گیا ہے۔

۲۳۸۔ " " " "نیارد" کی جگہ "نیابد" لکھا گیا ہے۔

۲۳۹۔ " " " "زیر" کے بجائے "بیش" درج کیا گیا ہے۔

۲۴۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "فراز" سے پہلے "د" لکھا گیا ہے۔

۲۴۱۔ شعر ۷ اور ۸ نسخہ ۲۹۲۹ میں درج نہیں کیے گئے ہیں۔

۳۲

۲۴۲۔ غزل ۳۲، ۳۳، ۳۴ اور ۳۵ نسخہ ۲۱۲۳ میں درج نہیں ہیں۔

۲۴۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "چون بہ" کی جگہ "ہر کہ" لکھا گیا ہے۔

۲۴۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس شعر کے بعد وہی شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخے میں غزل ۲۱ کے پہلے شعر یعنی مطلع کے بعد تحریر کیا گیا ہے۔ شعر کے لئے ملاحظہ ہو غزل ۲۱ کا حاشیہ ۲

۲۴۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بہ خیالت" کی جگہ صرف "خیالت" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۴۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مردہ" کی جگہ "مژدہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۴۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "این" کی جگہ "دین" لکھا گیا ہے۔

۲۴۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زہر" کے بدلے "بہر" لکھا گیا ہے۔

۲۴۹۔ " " " "ازین" کی جگہ "ازاں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "نظری" کے برعکس گذری لکھا گیا ہے۔

۳۳

۲۵۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس غزل کے مطلع سے پہلے وہی شعر لکھا گیا ہے جو غزل ۲۱ میں مطلع کے بعد لکھا گیا ہے۔ شعر کے لئے غزل ۲۱ کا حاشیہ ۲ ملاحظہ ہو۔

۲۵۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دمد" کے برعکس "دہد" لکھا گیا ہے۔

۲۵۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہجرت" کی جگہ "ہجراں" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بیابد" کے بدلے "نیابد" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۵۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "اثری" کا "ی" حذف کیا گیا ہے۔

۲۵۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "بادیہ" کے برعکس "بادہ" درج کیا گیا ہے۔

۲۵۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تو" کے بدلے "او" لکھا گیا ہے۔

۳۴

۲۵۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عکس" کی جگہ "نقش" لکھا گیا ہے۔

۲۵۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں مطلع کے بعد وہی شعر لکھا گیا ہے جو اسی نسخہ میں غزل ۳۳ کے مطلع سے پہلے درج کیا گیا ہے۔

۲۶۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خود" کے برعکس "حد" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عمر" کے آخر پر "ی" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۶۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "عمر" کی جگہ "ہیچ" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۳۔ " " " "لحظ" کی کچھ ایسا کلمہ لکھا گیا ہے جو ٹھیک طرح پڑھا نہیں جا سکتا ہے۔

۲۶۴۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "حرم" کی جگہ "خرم" لکھا گیا ہے۔

۲۶۵ " " " "تر" حذف کیا گیا ہے۔

۲۶۶۔ " " " "تجلای" کی جگہ "تجلی" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۶۷۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پروردہ" کے برعکس "درپردہ" لکھا گیا ہے۔

۲۶۸۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں یہ مصرعہ یوں لکھا گیا ہے

چون تو اورا ہمہ دانی ہمہ بینی بہ یقین

۲۶۹۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پرتو" کی جگہ "تابش" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۵

۳۷۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں مطلع سے پہلے یہ شعر درج ہے۔

ہواللہ حسبنا اللہ ہواللہ ربنا اللہ   ہواللہ ربنا اللہ، ہواللہ حسبنا اللہ

۳۷۱۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "ز" کی جگہ "بر" لکھا گیا ہے۔

۳۷۲۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "کہ" کی جگہ "گر" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۷۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "این" کے برعکس "آن" درج کیا گیا ہے۔

۳۷۴۔ " ۲۷۲۳ "داری" کی جگہ "دارد" لکھا گیا ہے۔

۳۷۵۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "ہر کسی" کی جگہ "ہر یکی" لکھا گیا ہے۔

۳۷۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "زلفت" کی جگہ "زلفش" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۷۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "زہی" کی جگہ "زہستی" تحریر ہوا ہے۔

۳۶

۳۷۸۔ نسخہ ۲۱۲۳ میں اس غزل کے بعد اور کوئی غزل درج نہیں ہے۔

۳۷۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "سیل" کی جگہ "سیر" لکھا گیا ہے۔

۳۸۰۔ " " " "مبین" کی جگہ "بہ بین" تحریر کیا گیا ہے۔

۳۸۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "پرستی" اور "ما" کے درمیاں کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۳۷

۳۸۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "با" کی جگہ "بر" لکھا گیا ہے۔

۲۸۳۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "برتابد" کی جگہ "کی تواند" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۸۴۔ 〃 〃 〃 "ہجرت" کی جگہ "ہجران" لکھا گیا ہے۔

۲۸۵۔ 〃 〃 〃 "خلق" اور "عالم" کے درمیاں "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۸۶۔ 〃 〃 〃 "نور" کے بجائے "سر" نقل ہوا۔

۲۸۷۔ 〃 〃 〃 "پردہ" اور "گمانی" کے درمیان کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۲۸۸۔ 〃 〃 〃 "فروشد" کی جگہ "فروشند" درج کیا گیا ہے۔

۲۸۹۔ 〃 〃 〃 "گردداِی" کی جگہ "گرددت" لکھا گیا ہے۔

۳۸

۲۹۰۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں اس غزل کے مطلع سے پہلے وہی شعر لکھا ہوا ملتا ہے جو غزل ۲۱، ۲۲، ۳۲ اور ۳۴ میں بھی لکھا گیا ہے۔

۲۹۱۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "مردہ" کا "ہ" حذف کیا گیا ہے۔

۲۹۲۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "دولت" کی جگہ "دوست" لکھا گیا ہے۔

۲۹۳۔ 〃 〃 〃 "خلق" کے بدلے "ملک" تحریر ہوا ہے۔

۲۹۴۔ 〃 〃 〃 "از سر برخاست" کی جگہ "از اہلِ صفاست" لکھا گیا ہے جو اصل میں شعر ۲ کے دوسرے مصرعے کے آخری ارکان ہیں۔

۲۹۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تیر" کی جگہ "تیغ" تحریر کیا گیا ہے۔

۲۹۶۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "تاکہ رامیرسد" کی جگہ "تاکہ امیرسد" تحریر ہوا ہے۔

۲۹۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "مرادی" کی جگہ صرف "مراد" درج کیا گیا ہے۔

۲۹۸۔ 〃 〃 〃 "وانکہ" کے بجائے "زانکہ" لکھا گیا ہے۔

۳۹۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں " " کی جگہ "سود" لکھا گیا ہے۔

۳۹

۴۰۰۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "شادی" اور "غم" کے درمیان کا "و" حذف کیا گیا ہے۔

۴۰۱۔ " " " "دُرِ عرفان" کی جگہ "ہیچ گوہر" لکھا گیا ہے۔

۴۰۲۔ " " " "تابی" اور بعض جگہ "آری" درج ہوا ہے۔ معنی و مراد کے لحاظ سے یہاں پر لفظ "تابی" ہونا چاہیئے۔ دیکھیے "لغت نامہ" غزل ۳۶

۴۰۳۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "جز" کے بجائے "و" تحریر کیا گیا ہے۔

۴۰

۴۰۴۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "خرم" کے ہیجے "خورم" لکھے گئے ہیں۔

۴۰۵۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "شود" کی جگہ "بود" لکھا گیا ہے۔

۴۰۶۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "پیر" اور "مرید" کے درمیان "و" اضافہ کیا گیا ہے۔

۴۱

۴۰۷۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "جمالت" کی جگہ "جمالش" لکھا گیا ہے۔

۴۰۸۔ نسخہ ۲۷۲۳ میں "طالب" کے آخر پر "م" کا اضافہ کیا گیا ہے اور "مطلوبم" کے آخر کے حرف "م" کو حذف کیا گیا ہے۔

۴۰۹۔ نسخہ ۲۹۲۹ میں "تا" کے برعکس "با" لکھا گیا ہے۔

ص۱۰۴ اسلوب نگارش کے لحاظ سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ مذکورہ ولی اللہ متو محمود گامی کے معاصر ولی اللہ متو سے کوئی مماثلت نہیں رکھتے ہیں اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ غالباً زیر نظر ولی اللہ متو کوئی دوسرے شاعر گزرے ہیں جنہوں نے جہل اسرار کا منظوم کشمیری ترجمہ کیا ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ معروف شاعر ولی اللہ متو جہل اسرار کے ترجمہ میں اس قدر ثابت قدم نہ رہ پائے ہوں جیسا کہ وہ آزادانہ شاعری میں دکھائی پڑتے ہیں اور یہ بدیہی ہے یہ بات ہم خاص طور پر جہل اسرار کے تناظر میں کہہ رہے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ ولی اللہ متو کے الفاظ و تراکیب جنکی قدرے نشاندہی مقدمے میں آچکی ہے سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی الحاقی ولی اللہ متو یا افغان عہد کے ولی اللہ متو سے خاصا پہلے کے شاعر گزرے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ (ملاحظہ ہو منظوم کشمیری جہل اسرار کا خاکہ)

کاشُر جہل اسرار

مترجمہ عارف باللہ ولی اللہ صاحب متو

حسب ایماء

مالکان امین کشمیر بک ڈپو گانکھن زینہ کدل سرینگر

بحسن اہتمام

حافظ محمد عنایت اللہ صاحب امام مسجد گاڈہ یار

بماہ جمید الثانی ۱۳۶۵ھ طبع گردید

(در مطبع دین محمدی واقع لاہور طبع شد)

نسخے کی پشت پر آخری غزل کے حاشیہ کے اندر یہ عبارت ملتی ہے۔

"از ابتدا شوق و ذوق خدا پرستی بہمرسانیدہ در خدمتِ شاہ عباس کراز

مشاہیر مشایخ پشاور بودہ و خلیفہ شیخ سعد اللہ گجراتی سلوک راہ نمودہ مدت دوازدہ سال بریاضت واستقامت گذرانیدہ بالآخر در سن ہشتاد و چند در ۱۱۵۳ھ از دنیا رحلت فرمودہ در صحن خانۂ خود متصل روضۂ خواجہ حبیب اللہ صاحب عطار بمقامِ گورگڈی محلہ جانب قبلہ باہمہ اہل و عیال آسودہ است۔"

مذکورہ بالا بیان اگر فی الواقعہ (جیسا کہ ظاہر ہے) ولی اللہ متو کی ذات سے منسوب ہے تو ان کی ولادت ۱۰۷۳ھ کے آس پاس ہوئی ہوگی اور کشمیر میں افغان عہد ۶۷-۱۱۶۶ھ سے شروع ہوتا ہے اور اس طرح ان دو ہم نام شاعروں کے درمیان لگ بھگ سو سال کا عرصہ فاصل ہے۔

کشمیری میں مترجم چہل اسرار کے آخر پر جو شجرہ ملتا ہے وہ اسطرح ہے۔

میگوید احقر[۱]: عباد اللہ ـــــ حافظ محمد عنایت اللہ ابن حافظ محمد حسن ابن حافظ ولی اللہ ابن شیخ محمد صدیق اللہ ابن شیخ عنایت اللہ احمدی ابن شیخ محمد اسمٰعیل الاحمدی الکبروی الحنفی غفر اللہ تعالیٰ ـــ اور اسکے بعد مذکورہ بالا عبارت ـــ از ابتدا ذوق و شوقِ خدا پرستی بہم رسانیدہ ـــ حاشیہ پر فٹ نوٹ کے طور شروع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد شفیع شوق اپنی کتاب "کاشر ادبک تواریخ" میں ولی اللہ متو کے حوالے سے جو معلومات بہم پہنچاتے ہیں ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

۱- پیر علی شاہ اؤس بیٹھے دوہَن زِروڈارِیگ بیاکھ اہم شاعر۔ یِہ اؤس ولی اللہ متو

[۱] حسام الدین مخدومی خانیاری (راقم)

سُند مرشد۔ (کاشرِ ادبک تواریخ۔ برگ ۱۲۶)

۲۔ ولی اللہ موٗت اوٗس بڈگامٕ تحصیلہِ کِس وُہن گامس منٛز روزان۔ تمُ سند سِ زانسِ متعلق چھنہٕ کینٛہہ تہِ پے تہٕ ونہٕ چھُ یوان زِ ۱۸۵۸، گوو ہنٛز مرشد پیر علی شاہ کا بتی جمس مگر سہٕ گو و مدینہٕ شریفس منٛز رحمتِ حق تہٕ تتی آو دفن کرنہٕ، پیشہِ کِنہٕ اوٗس اوخون تہٕ تراٹہٕ ہاٚلس منٛز اوس شرین پرٛناوان۔ (برگ ۱۲۷)

۲۔ ولی اللہ موٗت چھُ ترین کتابن ہُند مصنف بیمال ناگراے، جہیل اسرار تہٕ ضروریات دین۔ (برگ ۱۲۷)

۴۔ ولی اللہ ہن چھے حضرت امیر کبیر سنٛز جہیل اسرار تہٕ کاشرس منٛز بھر مثرہ۔ ترجمہ چھُ مثنوی منٛز مگر مختلف مقامن ہندِ خاطرٕ چھے مختلف بحر ورتاونہٕ آمٕژ۔ (برگ ۱۲۸)

۱۔ عبدالاحد آزاد کی کتاب "کشمیری زبان اور شاعری" حصہ دوم کے صفحہ ۳۰۶ پر ولی اللہ متو سے متعلق جو معلومات درج ہیں وہ اسطرح ہیں۔

ولی اللہ متو کا نسبتی تعلق آخون پیرزادہ خاندان سے ہے۔ موضع وہن گام متصل قصبہ بیروہ تحصیل بڈگام آبائی مسکن تھا۔ تین بھائی اور تھے خلیل شاہ، جمیل شاہ اور غفور شاہ ولی اللہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ موضع وہن گام میں غفور شاہ کی اولاد موجود ہے۔

۲۔ ولی اللہ کا صحیح سالِ وفات اگرچہ نہیں ملا لیکن اسقدر مسلم ہے کہ وہ محمود گامی کے ہمعصر تھے۔ چنانچہ محمود گامی سے ملاقات کا ذکر مثنوی "بیمال" میں کیا ہے۔

(برگ ۳۰۷)

۲۔ کشمیری زبان میں مثنوی ہیمال، ترجمہ چہل اسرار ترجمہ ضروریات دین اور چند صوفیانہ نظمیں ولی اللہ کے قلم سے نکلے ہیں ہیمال اور ترجمہ چہل اسرار طبع ہو چکی ہیں۔

(برگ ۳۰۰)

لگتا ہے کہ ڈاکٹر شفیع شوق کی معلومات کا ماخذ معروف مورخ اور ادیب عبدالاحد آزاد کی کتاب "کشمیری زبان اور شاعری" رہا ہے۔ جبکہ یہ موضوع مزید تحقیق کا متقاضی ہے اور اس اختلاف بحث کے استناد میں یہ بات محققین کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ بارہویں صدی ہجری میں پشاور (پاکستان) کے مشہور و معروف مشائخ میں شاہ عباس اور ان کے خلیفہ شیخ سعداللہ گجراتی کی خدمت میں باراں سال تک ولی اللہ متو کی ریاضت و رُشد اور بالآخر اسی سال کی عمر کے آس پاس ان کی ۱۱۵۲ھ میں پشاور کے محلہ گورگٹھڑی میں رحلت اور وہیں پر خواجہ حبیب اللہ عطار کے روضۂ اطہر کے قریب تدفین کے اثبات و دلائل سے یہ بات عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ زیر بحث ولی اللہ متو جو وہن گام متصل بیروہ تحصیل بڈگام موجودہ ضلع بڈگام میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔ مذکورہ بالا حوالے کی رو سے ولی اللہ متو بڈگامی کی پیدائش ۱۱۶۳ھ اور ان کی وفات ۱۲۴۰ھ کے آس پاس ہونی چاہیئے اور یہ کہ مذکورہ ولی اللہ متو کے سفر حج میں اس طرح کا اگر کوئی بھی واقعہ حائل نہیں تو یقیناً اس موضوع پر سیر حاصل تحقیق کی مزید گنجائش موجود ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نوٹ:۔ چہل اسرار کے اب تک کے ترجموں میں ولی اللہ متو کا منظوم ترجمہ سید قطب الدین ماہر کا اردو ترجمہ و تشریح "عطر شکبار" مرزا عارف بیگ کا کشمیری ترجمہ اور پروفیسر غلام محمد شاد کا منظوم کشمیری ترجمہ "کشف الانوار" منظر عام پر آچکا ہے۔

●●

لغت نامہ

فارسی	اردو	کشمیری	انگریزی
گرفتاران	مبتلا، عاشق	ہینہٕ آمتیٕ، عاشق	Thad up Lovers
مال ومنال	مال واسباب	مال تہٕ دولت	Wealth
والہان	عاشق، شیدائی	عاشق، فریفتہٕ	Lover Frenzied
سالکان	راہ چلنے والے	وتہٕ پیٹھ پکن وٲل	Disciple Wayfarer
پایمال	خراب	خراب گومت	Disregarded Suppressed
مغبوط	محسود	اذرُون، یس سٕتی ضدور تاوہٕ آمت آسہٕ	Envied
اشراف	شرفاء	شریف لُکھ	Nobles Aristocrats
مُدبر	مُنہ موڑنے والے	بتھ پھرن وٲلی	Disobidient Swivel

Straying Deviation	وتھ ڈلن	گمراہی	ضلال
Slight fragrance	لوژ خوشبوے، ہلکہ خوشبو	ہلکی سی بو	شمہ
Seven skies	ستھ آسمان	سات آسمان	نُہ فلک
Mosquito	موہ	مچھر	پشہ
Flower Garden	باغ	پھولوں کا باغ	بستان
Rose Plant Rosery	گولاب تھر	گلاب کا پودا	گلبُن
Highness Greatness	تھزر	بلندی، عظمت	علوی
Radiance Light	جلوء	جلوہ	پرتو
Portrait Effigy Image Picture	شکلہ	تصویر	تمثال
Secret	سِرکتھ	راز کی بات	سرِ مقال
Nail Sting Canine	نم، تونتل	ناخن، نوکدار	نیش
Lemped water	شوژ ہتہ صاف آب	صاف و پاک پانی	زلال
Dregs Lees	تل ژھٹھ، بیٹھیہ	تلچھٹ	دُرد

(2)

Fragrance	خوشبوے	خوشبو	مشکبوی
To grow	وہ پُدن	اُگنا	رُست
River Canal To search	کول، نہر، ژھانڈُن	نہر، تلاش	جوی
Enamoured of love	دل ہورمت، عاشق	دل ہارے ہوئے	بیدلان
Remedy Cure	یلاج، دوا	مداوا، علاج	درمان
Wound Disappointment.	زخم، چھوکھ	زخم، اُداسی	ریش

(3)

ارباب ذوق	شائقین	شوقہٕ والہٕ	Endowed with love
آرمیدن	آرام کرنا	آرام کرُن، قبر دمُن	To take rest To lay down
رمیدن	بھاگنا	ژلُن، پوت ہیون	To run away To restrain
رمیدہ	سویا ہوا، بھاگا ہوا	ژدلمُت، شونگمت	Slept Died Fled away
پالودہ	صاف کیا ہوا	شوژ	Pure Cleaned
شکنجہ	پکڑ، گرفت	کاڈ، کاڑ کرُن	Grip Trap
آلودگان	ناپاک لوگ	گونہکار	Contaminated implicated
جیفہ	مردار، بدبودار	موردار، بدبودار	Pelf
بریدن	کاٹنا، پھاڑنا	ژٹُن	To cut To sever
رمزی، رمز	راز، بھید	سِر، راز	Secret
شنیدن	سننا	بوزُن	To hear
دوکون	دنیا اور آخرت	دنیا تہٕ آخرت	Here and here-after
التفات	تلطف، نرمی	مایے	Kindness Love
پریدن	اڑنا	وڈن	Flying
ضیق	تنگ، تنگی	تنگ، ژھوچر	Tightness Tight
خانقاہ	فقیروں اور درویشوں کی قیام گاہ	خوداد دستن تہٕ درویشن ہنز بہن جایے	Monastery Convent
صور	صورتیں، شکلیں	صورژ	Faces Pictures
طارم	بالاخانہ	ڈبہٕ ڈالانہٕ	Lobby
منا	مکہ معظمہ میں ایک جگہ جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں۔	مکہ شریفس منز اکھ جایے یتینہٕ حاجی قربان کران چھ۔	A place in Mecca

Angles Neat and Clean	صاف تہ شوڑ	پاک وصاف	قدسی
To Pull	ئمُن	کھینچنا	کشیدن
Unknown	ودہ پرَ	غیر کی جمع	اغیار
Toast of love	محبتُک جام	محبت کا پیالہ	جامِ انس
Blanket	ڑادرِ، پردہ	چادر	جلباب
To Torn	ڑٹُن	پھاڑنا، چیرنا	دریدن
Mortgage	گرِو، ضمانت	گروی، ضمانت	رہین
To Shine	پُرزلوُن	چمکنا	دمیدن
(4)			
Written	لیوکھمُت، لیکھُن	لکھا ہوا، لکھنا	رقم
Boon companion	ہمراز، رازدار	ہمراز	ندیم
To make To build	بناوُن	بنانا	ساختن
Blind by birth	پیدآئیشی اوٓن	پیدائشی اندھا	اکمہ
Close relatives	ہمراز	ہمراز	محرمان
Fixed Decided Declared	مقررکرتہ آمت	قرار دیا گیا	مقر
Honour Respect	یزتھ، آبروے	عزّت	عز
Blamed Accused	یَس تہمت لاگتہ آمژ آسہ	جس پر تہمت لگائی گئی ہو	مُتہم
Indispensable	لآزمی، ضروری	لازمی طور پر	لاجرم
(5)			
Intimate	رازدار	راز جاننے والا	ہمراز

جستن	تلاش کرنا	ژھانڈن، جتن کرڑ	To search
لرزیدن	ہلنا	رزُن، نٹُن	Waving Moving
ارزیدن	مطابق ہونا، قیمتی	موٗلُل	Worthy
زدن	مارنا، مارتے ہو	لائین، دگن	To beat To strike
صعوہ	ممولا، مشہور پرندہ	ژرہیوجانادر	A small bird Sparrow
ارزن	سستا	سڑوگ	Cheap
شہباز	اونچی اڑان بھرنے والا پرندہ	شہباز، پاز	Eagle
صاحبدلان	صاحب دل لوگ	صاحب دل	Pious
دمساز	دم بھرنے والا	سنگتی بوزج، ہمراز	Intimate
برہم زدن	ٹکرانا	ٹھاسوں یوئن	To collide
زغن	چیل	گانٹھ	Kite (bird)
اوج	بلندی	تھزر	Highness Height
کشادن	کھولنا، پھیلانا	مڑاوُن، پھہلادُن	To open To spread
قدسیان	فرشتے	فرشتہ	Angles
انباز	برابر کا شریک	شریکھ حصہ دار	Partner
سریر	تخت، مسند	تخت	Throne

(6)

آتشِ فراق	ہجر کی تپش	دُورِرک تار	Squander of separation
اندوہ	غم، رنج	غم، دوکھ	Misery worry
بازیدن	کھیلنا	گِندن، باز	To play

گبر	مشرک، پہلوان، بیٹا	مُشرِک، پہلوان	Polytheist Champion Son
شمیدن	سونگھنا	مُشک ہیون	To smell
سالکان	چلنے والے	خوہ دادوس، سالک	Disciple Wayfarer
طغرا (ترکی لفظ)	پیچیدہ خط	پیچیدٕ خط	Complicated script
چرخ	آسمان	اسمان	Sky
خیل	جم غفیر، کاروان		Mob

(7)

بسرِ خطاب	راز و نیاز کی باتیں	لولہ باوتھ	Conversation of the Secrets
کفِ دریا	سمندر کا جھاگ	سمندرُک پوس	Froth Scum
خذلان	بدبختی، مدد نہ کرنا	تراوِتھ زھُن	Abandonment Relinquish
ارنب	خرگوش	خرگوش	Rabbit
ارنب ونکنا	مخالف ہوا	مخالِف واو، طوفان	Opposite winds
رَبِّ سلّم	ہو حق، ذکرِ الٰہی	ذِکرِ آلٰہی	Remembrance of God
ہدیٰ	ہدایت	ہَدایت	Guidance Conduction
کوس	آواز، منزل	آواز، منزِل	Call Goal
کوبیدن	کوٹنا	دگُن	To beat
مُونا	زیادہ، کثرت، تکرار	واریاہ، جاوٕ	Excess
سدّ	رکاوٹ	رُکاوٹھ	Hurdle
صوت	آواز	کریکھ	Sound
صخرہ	چٹان	شیٖن، بوڈ کنہِ پَل	Rock

صما	وہ پتھر جو بیت المقدس میں معلق ہے۔	سو ٹکنڈ یو سپہ خانہ کعبس منز الآ نزچھے	A hanging stone in Kaba

(8)

نفحات	خوشبوئیں	خوشبویہ	Fragrances
نسمات	خوشبوئیں	ایضاً	Fragrances
داغ ارادت	ارادت وعیدیت کے نشان	پڑھ تہ عقیدت آمیزکی نشانہ	Signs of belief and trust
گبر وجہود	یہود ونصاری ا مشرکین	یہود تہ نساران	Jews and Christians
عادو ثمود			Aad and smood
جنود	لشکر	لشکر	Soldiers' host
کاتب حکمت	دنیا کا بنانے والا	دنیا بناون ودل	Creator of the world
شحنہ	کوتوال	گبٹہ وال رو	Watchman
بحر محیط	گہرا سمندر	سرون سمندر	Deep sea
مشرع	راستہ طریقہ شریعت	وتھ، طریقت شریعت	Way Path
ادبار	نحوست، بدنصیبی	نحوست، مشکس	Adversity
رستن	آزاد ہونا	آزاد گژھن	To get free
ربودن	لے جانا، بہالے جانا	لتھ نیون یپرہ نیون	To drag To abduct

(9)

صلای	خودی کی آواز، ضمیر کی اواز	خدی ہنز آواز، ضمیرچ آواز	Proclamation
آب دیدہ	آنسو	اوش	Tears
درس غیب	تلمذ غیبی، مبنی درس		Lesson of the invisible Omniscience
استزاد	زیادتی یا پھر لفظ استزا ہونا چاہیے	کثرت، بورت	Excess

Place of obedience	شہروفا	شہر وفا	مدینِ وفا
City of purity	صفائی تہ پاکیزگی ہند شہر	صفائی و پاکی کا شہر	شہرِ صفا
At last	آخرکار، چھیکرس	آخر کار	منتہا
The first one	گوڈنیک	پہلا	نخست
Narrow pass	پڈی دَتھ، قبر	پگڈنڈی، قبر	تنگنا
Height of contentment	قناعت نا آخری مقام	قناعت کا آخری مقام	سدرۂ قناعت
Height of self-reliance	خدی ہنا مقام، تھزر	خودی کی بلندی	اوجِ عنا

(10)

Jasmine	ہی، یاسمین	چنبیلی کا پھول، موتیا	سمن
Talisman	جودو، طلسم	فریب، جادو	طلسم
Shadow	سایہ، ژھاے	سایہ	ظل
Darkness	انہ گوٹ	تاریکی	ظلمت
East	مشرق	مشرق	خاور
Soldiers' host	لشکر، فوج	لشکر، سواروں کا کارواں	موکب
To be contained	دہ سپن، داتن	سمانا	گنجیدن
Flag	علم	علم، نیزہ، جھنڈ	لوای
Height	تھزر	بلندی	رفعت
Befitting	فایدہ مند، موافق	موافق، سودمند	درخور

(11)

A bit insignificant	موثولی، رژہ کھنڈ	تھوڑا سا	سرموی

Agreed Confessed	ښتهے، قرار دُیمت	جاری، قرار دیاگیا	مقر
Oven Stomach	دان، تندور	چولھا، بھٹی	گلخن
Pomp Splendour	دُم دام، شاہنہ شوکتھ	مرتبہ	فر
Mate Fellow Equal	ہیو، زنتہ، برابر	مثل، مانند برابر	ہمتا
To tie up	گنڈن	باندھنا	پیوستن
Sorrow and Happiness	دہ کھہ تہ خوشی	رنج وخوشی	ریش وعیش
Throne Kingdom	تخت، سلطنت	تخت، سلطنت	سریریک
Dangerous Full of risks	خطر بوُرت	خطروں سے بھرا ہوا	پُرخطر
To measure	میُنن	ماپنا، ناپنا	پیمودن
Surprise Astonishment	حاٰرانگی	حیرانگی	تحیر

(12)

At the last Finally	آخرکار، چھیکرس	آخرکار	عاقبت
Around	أندی پکھی	گرداگرد، آس پاس	پیرامن
To appear	ظاہر گرِ ڑھُن، نوںن نیرُن	ظاہر ہونا کھلنا	واشدن
Diamond Pearl	کاوشپ، موختہ	موتی	صدف
Peerless pearl	بے مثال موختہ	بے مثال موتی	دُرلی ہمتا

(13)

Lover	فریفتہ، عاشق، فدا ہے	فریفتہ، عاشق	شیدائی
Radiance of greatness	جلالگ پرواز	جلال کی بلندی	عنقای جلال

To be contained	دہ پُن وہیراوُن	سمانا	گنجیدن
Food	روزی کھین چین	روزی، لقمہ، کھانا	طعمہ
Eye sight Vision	اُچھ گاش، بصارت	بصارہ، بینائی	بسارہ
Place Inn	جائے، مقام، سرائے	جگہ، مقام	سرا
Robe of honour	پوشاکھ، خلدت	پوشاک، لباس	خلدت
Excess of images	واریاہ شکلہٕ صورژ	اشکال کی کثرت	کثرتِ صوری
Hopelessness	امکانُک اَنہِ گوٹ	امکان کی تاریکی	ظلمتِ امکان
War Fight	جنگ. لڑآے	لڑائی. جنگ	عربدہ
Resident Standstill	ٹھہرِ لویُت، روزن ودل	ٹھہرا ہوا. مقیم	حریم

(15)

Burning	دزُن. سوزِش	سوزش. جلن	حریق
To dilute To mix	رلاوُن. منڈُن	ملانا. گھولنا	آلائیدن

(16)

Shinning	پرزلہٕ وُن	چمکتا ہوا	تابان
Hidden	پوشیدٕ. کھٹتھ	پوشیدہ	پنہان
To want To desire	منگُن. یژھن	طالب ہونا. مانگنا	درزدن
Combustion Smart pain	دزُن. سوزش	جلن. تپش	احراق
Veil	پردٕ. حجاب	پردے. حجابات	حُجُب
Seventh sky	زحل. ستم آسمان	زحل ستارہ، ساتواں آسمان	کیوان
Passing time	دنیا. ژلوُن وق	دنیا، گذرتا ہوا وقت	گردون گردان

Fragrance	خوشبوءِ، مُشک	خوشبو، مہک	ریح
Wine	شراب	شراب	راح
Perpetual	پیتڑ دکھ، انڈوند، ہمیشہ	ہمیشہ	مدام
Life Bestowing	زو بخش دۏل	جان بخش	جانفزا
Needful Needy	حاجت مند دہ کھڑزد	حاجتمند، غمگین	مستمند
Kindness	مہربانی، نوازش	مہربانی، تلطف	رأفت
Fragrance	خوشبوءِ، مشک	خوشبو، مہک	ریح
Wine	شراب	شراب	راح
Life bestowing	زوبخش دۏل	جان بخش	جانفزا
Needful	حاجت مند ددکھڑزد	حاجتمند، غمگین	مستمند
Kindness	مہربانی، نوازش	مہربانی، تلطف	رأفت

(18)

Token of life	زِندگیٔ ہند معاوضہ، نذرانہ	زندگی کا صِلہ	نقدِ حیات
Lovers	مستانہ لکھ عاشق	عاشق لوگ	مستان
Rust of existence	ڈوجود چ کھے	وجود کی خرابی	زنگِ ہستی
Heart	دِلچ مشکہ تپٹ، دل	دل، دل کی تختی	لوحِ دل
To purify	شوڑکرن، چھلن	صاف کرنا	زدودن
Disgusted	ژلہ دن، نفرت کرن دۏل	بھاگنے والا	نفور
Incantation	جودوگری	جادوگری	افسون
Ignorance	زمانگ انہِ گوٹ	زمانے کی تاریکی	تیرہ روزگار

Successful	ڏکه لوڏ	کام چلانیوالا کامیاب	کامران
Blue stocking	ڳاڇ زنانه	شریف زادی	عقیلہ
Unfamiliar	جيمڪ نه رلواج آسه	غیر مانوس	بازگونہ
Dumb	ڪوڙل	گونگا	لال

(19)

To hide	ڏور ٿهاڏن، کهٽتهه تهاڏن	پوشیدہ رکھنا	نہفتن
Remedy	ٻلاج	علاج	درمان
Search	تلاش ڪرڻ / ڏهاڏڻ	تلاش کرنا	پوییدن
Example	مثال	مثال	امتثال

(21)

Manifest	لون	ظاہر	ہویداء
To write with collyrium	سو رمه سيتي لکهڻ	سرمہ سے لکھنا	توتیا
Feast from heaven	جنتيچ نعمت	جنت کی نعمت	مائدہ جنت
Shelter	پناه گاه	لوٹنے کی جگہ	ماوا
Solace	ڏلک ساماڻ	سامان دل	رختِ دل
To burn down	زالن	آگ لگانا. جلانا	تبس
Tangibles	ننه صورڙ	ظاہری صورتیں	سز بہیم
Mystic vision	ڏچهه ڏني اچهه	دیکھنے والی آنکھ	عینِ سما
Smoke	دهه	دھنواں	عود

مجمر	بھٹی، انگیٹھی	گھ، تندور	Furnace
بالانیدن	اوپر اٹھانا، ابالنا	گربجھ کھاڻڻ / گربجھ ناڏڻ	To boil
توشہ	زادِ راہ	ساماڻ	Travelling expenses
راہ غنا	بے نیازی	بے پروا، بے نیاز	Carefree
پلاس	گدڑی، کھردرا کپڑا	جنڊ، پلو، کجڙ، دھوکڻ	Sack cloth
تَعَب	رنج، تھکن	ڏکھ، تھکاوٽ	Fatigue sadness
مکافا	کافی ہونا	کافی آھن، برابر آھن	sufficient

(22)

چار طاقِ جسم	حواسِ خمسہ	پانڇھ حس	Five senses
مکنون	پوشیدہ	ڍھپتھ، ڏورِ کھٹتھ	Hidden
وحشت آباد	نفس	نفس	Self
ظلمت سرای	دنیا، قبر، تاریک جگہ	دنیا، اَنڌ گوٹ، قبر	Grave dark place
تبہ	تکبر اور غرور	تبھہ، تکبر	Pride
حرمان	پریشان، پشیمان	خجل، زد، پشیمان	Ashamed

(23)

ہودج	اونٹ کا کجاوا	ڏونڌڙ قبر	Camel litter
غولان	جھنڈ	کھیول	Flock
سقف	آسمان، چھت	آسمان، چھت	Sky roof
نہاد	بنیاد	بُنیاد/ ڙوک	Foundation

(24)

Treasures	خزانہٕ	خزانے	کنوز
Impurity malice	جسمانی غلاظت	تن کی خباثت	خبثِ تن
Height	تھزر	بلندی	سدہ
(25)			
Pillars	تھمب، تھم	ستون	استوان
Known & unknown	زدہ نمُت تہٕ انزدن	جان وانجان	وصف و وہم
Hidden pearl	ژھیپتھ موختہٕ	چھپایا ہوا موتی	دُرِ مکنون
Treasures	خزانہٕ	خزانے	دفین
Divinity	فنافی اللہ یک مُقام	فنافی اللہ کا مقام	لاہوت
Appearance	نوّن نیرُن	کسی چیز کا ظاہر ہونا	مرئین
Shame	خجالت، منڈھچھ	خجالت، شرمندگی	کسوف
Prisoners	قیدی	قیدی، بندی	بندیان
To search	تلاش کرُن، ژھانڈُن	جستن، تلاش کرنا	پوئیدن
Ant	رتیے	چیونٹی	مور
(27)			
Universe	دُنیہک زرہٕ زر	دنیا کا ذرہ ذرہ	ذراتِ کون
Empyrean of God	تہنز بارگاہ، عرش	اُس کی بارگاہ	حضرتش
Hurdle	رکاوٹھ، ٹھوٗر	رکاوٹ، ٹھوکر	جماد
Pessimists	ناوُمید، مویوس	مایوس ناامید لوگ	شوریدہ گان
Bewildered	عاشق لُکھ	عاشق لوگ	سرگشتگان

(28)

Struggle	تگھہ دو، کش مکش	تگ ودو، کشمکش	تگ ولپوی
To see	وڇڻُ	دیکھنا، بغور، پرکھنا	نگریستن، دیدن
Tents	شا میانہ، خیمہ	شامیانے، خیمے	سرادق
Legislature	مندر، ایوان	ایوان	خطایر
Garbage	ڈھوڑ، ڈیر	غلاظت کے ڈھیر	مزابل

(29)

Plethora of greed	تمہہ بُورُت	ہجوم ہوس	یاجوجِ ہوا
Death	جسمانی موت	جسمانی موت	فوت مثال
To Take on loan	ودھرم، منگتھ نیوڻ	مستعار	عاریت
Body	دیہہ، کالے، جسم	جسم	خاکدان
Monster	مورد، سندرح، بھوت، جن	بھوت، دیو	غول، غولان
Pious people	پاک لوکھ	پاکباز لوگ	انوار صفا
Liers	اپنر یاری	دروغ گو	بی صفا
To adopt	کانہہ کام اکھن منزرنی	اختیار کرنا	گزیدن

(30)

Veil	ژادر، پردہ	پردہ، چادر، پٹی	عمای
Blind	ادن، انہر	اندھا نابینا	کور
Self praise	آسرتہ یہ، پانی پانس توریف کرڑ	ہم اور میں، دعویٰ شیطانی	مادمن

(31)

گداختن	پگھلنا	دیگلنُ	To melt
مرکب	گھوڑا	گُرُ، توہرگ	Horse
غولان	بھوت، دیو	جِنُ، بھُوت	Monster
چتر	چھتری، آسمان، شامیانہ	چھاتہ، نب	Sky
دونان	کمینے لوگ	کمینہ لوکھ	Mean people
			(32)
روان	روح	رُح	Soul
امانی	امان نجات	نجات پرادُن پناہ	Shelter refuge
			(33)
فروشدن	غروب ہونا	غائب گڑھُن، لوسُن	To vanish
بادیہ	صحرا	سیتکیل	Desert
سرگشتہ	محو خیال، سرگرداں	فریفتہ، دیوانہ	Bewildered
چوگان	بال	بال، پینڈ	Ball
			(34)
چشیدن	چکھنا	پزوچھُن	To taste
شمیدن	سونگھنا	شک ہیون	To smell
افگندن	پچھاڑنا، گرانا، پھینکنا	پادُن، مارنادُن	To beat
وزیدن	چلنا (ہوا کا)	وادکَ پکنُ	Blowing of wind
پروردن	پالنا، پرورش کرنا	رَچھُن	To nourish
تاختن	بھاگنا۔ پیچھا کرنا	پتہ لاڑن	To follow

(35)

قباحت	دقت، برائی	حرام چیز، ناجائز	Obscenity
غفران	مغفرت فرمانے والا	مغفرت کرن وول	One who forgives
عار	شرمندگی	خجل زدی، خجالت	Embarrassment
مقالت	بات چیت، بحث	داد، کتھ باتھ	Argument

(36)

زورق	کشتی	ناو	Boat
سیل	سیلاب	بیُپ	Flood
مغلق	نہ سمجھنے والی بات	مبہم کتھ	Abstruse
تفاوت	فرق	بھِن، پھیر	Difference
نسق	صورت، طریقہ	دستھ، طریقہ	Style mode
حمق	حماقت، کم عقلی	بے وقوفی، چاری گی	Insanity

(37)

روحانیاں علوی	فرشتے، عالم بالا کی ارواح	فرشتہ	Angles
مقدور	قدرت، طاقت	ہُنر، ہیکتھ	Ability capacity
حریم	نزدیک، پاس	رازدار	Intimate
زیان	نقصان	گاٹھ	Loss
فروشدن	کھو جانا، غائب ہو جانا	راوُن، غائب گرُھن	To disappear

(38)

شوریدہ	رنجیدہ، پریشان	عاشق، دلوانہ	Frenzied

مہر	محبت	لوں، ماے	Love
نیم بہا	ناکافی، بہت کم	کم موٗل	insufficient
بی بصارت	نابینا	اُنی	Blind
ملک بقا	آخرت	آخرت	Hereafter
طلبیدن	مانگنا، طلب کرنا	منگناوُن، طلب کرن	To ask for

(39)

رہِ جان	تعلق، واسطہ، ذریعہ	تولُق، واڻھ، رشتہ	Relation
تانی	تاخیرِ، دیرنگی، درنگ	ڈیر کرنُ	Procrastination

(40)

پدید، پدیدار	ظاہر، عیاں	نوُن، نماکار	Manifest
جرعہ	گھونٹ	دام	Sip toast
خمیدن	جھکنا	نمُن	To bow
دویدن	دوڑنا	ڈُون، دورُن	To run

(41)

تجلای	تجلّی، جلوہ، ظہور	جلوُ، ظہور	Divine exhibition
محو تجلی	جلووں میں محو	رادُن، محوسپدن	Lost in his Glances
راندن	دوڑانا	دوڑناوُن، ڈوڑناوُن	To propel